

48

۲۶

انشائیہ

2178



ابوالفضل دفتردوم

معہ
فرہنگ

پروفیسر مسلم ہاشمی

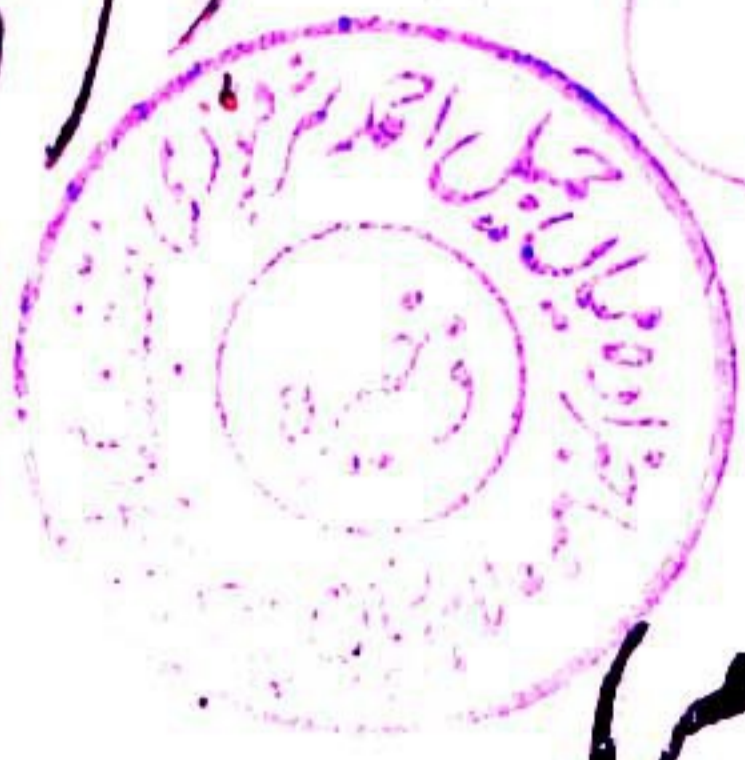
ایسٹرن بکسٹال آرڈو بازار لاہور

قیمت ایک روپیہ بارو آنے

60264

2178

فول 18



انتشاری

ابواب فضل اودھ دوم

معدومنگ

از

میاں محمد اسماعیل مسلم ہاشمی پروفیسر الشریعہ لاہور

مطبوعہ

ایڈیشن پاکستان اردو بازار لاہور (پاکستان)

قیمت

انتساب

میاں ایم علم الدین سالک صد شعبہ نارسہ

اسلامیہ کالج لاہور ۶

کے نام جن کی توجہ اور شفقت نے مجھے اللہ شریف

کی خدمت کے لائق بنایا

گر قبول افت زبے عزیز و شرف

مخلص
پروفیسر مسلم ہاشمی

الشمائے الفصل ابو اعلیٰ

دفتر دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شاہنشاہی عرضداشت کتبیں بندہ ابو افضل

مخوت فروش ضرور کرنے والا باوا فراہ۔ حرم کی سزا۔ عذاب روزِ خور۔ ماہِ شمسی
کی گیارہویں تاریخ۔ تلمم۔ پٹیالہ۔ اتوار۔ یہ مقاموں کے نام ہیں۔ قولنامہ۔ عہد نامہ شمال
تسلی دیا گیا۔ مائل کیا گیا۔ روزِ گوشس۔ ماہِ شمسی کی چودھویں تاریخ۔ ساخنہ۔ ناگزیر شاہزادہ
شاہزادہ کے مرنے کا واقعہ۔ استکشاف۔ دریافت کرنا۔ اتفاقاً ہم نے سید متفق
نہ ہوئے۔ حیدر نغار۔ فوج کا بایاں حصہ۔ نغار۔ فوج کا دایاں حصہ۔ سہیل۔ ایک تار، جو بین
کی طرف نکلتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے یمانی کہتے ہیں۔ ولی و حوصلہ بہت درجات جزوی
تھوڑا سا۔

نوحہ شاہنشاہی عنایت الہیہ وی شامی مال اولیاء ہی دولت و کنیان بے دولت
بمال تباہ گرفتار امید کنج سرکشاں و مخوت فروشاں باوا فراہ خود گرفتار آئید صاحب من
روزِ خور یازدہم خرد او ماہِ آہی بسواسِ رای و سوریا رای و نانا آجانی کہ قولنامہ طلبیدہ
ہو دند آمدند اینہا تا حال کلازمت شاہزادہ نیامدہ ہو دند و بہانہ لائیز ندیدہ و روحانی تلمم و

پیارے و اتوری پیا شد فلعت و اوہ مستال گردا بندہ روز گوش قاصدان چاند بی بی آمدند و از
 شنیدن سخنان گزیر شاہزادہ طول شنید چون آمدن مرشد اسستگشت احوال نمود
 کہچہ بہ عرف و حکایت و کینان اعتماد نیست اتا کار بہ وقت سے و شوارست و از غلامان
 جش در از اسر خرید بہ عادل فاق و قطب الملک کس فرستادہ اتفاقی بہم نہ سپرداگر
 مرزا شاہرخ برسد و یک سمر وادو گیر کہ بحر نثار و بر نثار شائستہ باشد مثل شاہ سبازخان
 نزدیک ست کہ کشائش احمد نگہ بجزو بہ آمدن ستارہ ہیل میشود و جزوی حسن زینہ ناگزیر
 آنچه من ہمیدہ ام کار و کن بے اسانت اگر از ہر امان و لے و وصلہ سے یافت
 احتیاج اینہم نبود کہ کار ہاے این دولت جاوید طراز را ہمیشہ ایز و تعالی بخوبترین
 وحی کردہ است شادمانی و داوگری و دولت روز افزون باد

(۲) بحضرت شاہنشاہی عرفداشت کترین بندہ ابوالفضل

عزیمت - ارادہ سچو و - جمع سجدہ کی سجدہ کرنا - روز سروسش - ماہ شمسی کی سترہ عیدین تالیخ
 کردہ - تین کردہ کا ایک کوس بنتا ہے - آہو برہ - ایک مقام کا نام ماندو بود - رہن
 سہنا - فونہال - بنا پودہ - ظلال - جمع طس کی - سایہ - براق سامان جنگ ضبط نگہبانی - انتظام
 صوری و معنوی - ظاہری و باطنی احدی - وہ سپاہی جو ہمیشہ شاہی وظیفہ پاتے ہیں - اور
 ضرورت کے وقت میدان جنگ میں جاتے ہیں - اور کامیابی کے بغیر واپس نہیں لوٹتے -
 معتد - اعتبار کیا گیا - قابل اعتبار - سلاح - جمع قلح کی - درکار ضرورت پر جاہ - مناسب
 بار بوجہ - بوجہ لاونا منازل - جمع منزل کی جیسے - برنجی - بعض مقصود حقیقی یہاں مراد شاہی
 ملازمت -

حقیقت روال شدن بعزیمت سچو قدی آستان عرفداشت کردہ بود روز سروس
 بیک گردوی از گذشت بر آتو برہ سعادت ملازمت شاہزادہ والا اقبال دریافت و از پود
 ماندو بود ایشان حتم دل روشنی پذیرفت از ہوشیاری و آگہی بر نویسید یا از عقیدت و اخلاص

بدر گاه مقدس برگزیده اللہ تعالیٰ تو بہاں دولت را در ظلال عافیت کمال صمدی و معوی
 رسانا ز چہت معلوم فرمودن اطوار و اوضاع سے روز دیگر نگاہ داشتند فہمیدہ خود را با
 و ستور العمل آبادی ملک نوشتہ داد و قریب نہ لک روپیہ نقد واسپ و یراق و خلعتہا
 کہ سر انجام یافتہ بود تمام را بدیشاں سپرد صاحب من از روی کرامت فرمان اقدس ریاب
 فرستادون لشکر و خزینہ صادر شدہ بود اگرچہ بعنایت الہی برای فتح احمد نگر لشکر فراوان ست
 لکن تا تھانہ تثنیند ملک بر آرد ملک احمد نگر منبٹ نیشو و او باید کہ جمعی در ملازمت شاہزادہ ہم
 باشند تا اگر جانی مدوی در کار شود گروہی رخصت نمایند و مردم را جاگیر بسیار تغیر شدہ
 و خواست دارند و ملک تقسیم یافتہ است و ہنگام برابر ساعتین نشیب و فراز خاصہ شاہزادہ
 والا گہ را از تغیر و تبدیل جاگیر چیزی کم بدست آمدہ و خزیج توپخانہ و احدیان و مردم نو آمدہ
 بحال خود اگر خزینہ عنایت شود و گنجائش دارد و توپچیان مخمد و گولہ اندازان انظر ہا برای قلع نیز
 در کارند و سنگتراشان درین ملک بس کم ہم میرند از آنہم اگر چندی عنایت شود بر جائے
 خود ست و دیگر صاحب من بچہت بار منازل برخی کارخانہ فیل و رکار بو و چون دانستند کہ
 حکم مقدس در باب نگاہداشتن فیلان نیست ہمہ را روانہ ساختند و فرار دادند کہ ما عرضداشت
 میکنیم ہر گاہ کہ فرمان برسد بعضی ماوہ فیلان را باز خواهند کرد و نید شب بستم اسفندار ماہ الہی
 رخصت یافت صبح متوجہ مقصود حقیقی میشود امید کہ بزودی و خوبی بدین دولت کہ سہمہ سعادتہا
 مشرف گردد و از گوناگون غم و اندوہ رہانی یابد دولت و ثناء مانے جاوید باد

بہ پیدار بخت والا اقبال شاہزادہ دانیال عرضدا خیر خواہ حقے ابوالفضل

بہجت خوبی و جاوید طراز مراد ہمیشہ رہنے والے کامروا کامیاب گرامی عزیز
 شائستہ مناسبت چارہ گمر تدبیر یا علاج کرنے والا روے و اوطاب ہر ہوتی
 علامتہ کھلم کھلا اوشن مجھوٹا کھانا پیشکش ندرہ درخور لائق کار آگاہ ہشیار

قاب۔ رکابی۔ بدام کشیدہ اند۔ جال میں پھنسا یا ہے۔ واقعات یا بری۔ ایک
تاریخی کتاب کا نام جس میں بابر کے حالات درج ہیں۔ پر نسبت۔ قاعدہ مدسم پیش نہاد
مقصود ملحوظ خاطر۔ نیائش گری۔ دعا مانگنا۔ ایزدی۔ عذائی مجذوب جن پر محبت الہی
کا جذبہ طاری ہوتا ہے۔ استمداد۔ مدد پانہا۔ کیفیات۔ جمع کلیفہ کی نشہ لانے والی چیز۔
گزرا ہندہ اند۔ چوڑویا ہے خیر اندیشی۔ بھلائی چاہنا۔ سرہ کر دن۔ پاکیزہ کرنا۔

ہموارہ لظاہر و باطن و صورت و مخنی بدعای مدام دولت جاوید طراز قیام دار و امیر
کہ کلثیہ بصحت و بہجت کامروای جہا نیان باشند و گزرمے اوقات در صید و لہا
گذارند و خواہشہای مردم را بشائیت پانہا چارہ گزشتند میشنود کہ مردم بہ خاستہ میر و ندو
آنالکہ مستند از رده اند و عرائض بدر گاہ والا بنویسند و التماس طلب میرود۔ و بیار
از بمعنی حیرت روی و ادا از بر لے خدا خود متوجہ ہستات شوند و یک یک در
خلوت طلب داشتہ بزبان خوش دلاسا نمایند و اگر از کسی لغزشی رود اغراض نظر فرمائند کہ وہ
کہ وہ غلط خاصہ بزرگ منصبان و خدمتگزاران نزدیک را پای بند احسان گردن و سرمایہ دل
بدست آوردن چند چیز است [انعام اگر مقتضای وقت کم باشند پھان و اون و گز
بعلائیہ از خلعت واسپ و زر و جزآن والوش و اون و نشاندن در مجلس و سخن
فرمودن و نزدیک ایستادہ گردن و منصب افزودن و جاگیر و اون و بالتفات یا و گردن
و مینازل مردم رفتن و پیشکش ناگر فتن از نگدستان بسختی باشد کہ جمع اینہا بہ نسبت
آن ظاہر باید فرمود و بعضی چندی را اور خور این امور ہنگام فراخی بنا پد انداختہ و و تمندان
کارا گاہ بیک قاب طعام چندین نیکوانرا بدام کشیدہ اند و دیگر بچندی از خاصان کہ برستی
و درستی امتیاز داشتہ باشند باید فرمود کہ احوال را بے ملاحظہ در خلوت بعرض رسانند
و واقعات ہا بہی در نظر آرد و آن بہ نسبت و روش پیش نہاد ہمت باشد و ہموارہ مینالین
گری بدر گاہ ایزدی نمایند خاصہ سحر ہا و از مجذوبان و درویشان کینخ نشین استمداد

نمودن چنانچه بعقل روز افزون و بخت بیدار از کیفیات گذر اینده انداز خواب اول روز
 ہم بگذرند لقیقین منت کہ اینها بر خاطر صافی میگذرد لیکن بمقتضای خیر اندیشے بتیابانہ آنچه
 معقول میداند معروض میدارد و سرہ کردن کار ایشانست دولت و صحت و بخت روز افزون باد

بہ شہزادہ عالمیان اقبال عرضداشت خیر خواہی ابو الفضل

تو اتا قادر شادابی تو تازگی ہو شیار خرامی ہو شیار ای چلنا کار شناسی۔ کام جاننا۔
 عدلت دوستی۔ انصاف پسندی۔ بخت بیدار۔ خوش نصیب۔ سعادت آموز۔
 نیک بخت قسمت تقسیم کرنا ناگزیر مزدی بالیست مناسب پیکر استخوانی۔ کمزور جسم
 منتظم و درست۔ خواب بیداری غفلت لمحتے بقوڑا سا باستانیاں رتدما۔ نامزور۔ مقرر
 پکار آید۔ کام کی ہمد۔ عبرت پذیری۔ نصیحت قبول کرنا۔ طرز وافی۔ طریقے سے واقف ہونا
 شنوائی۔ سننا کلاناں۔ جمع کلاں کی۔ بڑے لوگ۔ سرمایہ۔ سبب بدست افتد۔
 ہاتھ لگے۔ رہنمائی۔ رہنمائی۔ رہنمائی۔ مراد گندے خیالات۔ رہنمائی۔ رہنمائی۔
 مراد بڑے لوگ۔ چیرہ دستی۔ ہو شیار۔ غلبہ

ہموارہ خیریت صوری و محسوسی و دولت ظاہری و باطنی ان نو بادہ گلشن اقبال را از ایزد
 تو اتا میخواید و آنرا شادابی دولت جاوید طراز شہزادہ میباید اندامی کہ آوازہ ہو شیار
 خرامی و کار شناسی و قدر دانی و عدلت دوستی ان بخت بیدار سعادت آموز روزگار عطر
 آمیز و نشاط افزا کہ در ظاہر است کہ گرامے اوقات را قسمت فرمودہ باشد و ہر قسمے را
 بناگزیر و بالیست ان آباد ساختہ بخود ہمان تدریج و اختن شائستگی دارد کہ پیکر استخوانی
 منتظم باشد برخی از خلاصہ اوقات در پاسانی غلائق گذرد و در معنی ان نیز کار خویش ساختن لیکن
 ہر کس چہیں افکار را از خواب بیداری نہمیدہ توقع دارد کہ در شمار روز نختی نشنودن استا نہای ہوش
 افزای باستانیاں نامزد و مابعد کتاب بسیار و افسانہ بی شمار است ہمان باید شنید کہ بکار آید بر

عبرت پذیری و طرز دانی شاه نامہ و نظیر نامہ و واقعات با برمی و کلید و منہ را شنوید و شنوید
 کہ کلانان انرا سرمایہ خواب دانند برای آنکہ سر رشته نیک و بد بدست افتد و در ہنر نان
 درونی و بیرونی چہرہ و تنی نہایت اخلاق ناصری و عبادی و نصرت اخیر کہ پیای سعادت در مقصد
 انگاشتن اندک اندک یاد گیرند و شنوی مولوی معنوی و حدیقہ و جام جم نیز در محفل ہمالیون باشد
 دولت و صحت و بہجت و توفیقون باد

(۵) ایضاً بہ شاہ سلوہ و انبیا عرض داشت خیر خواہ خفیہ ابوالفضل

ہمات جمع مہم کی بڑا کام صورت نگر رفت۔ پوری نہ ہوئی۔ ہر سال۔ سال کا آغاز۔
 قرار و مدار مقرر یہاں مراد تقسیم کام ہے۔ صلاح و بد مصلحت۔ دل نہاد۔ دل پسند یہاں
 دل بستہ مراد ہے مکنونات قلبی۔ پاک دلی باتیں۔ جریدہ تنہا۔ شہج۔ ڈسنگ۔ طریقہ
 گنجائی۔ گنجائش۔ تبارگی از سر نو۔ فخرک۔ عجب۔ عجیب۔ ساحل۔ کنارہ۔

ہمات مالی و ملکی تا امروز صورت نگر رفت و چون درین سال ہر چند سال گذرے کہ شاید
 اصل خود آنست کہ ہر سہم شکار جریدہ بجائے پور شریف آورد تا فائنال و بندہ ہم بلازمت
 سعادت اندوزند و یک راقرار و مدار شود تا اصلاح وید آنحضرت بنا شد اعتبار رائے
 شاید و مردم ہم دل نہاد نیشوند و آنکہ حضرت منح فرمودہ اند آنست کہ بے تقریب با بنوہ
 لشکر نیابند اگر با چندی فتکا کہ کنان شریف آورد یہی قصور مدار و کار بسیار مشور و فراوان
 شود فائدہ حاصل و اگر یہی وجہ پسند خاطر شریف نیست خواجہ ابوالحسن را با مکنونات قلبی
 خاطر روانہ سازند ہر چند میدانند کہ در ملازمت کیک از تہ دل دستے دار و دست جدا
 کردن اوچہ صورت دار و اما او ہم جریدہ در وہ روزگار کہ وہ ہاں بلازمت میرسد و شش
 روزنی آید و میرد و بسیار باشد چہار روز و گرنہ دو روز اگر این دو شق بخاطر نہ رسیدیں امر
 عالی صادر شود کہ کترین جریدہ بلازمت بیاید صاحب من باز فرمائید کہ چہا عرض داشت نکروی

و اگر بہیں نہج بگذرد و نمیدانم کہ کار یکجا کشد شیر خواہ را ہم ہم ضرورے ست و رزق وقت میر و دو چہنمین مرزا
 علی بیگ و دیگر مردم چون وقت گذشت و در گذشتن ست بیشتر ازین تغافل گنجا کے نداد و
 تفصیل ہبات کہ باید کرد باز بتازگی جدا نوشتہ است برائے خدا ساعتی متوجہ شدہ لغزک و رسیدہ
 پاسخی فرمایند صحت و دولت و معدلت روز افزون باد سیزدہم محرم شانہ ہزار ہجری بہ ساحل
 گنگ و کن تحریر یافت۔

ہالواتر او شایخ میر ابییرہ سلیمان مراقبانروای بدخشان

والاثر او بلند نازان والا بیرہ۔ پوتا متضمن۔ شال۔ محاسب حساب لینا۔ ملائم۔ مناسب۔ ہر داشت
 تحمل۔ مسامح۔ جمع مسیح کی۔ کان۔ ہمالیوں۔ مبارک۔ مستحسن افتاد۔ پند آیا مقصر۔ قصور یا کرتا ہی کرنے والا محفظ الغیب
 کسی کہ پیچھے یا و کرنا۔ مجلس معالی۔ بلند مجلس۔ مراد شاہی مجلس۔ العاقبتہ بالخیر۔ انجام بخیر۔
 التفات نامہ کہ نامزد این خیر خواہ حقیقی شدہ بود در بہترین زمانہ شریف و رو یافت چون مستحسن
 مژدہ صحت و عافیت بود بجهت افزو و اللہ تعالیٰ ازان چہ نباید و شاید در حفظ خویش داشتہ
 در محاسبہ شمار روزی مشغول و اردو در ملائم و ناملائم روزگار کہ زمان بی این نباشد تو فوق بر داشتہ آگاہی
 و فراموشی گرامت کنا و عرض داشتی کہ بدر گاہ گیتی سپاہ فرستادہ بوند مسامح ہمایوں رسیدہ مستحسن افتاد
 مناسب بل لازم آنت کہ در ہر ماہ عرض داشت می آمدہ باشد ہر چند امری ضروری العرض
 نباشد شرح آرد و مندی و خیریت آن دیار ہموارہ باید نوشتن و دیگر اگر من در ارسال قاصد و نام
 مقصر باشم در یاد کردن حفظ الغیب مقصر نیستم و ہمیشہ ذکر شریف در مجلس معالی بوجہ احسن پیشو و
 عافیت و عافیت ہر شاہشاہی در بارہ ایشان روز افزون است العاقبتہ بالخیر۔

ہا بہتقدارے خدا شناسان حق بین پیشرو کاشفان اہل تقصیر

قدوہ ایڑ و پرستان تحقیق گوین زبده رموز و انان و قالیق

دین عارف کامل شیخ مبارک بن شیخ خضر

مقتدا پیشوا۔ کاشفان۔ جمع کاشف کی۔ کشف کرنے والا۔ فتوہ۔ پیشوا۔ زبده۔ خلاصہ۔ انتخاب رموز
 جمع رمز کی جمید۔ اشارہ۔ باریکی۔ وقایق۔ جمع دقیقہ کی۔ باریکی۔ موقف۔ جگہ۔ طلحہ۔ العالی۔ خدا اس کے سایہ
 کو دراز کرے۔ متکفل۔ ضمان نظام۔ کام کی درستی۔ خیر۔ خبر لانے والا۔ آگاہ۔ قدیر۔ قدرت والا۔ شدت
 سختی۔ رخا۔ عیش۔ خوشحالی۔ فراخی۔ مستوجب۔ واجب کرنے والا۔ لائق۔ مستحق۔ منحصر۔ خود باہر۔ مقتضیات۔ جمع
 مقتضی کی خواہشات۔ خاشاک۔ کو دراز کرنا۔ چون۔ چہرا۔ دلیل و حجت۔ نفس۔ روح۔ تصدیح۔ تکلیف۔ استعلاج
 علاج کرنا۔ علاج طلب کرنا۔ نشاء۔ صورتیہ ظاہری دنیا۔ جسم دنیا۔ انقاب۔ جمع لقب کی۔ تمکاوت۔ تکلیف۔
 مشاق۔ جمع مشتت کی۔ دشواری۔ فرق الطاقہ۔ طاقت سے زیادہ تامل۔ شکر۔ تحسیر۔ افسوس۔ محسوس۔ وہ
 جس پر حسد کیا جائے۔ صاحب مالک۔ مراد اکر سے ہے۔ مرتبی۔ پالنے والا۔ تعجب۔ رنج۔ بائے حال۔ بہر حال۔
 نشاء۔ عنصری۔ عالم زندگی۔ عالم نفسانی۔ عالم روحانی۔ نفس الامری۔ حقیقی۔ بدو۔ ابتداء۔ یوم التعمیر۔ سن تیز۔ ہوش
 سنبھالنے کا وقت۔ شب بیکور۔ راندھیری رات۔ لڑو پور۔ دھوکا۔ سلطان۔ غلبہ۔ خانمان۔ گھر بار۔
 تباران۔ پردہ۔ لوٹ لیا ہے۔ کالبرق الخاطف۔ کوند نے والی بجلی کی طرح۔ افاقہ۔ ماہ۔ ہمارا ذرا ہوش میں آنا
 دست سے دہرہ حاصل ہوتا ہے۔ سالف۔ گذرا ہوا۔ تجرد۔ طشی۔ ایسی طبیعت رکھنا جس کا دنیا سے کوئی تعلق نہ
 ہو۔ دنیاوی تعلقات سے الگ تھلگ۔ رہنا۔ مقال۔ گفتگو۔ بات چیت۔ خدایع۔ جمع خدیوہ کی۔ مکر۔ بد اراغ
 جمع بدیوہ کی۔ نادر۔ عجیب۔ مجاز۔ مختصر طور پر۔ اصول۔ اصلید۔ اصلی قاعدے سے پہلے۔ حصہ۔ فرس۔ جمع فرس کی۔ شاخ
 سراسب۔ وہ مٹی جو دریا سے پانی کی طرح نکلتی ہے۔ بیدار میدان۔ جنگل۔ رعمون۔ شہ۔ خوارائی۔ گھنڈہ۔ قیقن۔ یقین کیا
 گیا۔ منظر۔ گمان کیا ہوا۔ مشوسب۔ آسختہ ملی ہوئی۔ دینہ۔ کہنی۔ اعمال۔ بدنیہ۔ وہ کام جو تعلق بدن سے ہو
 مثلاً ناز۔ روزہ وغیرہ۔ ظواہر۔ جمع ظاہر کی۔ شرایع۔ جمع شریعت کی۔ شرایع عامہ۔ شریعت کی عام باتیں۔ مندرج

لکھی ہوئی اذالم لکن.... الخ حجب اصل مال ہی نہ ہو نفع کیسے حاصل کیا جائے۔ مسالک جمع مسلک کی
 راستہ طریقہ طریقت راہ اصطلاح صوفیہ میں تذکرہ باطن کو کہتے ہیں۔ تلبیس۔ دھوکہ میں ڈانار و امیشاہ۔ اے فریاد
 کو پہنچنے والے روائع و اثاثہ اے فریاد رس تصدیح۔ درد و رینا تکلیف دینا ملاطفات جمع ملاطفہ کی رمرآة بجا اولی
 اول کے بعد ایک ذوق عطاوت بہر بانی۔ تعارف جان پہچان ایصال۔ پہنچانا۔ مشارکت شرکت کرنا۔ مستحق ثبات
 میرین مظاہر۔ مدلل۔ الحمد للہ و لمنہ۔ خدا کا شکر اور احسان سے خود بخود وہ بین۔ باریک باتوں کو دیکھنے والی عقل

اربع کاملہ پوری پار

بموقف عرض حضرت مخدومی قبلہ گاہ سے مدظلہ العالی میر ساند کہ احوال این مسکین برنجیکہ
 مشکفل نظام جزو کل کہ خیر و تدریر و رحیم و کریم ست میدار و چہ در اطوار شدت و چہ در اشباح
 رضا مستوجب شکر ست اما از آنجا کہ منعمص مقتضیات طبیعت بشریت ست اگر از اسباب
 حرفے گوید یا زبان شکوہ و راز کن چہ ملامت توان کرد اگر چہ بنظر تامل و تامل حقیقی این ہم
 کے ست کہ در بارگاہ او خاشاک امکان رازہ نیست ملامت کجائی گنج و چون و چرا کج رازہ
 وار و ای پدر بزرگوار و اے و اتالی اسرار از احوال نفس و بدن خود چہ گوید و چہ تصدیح و ہدایا عالم بہای
 ست بقدر قوت و قدرت استعلاج مینماید و شرح اطوار مینویسد و در نشاء صورت بدنیہ قطع نظر از
 العاب و آلام و مشاق کہ فوق الطاقہ است تاملی کہ دارد و تخسری کہ واقست است کہ در لباس
 کہ بحسب تقدیر محسوس و خواص و عوام شدہ است ازین کس کاری بظہور نمی آید کہ حق این نشاء از
 دست ہمت خود ادا نمودہ باشد و اگر این قدر میر نشود این مقدار خود میخواد کہ بتوفیق ایندوی
 در لوازم پانہ می نزد وی چند واقشود کہ صاحب مری این کس را در تربیت و رعایت
 بر عوام مہتممی باشد و از طعن کہ نہ نظر ان کہ طالب علمی را چندین رعایت چہ مناسب باشد نجات
 یابد و ہر تعبے کہ میکشد و المی کہ میرسد بای حال اگر درین ماہ بودی شرمندہ این نشاء عنصرے
 نے بود و از عالم نفسانی نفس الامری کہ انسانیت یا خلاصہ انسانیت عبارت از آنست چہ
 گوید و چہ نالد کہ از بدو صبح یوم التمزیز تا حال کہ مبادوی شام غفلت و آغاز شب و بچوہر معصیت ست

چه بگوید و تزیین و چه بلبان بستم و تعدی سلطان قوامی غضبیبی و شهومی دست جو در از کرده خانمان
 این مظلوم را تباران برده کالبرق الخاطف اگر از مستی و خود پرستی افاقه نماند دست میسد
 در سالف زمان که اسباب طغیان و ابواب عصیان آماده و کشاده بنود تجرد و غشی و خیراندیشی که
 بزبان حال و مقال مذکور بود ملاحظه کرده میشود از خدای تعالی نفس آماره بود و مجازاً از اصول اصلیه
 اخلاق حسنه بهره ندارد و فروع آن که از نتایج اصول است کجا داشته باشد و سر بسجده چند که در بسجده
 ناپسند انسانیت گامی بمقتضای رعایت نفس تقین این کس و مظنون دیگران
 میگرد و هر آینه چون مشوب باعراض و نیه است از مستم اشتباه باطل بحق خواهد
 بود و هرگاه خرابی باطن درین درجه باشد از اعمال بدنی چند که در ظاهر شرایع عوام
 مندرج است اثباتاً و نفیاً و وجوداً و عدماً چه گوید اذالم یکن له اس المال فکیف یرزح اے
 سالک مسالک طریقت از کج رویها و نادوستیها اے این نفس آماره چه نوید که بتلبیس میخواند
 که عیوب خود را هم نداند تا بدیگران چه رسد و معالجه کجا راه داشته باشد سبحان الله و مغیثاه
 اغوثاه زیاده چه نوید و تصدیح آن قبله گاهی چه دهد امید که توجه بر حال این بیمار و تبلیغ نفرماند
 دیگر ملاحظیات گرامی مره بعد اولی و کرة بعد اخری میرسند و باعث مسرت و بهجت میگردد
 الله تعالی استانه بلند پایه آن قبله گاهی را بر سر مخلصان خصوصاً این بندها سالهاست بسیار
 داد و بمقتضای عطف و الا التفات فرموده بودند که در بعضی امور بی تکلفانه نگارش میروند
 قبله گاهای آنرا محض سعادت و عبادت میداند بخاطر ناقص میرسد که در بنی نوع چهار مرتبه متحقق
 میشود و هر مرتبه چندین درجه دارد و حق بنی نوع و حق تعارف و حق قرابت و حق محبت و ایصال
 نفع و دفع ضرر از لوازم مرتبه او نامی حقوق که از مشارکت در نوع واحد تواند بود و در نظر خود خود
 بین متحقق و مبرهن است فکیف مراتب دیگر الحمد لله و المنه که این شکر را نسبت ایشان حتمی از بجا
 متحقق است و بان نازان باز و هم شهر جاوی الا اولی منه نهصد و نو و چهار تحریر یافت

(۸) بقدرہ ایزد پرستانِ حق گزین شیخ مبارک

مخدوم الانام، وہ جس کی لوگ خدمت کرتے ہیں۔ ماجدہ بزرگ مغفورہ۔ بختا گیا۔ معاف کیا گیا۔ خاکدان کدورت۔ مجازاً دینا زندانِ ظلمانیت۔ کنایہ ازدینا۔ شہرستان ضیا۔ مجازاً آخرت۔ گلستان نورانیت۔ کنایہ از عجبہ۔ جزع بے صبر، بے مزاج۔ ڈرنا۔ متوجہ شدن۔ . . . نورانیت۔ والد کا دنیا سے آخرت کی طرف انتقال کرنا۔ سرگردان۔ پریشان، بے چہیدان کچھ نہ جاننے والا۔ بے خبر دی۔ بے عقلی۔ شطر۔ ٹکڑا۔ مجازاً تھوڑا سا۔ تلخ کام۔ حلق کر دیا کرنے والی نشاء طبعی عنصری جسم کا عالم سرشت۔ کارخانہ متکوین و ایجاد۔ پیدا کرنے اور بنانے کا کارخانہ۔ مجازاً دنیا۔ بدوین صبح تمیز۔ ہوش سنبھالنے کی صبح کے آغاز سے۔ وجدانی المطلب۔ مطلب کو اپنے دل سے پالینا۔ تند باد آندھی۔ گردی نہ لٹنے، کھڑی نہ لٹنے، کھڑی رہنا۔ ہوگا۔ موافقت۔ جمع موقف کی جگہ۔ درمواقف رضا و تسلیم بوجہ۔ مراد تسلیم و رضا کا پابند ہو کر۔ رضا خدا کے حکم پر خوش ہونا۔ تسلیم۔ خدا کے حکم پر گردن جھکانا اور اپنا کام خدا کے حوالے کرنا۔ فرورفتہ اند۔ دھس گئے ہیں۔ راحت مہربانی۔ علم التیقین۔ وہ علم جو کسی شک سے بھی زائل نہ ہو۔ تو وہ۔ ڈھیر مذلت۔ خواری ہواں ذلت و ولستی۔ دل لگانے کے قابل سیاح۔ سیر کرنے والا۔ جالکھاہ جان گھٹانے والا عیار گیر۔ آزمانے والا خبرت افزا۔ وانا فی برحمانے والا انقاس قدسیہ۔ پاک ناس۔ مصروف داشتن۔ صرف کرنا مسافر عالم قدس عالم آخرت کا سفر کرنے والا۔ مردہ یہاں مراد والدہ البر الفاضل۔ ملت۔ سچا مذہب۔ نخلت۔ جھوٹا مذہب۔ محققان ملت و نخلت۔ کنایہ علماء سے۔ ایسا۔ اشارہ کرنا۔ تصریح۔ بات کو صاف کر کے بیان کرنا جیف بس جیف۔ افسوس سے اور بہت افسوس سے۔ منتہبان نسبت رکھنے والے مراد رشتہ دار و عزیزہ۔ معاونت باہم امداد کرنا چشم۔ امید۔ سبکدوش۔ بے تکلف۔ خوش مزاج۔ ارشمال۔ رحلت کرنا۔ کوچ کرنا۔ ملک مقدس عالم آخرت سلوک۔ چلنا۔ جادوہ۔ شاہراہ غیر مزیہ ناپسند۔ سر اتر۔ جمع سریرت۔ مشیت۔ خدا کی مرضی۔ القا۔ دل پر کوئی بات ڈالنا۔ حاشا۔ یہ کلمات

تائید نفی کے لئے آئے ہیں۔ انجمن آفرینش، کتابیہ دنیا سے استغراق، محویت و دنیا، ثروت، گہرا
 قضیرہ جھگڑا، تذکرہ، نصیحت و ریوڑہ گری، بھیک مانگنا، نرہنگاہ، سیر کرنے کی جگہ، فراغِ حفاطری
 خوش دلی، مفاوضہ، ایک دوسرے کو سونپنا، سپرد کرنا، مراد، خطر، قبور، جمع، تیر کی، ملک، معنی، ملک
 حقیقت، قاطعان، فیانی، جبکوں کے قطع کرنے والے، فیانی، جمع، بیفاکی، کشادہ، جنگل، اطلال
 جمع، طسل کی، ٹیلہ، پرانی دیوار، عالمان، جمع، عاکت کی، گوشہ، تین، طواف، گردش، کرنا، آب و
 گل یہاں مراد بہترین ہیں، مساعد، مددگار، رسم، علت، خواص، عجز، کرنا، العاقبت، بالخیر، انجام، بخیر ہو۔
 بموقف، عرض، حضرت، مخدومی، مخدوم، الانامی، قبلہ، گاہی، مذہب، العسل، لے، میر، سا، مذک، چنانچہ، متوجہ
 شدن، حضرت، والدہ، ماجدہ، مغفورہ، مبرورہ، ازین، خاکدان، کہ، ورت، ورت، ان، طمانیت
 بسوی، شہرستان، ضیاء، گلستان، نورانیت، من، سرگردان، سپچان، کو، می، بخردی، را، آرزو، دل، ساختہ
 سختی، از، زمانہ، در، جزع، و، فزع، داشتہ، کامروا، می، نشاء، طبیعی، عنصری، داشت، و، شطری، از
 اوقات، را، بصبر، تلخ، کام، دار، و، ظاہر، ست، کہ، آن، رموز، وان، کار، حانہ، تکوین، واجب، اورا
 کہ، از، بدو، صحیح، تمیز، تا، حال، و، جدائی، المطلب، بودہ، ہمت، را، صرف، در، مرضیات، آہی، نمودہ
 اند، گروی، ازین، تندبا، و، حادثہ، عظمی، بر، چہرہ، ہمت، علیائے، ایشان، نہ، نشتر، باشد، و، مقتضائے
 خدا، دانی، و، خدا، فہمی، و، موافق، رضا، و، تسلیم، بودہ، از، دل، نورانی، و، حقانی، خود، جمعی، را، کہ
 در، نشیب، طبیعت، و، گو، بشریت، ماندہ، در، بصبری، و، جزع، افزائی، فرورفتہ، اند، و، لدا، رہا، و، ادہ
 باشد، کہ، عظوفت، پذیری، زیادہ، از، زلفت، بر، اور، می، ست، و، چون، ان، انحصار، الخواص، بزم، حقیقت
 بعلم، البقین، میدانند، کہ، این، سرے، پیوست، کہ، خاک، تو، ذلت، و، انبار، خانہ، ہوان، ست
 گذشتنی، و، گذشتنی، ست، و، دل، ستنی، و، ہمت، او، بختنی، نیست، و، گام، نختین، آن، سیاح، بی، گام
 خدا، گاہی، و، ایزد، شناسی، و، آن، قبلہ، صورت، و، معنی، و، مجموعہ، علم، و، عمل، است، کہ، در، امثال، این
 حوادث، جانگاہ، و، معرفت، آزمائے، عیار، گیر، ہو، شمن، دان، خبرت، ان، از، بخت
 بلند، ان، را، بی، صبری، رستن، قطع، نظر، از، آنکہ، عمر، البعث، صرف، کرون، و، الفناس، متدبیر

داور نامرضیات الہی مصروف و افتن است بآن مسافر عالم قدس ضرر میرساند چنانچہ محققان
 ملت و نخلت پایا اکتفا فرموده تصریح فرموده اند حیف بس حیف کہ آن مسافر قدسی
 منزل راہ بر آن سرزمین الہی نورانی از نرس زندان منتجان خاص کہ چشم امداد و معاونت دارد
 حضرت و آثار رسیدن است کہ آن حضرت این منتجان را در دل آزارے آن سبکروح
 نگذاشته باشند بالفرض والتقدیر اگر ناشکیبائی و جزع افزائی آن ارتحال فرموده ملک مقدس را سود
 مند آمدی از آنجا کہ این معاملہ مخالف ضای خدای جان آفرین است خواهی نخواہی مانع
 سلوک این جاوہ غیر ضعیف خواهند شد بآن راہ یافتہ سرانہ معنی و دانای اسرار نہا شناہ مشیت امثال
 این مہتممات نگاشتن مقصود از آن است کہ القاسی کلمات قدسیہ حقیقت نموده تسلی خاطر
 فیض باثر نماید ماشا و کلا بیت۔

خرد نبود بعدن زر فگسندن بدریا در بجان گوہر فگسندن۔

بلکہ مقصود این حیران انجمن آفرینش آنست کہ مبادا خاطر قدسی از استغراق دریاے زر
 نور الہی فرصت یا آمدن قضیہ تسلی این گروہ کوتاہ معرفت کم عمل نیابد پس ہمانا کہ این تذکرہ
 است از برائے ماتم زوہ ہلے اسیر طبیعت و در یوزہ گر لیت از برائے این
 تاوان نابیناے خود کہ ہم چشم و ہم سر نہ آئینہ میخواید یعنی علمی میخواید کہ بدارالامن عمل رساند
 علی میطلب کہ بنظر نگاہ بی تعلقی و فراع خاطر می برود محو مطلق ساختہ اتصال حقیقی بجدور مفاوضہ
 شریفہ ایمانی بزیارت قبور انبیا و اولیاء رفتہ بود حقیقت شناسان و مساندان ملک
 معنی وقت اطمان فیانی معرفت را کجا اذن زیارت اطلال فرموده اند و واقفان
 موافق تلوہ را کجا اجازت طواف آب و گل دادہ اندہ مجہذا اگر وقت مساعد بودی ہر
 آئینہ این مسکین در لہم او خوش کردہ را انجام این سفر مینمرد و بدآنچہ رضائے خاطر اثرش
 میرود میسکوئید العاقبتہ بالجزیرہ

(۹) شیخ مبارک

ملاذمی۔ میری جائے پناہ۔ وامت برکاتہ۔ ہمیشہ رہیں اس کی برکتیں۔ فحیبت۔ بلا سخت درد
 حین وقت۔ برہم زق۔ بر باد کرنے والا۔ طبابت۔ علاج کرنا۔ باویہ۔ جنگل۔ باویہ وجود۔ کنایہ
 از دنیا۔ مامن۔ جگہ امن۔ تفریض۔ اپنا کام خدا کے سپرد کرنا۔ خرامش۔ ٹہلنا۔ چلنا۔ ذات
 الکمالات۔ خوبیوں والی۔ نشاء صوری۔ عالم ظاہری دنیا۔ انجارج۔ حاجت پوری کرنا
 بموقف عرض مقدس حضرت قبلہ گاہی۔ ملاذمی امید گاہی وامت برکاتہ میرساند
 الحمد للہ واللہ کہ مفاد و صفات تدبیرہ ان قبلہ خدا کا ہاں در حین مصیبت صبر کش و فحیبت
 عفتل پوہنن مرۃ بعد اخری مراسم موعظت بل لوازم طبابت بقدم
 رساندہ این سرگردان باویہ وجود را بامن صبر بل رضا آور و ندا مید کہ بتوجہ
 اشرف اقدس بنزہنگاہ تفریض و تسلیم نیز خرامش شود واللہ تعالیٰ ذات الکمالات
 آن پیشوائے خدا شناسان را درین نشاء صوری بسیار دارا و ما بیماران صورت و معنی را پذیرا
 نصائح از جہند ساختہ صحت ظاہری و باطنی روزی گردانا و آنچہ در حیر
 باب ایسا پیشود و رانجارج آن سعادت خود میدراند

(۱۰) شیخ مبارک

مستہام۔ غمگین۔ یگانہ آفاق۔ دنیا کا بیشل۔ سرور۔ سرور

بیت:

سلامی چو خلاق تو مشکبو سلاے چو الفاظ تو در نشان

بأن قبلاً راستان میرساند نمیدانم چه نویسم آنچه از محرومی صورتی ضروری آن یگانہ
 آفاق راورول مست قلم بیزبان عاجز وقت صرچه نویسد و چه گوید۔ اے گروہ
 کشای ببتہ کاران وای آرام بخش پیقراران احوال این مستہام بیاد آن سرور دنیا
 و دین مستوجب شکرست امید کہ احوال و اوضاع آن رہنمای سرگذشتگان بادہ حیرلنے و
 آل جمعیت بخش اشفتگان کوی نادانی بر حسب و لخواہ دوستان حقیقی باشد العاقبتہ بالآخر

مقدمتہ الحلیش معارک جہان ستانی خانخانان سپہ سالار ولد محمد پیر خان

مقدمتہ الحلیش بہر اول معارک۔ جمع معرکہ کی رلائی کامیدان۔ جہاں ستانی۔ دنیا
 فتح کرنا بشری۔۔۔ صعدار خوش خبری ہو۔ البتہ پورا کر دیا ہے اقبال نے اس بات کو
 جس کا وعدہ کیا تھا اور بزرگی کاستار برتری کے آسمان کے کنارہ سے بلند ہوا ہے۔ فاتحہ آغاز
 حلقہ بگوش مجاز اُغلام۔ منقرون۔ ملاحوا۔ الوف۔ جمع الف کی رہنما۔ مشحون۔ بھرا ہوا
 صنوف جمعیت کی قسم مشہود۔ ظاہر خطیر۔ بزرگ۔ حدقہ۔ آنکھ کا ڈھیلا۔ آنکھ کی تپلی۔ بختیار می۔
 خوش نصیبی فور۔ شگور۔ حدیقہ باغ نصرت۔ مدد فتح۔ اللہم۔۔۔۔۔ بار خدا یا۔ تو
 اس کی امیدوں کو حاصل کر۔ اور اس کی ملاقات کو آسان کر۔ تو الی مسرات۔ خوشیوں
 کا پلہ درپلے آنا۔ تراکم۔ جمع ہونا۔ اور پر تلے ہونا۔ سلسلہ وار۔ تکاثر۔ کثرت ہونا۔ زیادہ ہونا
 صورت بست۔ ظاہر ہوا۔ لظہو۔ پیوست۔ ظاہر ہوا۔ آب رفتہ در سوجئے آمدن۔
 گئی ہوئی دولت کا واپس آنا۔ اللہم کما نورت۔ اے خدا جس طرح تو نے دنیا کو اس کی مدد
 سے روشن کیا ہے۔ ویسے ہی امکی عمر کی درازی سے روحانی ملک کو روشن کر۔ فخر انی بانتظار
 کرنا قاتر۔ سست قامت۔ قد۔ لاویہ۔ دونخ بعد المشرقین۔ دو مشرق کی دوری اور
 مغرب کا فرق ضمیر۔ ملاحوا کثیر الاختلال۔ بہت پریشانی والا۔ امتداد۔ درازی۔
 پر ملاست۔ درخ سے بھرا ہوا شامت کسی کی بڑائی پر خوش ہونا مقالات صحیح مقالہ کی۔ بات چیت

لاطائل۔ بے فائدہ اشقیاء جمع شقی کی بد نصیب کنی باعد شہیدار۔ خدا کا گواہ ہونا کافی ہے
 قسدت۔ پرانگی۔ پریشانی، نوزع۔ پریشانی۔ عاتد مرنا، نفوق بدتی رکھنا، مہمات
 افسوس۔ ہرزہ ورائی۔ بیہودہ بکواس۔ قوائسل۔ جمع ہے قافلہ کی عواما کر۔ جمع ہے عسکر کی
 لطیفہ غلیبی۔ اعد تعلق کی پوشیدہ ہربانی لاریبی رشک نہ کرنا۔ اسرع بہت جلد شدائد
 جمع شدت کی تکلیف سختی تلافی معاوضہ بدلہ نکابت دشمن کو نقصان پہنچانا، اکلام جمع الم کی طرح
 مہجوری۔ حبدائی فرزائی ہوشیاری دست۔ قدرت میا من جمع میمنت کی برکت
 محاسن جمع حسن کی خوبی، تطاول بطول ہونا، کنکش بیشترہ شطرے۔ ذرا سا
 مکاتیب جمع مکتوب کی خط جھلائی۔ منوب بطرف ہلال الدین اکبر بادشاہ۔ صوب۔
 طرف صواب اتمال۔ درستی کی طرف منحطف لوٹنے والا، تحقیف ہلکا کرنا کم کرنا، ایلغار
 لوٹ مار، دشمن پر چڑھائی کرنا۔ اولیاء سلطنت قاہرہ۔ زبردست بادشاہت
 کے مالک مراد خاناناں اور اس کے ساتھی وغیرہ، ومار از روزگار اور دن۔ ہلاک کرنا
 اثرانہ جمع ہے شریکی، مجاہد جمع ہے فاجر کی بہار نزول۔ اترا نا، ٹھہرنا، احبال۔ بزرگی
 عارف خدا کا پہنچنے والا، بصیر بینا۔ دیکھنے والا، مستبصر بینا۔ مجبور دانار خبر رکھنے والا۔
 سمات۔ جمع سمت کی راہ راست۔ ارادہ۔ صورت۔ قدسی سمات۔ پاک ارادے
 والے طوبیت پھیرہ، مجازاً باطن ہر زح مزح۔ نقتہ تباہی۔ غبار۔ گرد مجازاً رنج۔
 بلائیل۔ جمع جلیلہ کی۔ بزرگ۔ خیباباں کیاری۔ مواہب جمع ہے مہبت کی بخشش
 وار شکی بجات آزادی قسم حصہ۔ وافی پورا کامل قسط حصہ۔ اوفی کامل تر۔ ولا
 دوستی احتفاظ حصہ پانا، خطا ٹھانا۔ لذت پانا، ونبہ کینہ کھور۔ طرف۔ طرح، تبعیت
 پیروی۔ رفیع الدرجات۔ بلند درجوں والا۔ قیاس جمع ہے قبہ کی گنبد صحیفہ خط۔ کتاب
 تذبذب تذبذب تذبذب اتما تردد سے منوب۔ مراد پریشان بار قہودشی واسب
 العطایا الم بخششوں کا بخشنے والا، آلا۔ جمع انی کی۔ نعمت، عظمت، آلا ہی نعمت والا

بغتہ یکا یک۔۔۔ سلخ پاندرات۔ مہینہ کی آخری تاریخ عذرا مہینہ کی پہلی تاریخ
 عذر ارشدن۔ ثواب مجتہدین کی نوید خوشخبری بہجت خوشی مسرت نگی مساوات۔ بربری علی الترتیب
 المذکور جس طرح پر کہ نام نئے گئے ہیں۔ جلاوت۔ چستی و چالاکی احسن تونے اچھا کیا
 کلمہ تحسین الحمد للہ۔۔۔۔۔ منکاثر اگر تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ پے درپے بہت
 سی تعریفیں کرنا اور تمام خدا کے لئے ہیں پے درپے بہت سے شکر ادا کرنا۔ اخوان
 جمع آخ کی۔ بھائی فوق۔ اوپر۔ مسابح شریک۔ مقارن۔ پاس رہنے والا ہم عہد
 ہم عصر۔ وارغ شدن۔ آزدہ ہونا۔ افسرہ بہت آسان۔ آسان۔ قیغابہا گیا نامیہ
 آزدور۔ منہا انتہا۔ مستبعد۔ بعید۔ دور۔ عالم اسباب۔ دنیا۔ فداص۔ جمع فادص کی
 ذکر۔ بدرقہ رہنا۔ محافظ۔ صادر ہونے کی جگہ۔ اصحاب نفس الامر۔ حقیقت شناس لوگ
 ارباب عرف۔ معرفت رکھنے والے۔ بناہت۔ مرتبہ کی بزرگی شعار گری کا لباس
 وثار۔ سردی کا لباس۔ مجازاً طریقہ کے معنوں میں۔ بدائع شعار انوکھے ڈھنگ والا
 اقبال وثار خوش بخت۔ محجب پوشیدہ۔ اعتساف۔ بے راستہ۔ بلند یا بلخ و جوہ۔
 (برابلیخ و جوہ) بہت ہی عمدہ وجہوں سے۔ اقامتی۔ جمع ہے اقصیٰ کی بلند و بزرگ۔
 ادنیٰ۔ جمع ہے ادنیٰ کی چھوٹا۔ عرش اشتیاء۔ عرش کے مانند مصدر۔ در و سردینے والا
 فولاد و دیوانہ۔ فاسخاناں کے غلام کا نام۔ وریوزگی۔ بھیک مانگنا۔ مجازاً تلاش کرنا
 ملاطفہ نامہ بہرانی نامہ۔ موشح۔ آراستہ۔ توجیح۔ وہ نشان جو خط کے عنوان پر لکھتے ہیں
 ۔ مانی۔ جمع امینہ کی امید۔ موٹ۔ وارث کرنے والا وہ مرنے والا جو دوسرے کے لئے
 مال چھوڑ جائے یہاں مراد سبب باعث۔ فحواوی۔ جمع ہے فحویٰ کی معنوں کا شرح
 دل کا کھلنا۔ خوشی ارتباح۔ راحت پانا۔ مالا کلام جس میں کچھ کلام باقی نہ ہو بے شک و شبہ۔
 متقنی المرام۔ مقصد کے مطابق۔ کیسوت۔ لباس لساو درستی راہ سے مراد راہ
 اور دلیل بعز۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی عزت کی قسم اور بے شک یہ قسم اگر وہ جان لیں تو بہت

بڑی ہے۔ مستعد۔ شکل عالم کون و فساد۔ دنیا۔ آرا سے صحیح ہے رائے کی
 مستعدی چاہنے والا خواہشمند تفرقہ پریشانی القسام۔ تقسیم کرنا
 پریشانی مبادی علیہ۔ مراد فرشتے اعلیٰ صفتانہ۔ خبر دینا۔ آگاہ کرنا (اعلام۔ صحیح علم کی تھپان
 ہیب۔ ہوا چلنے کا مقام از ہار۔ منجے۔ کیساں عداق۔ صحیح ہے حلیقہ کی باغ ملکیت جلالی
 سلطنت اکبری۔ نغمات۔ صحیح ہے نغمہ کی خوشبو نسالم۔ صحیح ہے نسیم کی کنت۔ جانب گزار
 مجاز اپناہ۔ مشوش۔ پریشانی کیا گیا (مشوش۔ پریشانی کرنے والا) مکارم۔ صحیح مکرمت
 کی بزرگی۔ خوبی۔ اشفاق۔ صحیح شفقت کی توزعات۔ صحیح توزیع کی۔ پریشانی۔ مسمور آباد آبادی
 عہود صحیح عہد کی اعتناء۔ توجہ کرنا صمیمی۔ پکے فالس۔ عامر۔ آباد رجا۔ امید۔ واقع
 پختہ۔ مضبوط۔ ناظورہ۔ مشوق۔ محروقت۔ جن سوزش۔ کرمت۔ رنج۔ سختی۔ دکھ۔ عزت
 مسافرت۔ مضرات۔ ضرر دینے والی چیزیں السداد۔ بند کرنا۔ ماریب۔ صحیح ماریب کی۔
 حاجت۔ مطلب۔ طلب حاجت کا مقام تبیان۔ خوب بیان کرنا۔ معنی روشن کرنا۔ مھر۔ گذرگاہ
 مجازاً سب اعلیٰ۔ حید پیدا کرنا۔ روزگار کم فطرت۔ بے وقوف زمانہ ناتواں یعنی
 حسد کرنا۔ تکرر زیادتی کثرت مشاغل۔ صحیح مشغلہ کی منطوق لازم الوثوق وہ بات جس پر
 بروس کرنا لازمی ہے۔ توفیر کثرت کلپترہ۔ پرانگندہ۔ بے سود۔ ممکن التخریم۔ وہ چیز جس کا لکھنا ممکن ہو
 جائز التقریر۔ جبکا بیان کرنا جائز ہو۔ شواغل۔ صحیح شاغل کی وراز نفسی۔ طوالت کلام
 یادوی النظری۔ ظاہری۔ القسام۔ آپس میں ملنا۔ فراہم ہونا۔ آمیزش۔ القسام خاطر۔
 طبیعت کا پریشانی ہونا مستعرب۔ سامنے آنے والا۔ پیش آنے والا۔ بے سرو و لاندہ بے
 توجہی سے۔ شیم۔ صحیح ہے شیمہ کی عادت مکارم شیم۔ بزرگ عادات طومار۔
 دفتر طویل الذیل۔ وراز دامن والا مراد وراز۔ ارتسام۔ منقش ہونا کمالات ارتسام۔
 کمالات سے نقش حاصل کرنا۔ کابل۔ ریباری۔ ساندنی سوار۔ ریباریاں۔ صحیح۔ جواونٹوں کا
 علاج بھی کہتے ہیں علی الرحمہ۔ بر خلاف یار غار۔ وفادار۔ سپاہ دست حصار۔ محاصرہ کرنا۔ قلعہ

مستمند۔ غلین اندوگین بہجت۔ خوشی۔ تازگی خوبی۔ قضیہ مرصیہ۔ پسندیدہ بات ملاعین
 جمع ہے ملعون کی خدا کی رحمت سے دور کیا ہوا یہاں منفجر گراتی سے مراد ہے۔ سرور فوادی
 دلی خوشی۔ سختی۔ تلوار کھینچنا۔ تکمیلًا للہجہ۔۔۔۔۔ خوشی کے پورا کرنے کیلئے اور مسرت
 کے تمام کرنے کے لئے رجوا و مطلق۔ آزادانہ بہت زیادہ بچنے والا۔ مسئول۔ مانگا ہوا۔
 بلطف و عطف۔ اس کی ہر بانی سے۔ صانہ اللہ۔۔۔۔۔ والا و اہی۔ اللہ تعالیٰ اس کو آفتوں
 اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ دواہی۔ جمع دایہ کی بلا۔ کما و کیفا کتنا اور کیسا ہونے سے
 مقدار میں بہت اور کیفیت میں بھی اچھا ہے) سرا و حمرار پوشیدہ و ظاہر خلوت و علوت تنہائی
 اور علیل میں۔ مجالس جمع مجلس کی محافل۔ جمع سے محفل کی۔ قدس۔ پاک۔ انس محبت
 جلال۔ بلند۔ بزرگ مناسخ فرخ کر نیوالا یہاں مراد فخر شریف الف جمع شریف کی شمائل۔ جمع شہید
 کی خصالت کلفت۔ رنج۔ تکلیف۔ کرات جمع کرات کی بار بار مرآت۔ جمع مرآة کی
 بار بار و فراخوہ لائق تفقدات۔ جمع تفقد کی۔ ہر بانی عطا و عطا نشان۔ ہر بانی کا نشان
 رکھنے والا محتوی شامل گہرا ہوا گھیر نوالا۔ صوف۔ جمع صنف کی قسم۔ منطوی پٹا ہوا الواف
 جمع الف کی ہزار الہم فالہم۔ پے بہت ضروری (کام) اس کے بعد پھر بہت ضروری۔
 (کام) سرا انجام دیا جائے۔ انصرام۔ انجام کو پہنچانا۔ انتظام کرنا۔ فاخرہ۔ عمدہ۔ بیش قیمت
 رسوم۔ جمع رسم کی طریقہ۔ بتقدیم رساندن ادا کرنا۔ شریف و واضح بڑے چھوٹے۔
 نوروز آفتاب جب بزح محل میں آتا ہے تو اس روز ایرانی عید نوروز مناتے ہیں۔
 ماندہ کھانے کا بھرا ہوا دسترخوان (حضرت عیسیٰ پر اتر کر تانھا اضمیمتہ الحال۔ حال سے
 ملا ہوا سمت نشان دار سجید۔ عادت معائب جمع عیب کی بیا بیا انتقاص۔ جمع نصیب کی
 عیوب ازالہ۔ دور کرنا۔ منقصت انتحار نقصان سے نسبت رکھنے والا خاطر خطر
 زمام۔ باگ۔ طالع گروہ۔ دنیہ کینہ نفاق۔ دشمنی۔ ظاہری دوستی اور دلی دشمنی
 مکر۔ راستہ۔ بستوی اس کے نزدیک امیر اور فقیر دونوں برابر ہیں اور اس کی شان بلند ہے

شدہ۔ عزیز بڑو باہوا حریق جلا ہوا سوختہ لہ تھلا کسی امتحان میں گرفتار ہونا۔ بلا
 میں پھنسا رکھنا۔ کھرا و جبراً مجبوراً مطرح کرنے کا مقام مطاعن جمع طعن کی برائیاں کرنا۔ عالم
 جمع لیم کی نالائق رابطہ معنوی حقیقی تعلق۔ محبت کشاں کشاں۔ کھینچتا ہوا۔
 نشہ کثرت۔ دین منہک۔ مصروف غذا صفا جو صاف ہو اس کو حاصل کرنا اور جو مکدر
 ہوا اسے چھوڑ دینا۔ کتیس زیرک انا طنبس پوشیدہ چھپا ہوا جلت حکمت اس کی حکمت بزرگ ہے
 حکیم علی الاطلاق بے قید حکیم مراد خداوند کریم عالم صغیر۔ بدن انسانی۔ عالم کبیر۔ دنیا
 منوط متعلق مربوط والبتہ قوائے طبعی۔ قوت نامیہ۔ قوت ہائمنہ۔ قوت دافعہ۔ قوت مولدہ
 وغیرہ۔ رویت نیکنا غور و فکر۔ طریقہ استقامت برابری مال با انجام رزانت معنوی
 متحلی۔ آراستہ سوئیت برابری اعتدال ہمام جمع ہے ہم کی انام۔ لوگ خواطر۔ جمع خاطر کی
 چیز۔ احاطہ تسخیر۔ فتح پانا شوار و جمع شاردہ کی چوپائے وحشی۔ اوضاع۔ جمع
 وضع کی رنگ ڈھنگ۔ تجاوز گذر کرنا از جانر و دھن میں نہ اے عظم بزرگی منظور نشستن
 پسند نہ کرنا ابتذال۔ ذلیل سمجھنا۔ خواری۔ ذلت تھچین۔ برا اور عیب دار بنانا انخوان۔ جمع
 انخی کی۔ بھائی۔ حوان جمع حاجت کی ضرورت انجام۔ حاجت پوری کرنا مراہم۔ مقصد حاجت
 سلوک پہلنا۔ تعصب بے باطن فذاری۔ رفتی رنجی کرنا صدارات۔ صلح کرنا۔ دوستی
 استکشاف دریافت کرنا استبصار بینائی طلب کرنا و ما علی الرسول نہیں ہے پیا مبر پر لیکن مالک
 کا پیام پہنچانا۔ اقتبال حکم کی تعمیل کرنا دستیاری۔ امداد خابستماں۔ کانٹوں کا مقام
 مراد تکالیف کا گھرا۔ ارم۔ عادی ہر کا نام جس کا ذکر کلام پاک میں آیا ہے۔ ذخیرہ۔ جمع شدہ
 چیز مہذب آراستہ بس گند ختم کئے عادت اللہ خدا کی عادت کلمات صدق
 آیات و حقیقت کلمات سچی نشانیوں اور حقیقی نشانیوں والی باتیں۔ سچی باتیں۔ ماوام۔
 ہمیشہ۔ جب تک صدور صدور ہونا معتد بہ۔ کافی حصہ۔ بہت مہذب الاخلاق۔
 اچھی عادات والا شخص۔ نیک ستر مہید۔ از سنت اللہ۔ روحی۔ خدا کا راستہ

طریقہ۔ وصول۔ لذاتک اپنی غذا خوردگی اور خلال۔ درمیان نشست
 پریشانی۔ پرانگی توجہ۔ پریشانی۔ اتحاف۔ تھو دینا۔ تھو۔ سوغات۔ گذراند
 دور کھتے روات براہونا و نارت کینگی۔ تالاق متارح۔ مال سامان۔ مطارعات مشہور باتیں
 منصیح۔ رنگا ہوا۔ انصبل۔ رنگت اقبح افراد و خجالت۔ سب شرمندگیوں سے بہت
 بری علمک ناقصک۔ ناقص علم۔ رک تصغیر کا ہے، ہوا جس۔ جمع حاجبہ کی۔ دل میں پیدا
 ہونے والا خطر۔ وساس۔ جمع دوسوہ کی اجلہ۔ جلیل۔ بزرگ۔ قبح۔ برائی اخلا۔
 جمع غلیل کی دوست اخلص۔ لغم الف) جمع خالص کی۔ اصدق۔ جمع صدیق کی سچا دوست
 مدحت۔ تعریف محمدت ثنا تعریف سمت ایشان جو اہر زواہر روشن موتی۔
 لالی جمع ہے لوگو کی موتی لالی متالی بدوشن موتی معدن۔ کان اعتضاد والا نامی میرا
 لوگوں کا قوت بازو۔ موسوم۔ نقش کیا ہوا۔ نامزد۔ مود کی پہنچا نیوالا۔ مزخرف یہود ہ
 گراں بہا۔ بہت قیمتی در۔ جمع در کی موتی۔ عرا۔ روشن ابتیاع فروخت کرنا حکم معنبرط
 تلافی بقدر تھوڑا سا بدلہ۔ کم فطرتی۔ کم ظرفی۔ وول ہمتی۔ کم حوصلگی حکمت اشرافیہ
 وہ حکمت جو روشنی قلب سے حاصل ہوتی ہے اور جس سے انسان ہر دور و نزدیک کی چیز
 کا علم حاصل کر لیتا ہے۔ مہجور۔ جدا۔ محار۔ جمع بچر کی سمندر مقولات۔ جمع مقولہ کی گفتگو مکالمہ۔
 باہم گفتگو کرنا یاد کرہ۔ باہم ذکر کرنا قیمتہ الود اور محبت کا حظ بوقلموں یا ایک
 جانور کا نام ہے جو طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ مجازاً رنگارنگ۔ بوقلمونی
 رنگ بڑگی مہم نرسیدن میسر آنا بے بضاعتی۔ بے پونجی ہونا۔ مفلسی بے استطاعتی
 بے طاقتی۔ مفلسی۔ متشفر۔ نفرت کرنے والا۔ متافوی۔ اذیت پانے والا۔ افتد ان
 گم ہونا۔ خفایا۔ جمع خینہ کی۔ پوشیدگیوں فیحد ذات۔ اپنی ذات کی حد میں
 طاری ظاہر کرنا۔ مہام۔ جمع ہے سہم کی تیسر۔ ملائم۔ ملامت کہنا۔ اطار۔ لکھنا۔
 شتمہ ایک بار موفکھنا مجازاً تھوڑا سا۔ استقام۔ جمع سقم کی۔ مرمز۔ کمزوری۔ لایعنی۔

بے ہودہ۔ فضول عجب الہی۔ خدا کا بندہ ہونا۔ عبید الطبعی طبیعت کا بندہ ہونا
 محاربات۔ مح ہے محاربت کی جنگ۔ بے توزگانہ بے انتظامانہ۔ (توزین۔ حج
 کرنا)۔ ابتائے زمان لوگ استظہار الاتانی۔ میرا لوگوں کا پشت پناہ (مددگار)
 تباغض باہم دشمنی رکھنا۔ تحارب۔ باہم لڑنا۔ تقاویظ کھنے والا۔ وقاوریظ روشن
 بھڑکنے والا۔ نیدی۔ بے وحدت کے ساتھ تھوڑا سا۔ اعتضاوا لکرامی۔
 میرا بزرگوں کی قوت بازو۔ افاقہ پوش میں آنا۔ ارا۔ سیراب کرنا۔ غلیل۔ عین
 پیاس۔ غلیل۔ بسیار ابراز باہر نکالنا۔ ظاہر کرنا۔ کلال۔ تکان۔ تھکن۔ نشاط۔ آباد
 کتا یہ ہے خوش دل سے نعرہ زون۔ آواز بلند کرنا۔ میگز راند۔ روکتا ہے۔
 اعراض مند پیر لینا۔ روگردانی۔ مستودعات۔ حج مستودع۔ وہ چیز جو امانت رکھی
 گئی ہو۔ امانتین۔ مستودعات ضمیر۔ دلی خیالات اکتایہ۔ ہمزوہ۔ لکھا ہوا۔ سلیم دلی
 شادہ دلی۔ طرفی عجیب بات۔ خرسندی۔ قناعت۔ خوشی۔ متسبان۔ عقل و کیاست
 عقل و دانائی سے نسبت رکھنے والے (یعنی عاقل و دانانہ منہی)۔ جنب۔ دینے والا
 غیب و شہادت ظاہر و باطن۔ مہیان۔ غیبی شہادت۔ عقلا و حکما۔ اس
 سر سردار۔ سبیل۔ ماستہ۔ (حج) ارشاد راتہ دکھانا۔ رہنمائی۔ ہدایت کرنا۔
 ساکر الناس۔ تمام لوگ۔ مسامح۔ حج سے مسیح کی۔ کان۔ مسامح علیہ بلند مرتبت کان
 خدا مشرب۔ اللہ والے خدا شناس عالم ذوق۔ عالم وحدت کی ابتدائی خواہش۔
 عالم شہود۔ عالم وحدت کے مشاہدہ کی انتباہ۔ دریا کشاں۔ تشذیب۔ بزم سخن شعری
 مردہ دلان زندہ تن۔ ایسے لوگ جو زندہ ہوں لیکن ان کے دل نور معرفت سے
 متورن ہوئے ہوں۔ ان کو صوفیہ کی اصطلاح میں مردہ دلان زندہ تن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ
 صرف زندہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دل مردہ ہوتے ہیں۔ مراد۔ اہل دنیا۔ آنچہ بہ
 تحقیق بوضوح پیوستہ جو بات تحقیق سے واضح ہوتی ہے۔ منظر چاک اذیالی۔ حج

ذیل کی۔ دامن تشبیہ مانند منشا بہت عزا روشن جلیل القدر بڑے مرتبے والا
تخلقوا یا اطلاق اللہ۔ خدا کی عادتوں کے موافق عادت اختیار کرو۔ سمح۔ سنار۔ مجازاً
کان اصغاء۔ سنار۔ حقائق کو نیہ۔ موجودات۔ اصعب۔ زیادہ سخت۔
مجرد تنہا۔ صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے سوا ہر چیز بھول جائے۔
مسالک۔ جمع مسلک کی راہ حقیقت۔ مولانا روم نے فرمایا کہ ایک شخص نے علم طب
پڑھا یہ شریعت ہے۔ طریقت عمل ہے۔ حقیقت عمل کا اثر ہے۔ یا شریعت ایک شمع
ہے جو راستہ دکھاتی ہے۔ جب تو راستہ میں آیا تو تیرا یہ چلنا طریقت ہے۔ اور جب
تو مقصد پر پہنچا تو یہ حقیقت ہے۔ ان کے جمع نحو کی اقسام ازمنہ جمع ہے زمانہ کی مفرد
مجرد۔ اصطلاح صوفیہ میں اس کو کہتے ہیں جو بیزستی کے ہر شے کو بھول جائے متیقن۔ وہ جن
کالیقین کیا جائے۔ منظون۔ جس کا گمان کیا جائے۔ ترکیب عنصری۔ بدن معجون۔
مرکب۔ سیولانی۔ اسم منسوب سیولی کی جانب۔ سیولی۔ اہل اللہ کے نزدیک وہ
چیز جس میں صورت ظاہر ہو۔ مشکلیں اس کو حقائق اشیاء کہتے ہیں حکما اس کو مادہ کہتے ہیں
انہیں بہت ہی ذلیل نہیں۔ ایضاً۔ واضح کرنا۔ اولی الابصار۔ صاحب بصیرت
لوگ۔ ماستق پہلے کی۔ اختیار۔ جمع خبر کی نیک لوگ ابرار۔ جمع بیک نیک۔ تقیض۔ ضد
معاثر۔ جمع مغیرہ کی خلاف نشاء عالم مستلذات۔ لذیذ اشیاء۔ مشارب۔ جمع مشرب
کی پینے کی اشیاء۔ مطاعم جمع مطعم کی کھانے کی اشیاء۔ ملایس۔ جمع ہے۔ ملبس کی پینے کے کپڑے
لذائذ جمع لذت کی۔ حظوظ۔ جمع حظ کی مزہ۔ لطف عمارت۔ کسی کام میں محنت کرنا
اعتیاد عادت بنانا۔ حمل۔ اٹھانا۔ افعال جمع ہے۔ نقل کی بوجھ۔ تعاب۔ سختی۔ سہنا۔ افساد
بگاڑنا۔ عباو۔ جمع عبد کی بندہ۔ غلام۔ اعوجاج۔ پیڑھا ہونا۔ ابو الفضولی یہود کی (بوالہوسی)
لائح۔ چیاو۔ جمع جید کی کھرا۔ خالص۔ لبطہ کشادگی نقو و چیاو سے مراد ہے پاکیزہ
عبارت اور عمدہ مضامین تبیین۔ بیان کرنا ظاہر کرنا لوازم۔ جمع ہے لائح کی۔ دلی جن

سوزش دل افتراق فرق جدائی شنو اہل و جمع شاہد کی شرکاء جمع شریک کی ہمدم شارح عام راستہ
 مستعار ک پھیلنے والا مٹانے والا حاجت پوری کرنے والا متر کلمہ جمع اور اکٹھا ہونے
 والا باہم ملکر بٹھینے والا مبتذل ذلیل قوائسل جمع قاصد کی وقار بڑباری تکبیر
 غم مداں غم نہ جاننے والا فلک در آسمان کو پھاڑنے والا عرش گداڑ عرش کو پگھلانے
 والا کلیات و جزئیات بڑے چھوٹے متکفل ذمہ دار کفالت کرنے والا رضامن منہ ہد
 ذمہ دار مقہور مغلوب منکوب بد حال عصات جمع عاص کی گنہگار ظلمہ جمع ظالم کی
 فسق جمع فاسق کی بدکار بقاع جمع بقعہ کی رگھر مقام قلعہ جمع قلعہ کی وار الامن امن کا گھر
 دست آویز ذریعہ ویدہ الضمام ملنا ایصال پہنچانا غدا جمع غادم کی نوکر تعظیم کے
 طور پر جمع آیا ہے اردی بہشت بہار کے آخری ہفتہ کا نام شرف نشا و یافت جاری
 ہونے کا شرف پایا یعنی جاری ہوا تسویف تاخیر مخاطب و معائب جس پر خطاب و
 عتاب کیا جائے الصرام تمام ہونا انجام پانا محصل حاصل کیا گیا مباحث صورتی
 ظاہری دوری مخلصان استہطاری کھرے دوستوں کی پشت پناہ ارتسام جمع رقم
 کی اقلاص جمع قلم کی مخالفت باہم خلوص رکھنا سد نہ جمع سادون کی غادم بیت اللہ غلام
 سدہ چوکت درگاہ شرہ شدت حرص رولہ کینگی مال کلام جس میں کچھ کلام باقی نہ ہو
 بلا لطف مہربانی نامہ مرام مقصد معاطفہ باہم پٹنا مجاز اخط کو بھی کہتے ہیں الغایت الغایۃ
 بے حد نہایت ایمان گہری نظر کرنا زیادہ دور بانا مجاز اعوز کرنا عواقب جمع عاقبت
 کی آخر دریا کش دریا کو پلینے والا یعنی فراخ دانش آئین عاقل فواج جمع ہے فاکہ
 کی خوشبو رواج جمع ہے راجہ کی خوشبو مضائق جمع ہے مضیق کی تنگ مقام عرش
 ساحت عرش کی پیمائش کرنے والا کشادہ مترسم نقاش مراد لکھنے والا غنچ ناز عشرہ دلال
 ناز و نخرہ آزمائش کے معمولی سی آزمائش کلمات نفس الامریہ وہ باتیں جو حقیقت میں ثابت
 ہو چکی ہوں قرار و ادا وہ بات جو مقرر کی گئی ہو مسدود بند کیا ہے اصرار سن کستی خور و سالی
 تالم رنجیدہ ہونا العاقبت بالخیر والظفر انجام بھلائی اور کامیابی کے ساتھ ہو

شعر بشری لغت انجز الاقبال ما و عدا و کوب المجد من افق العسل صعدا
 بعد از دعای نیکو فاتحه کلام دلبرگان سلا بر مؤذنت و خاتمه کار حلقه نگرشان و اثر محبت
 است مفردن بالوف تهنیت و مبارکبادی و مشحون بصنوف خرمی و ثناوی مشهور
 خاطر خیر آن نور حدقه دولت و بخت بیاری و کور حدیقه نصرت و کامگاری اللهم حاصل
 آماره و سیر و صاله میگردد و اندک تلاطم امواج اشتیاق را چون توانی مسرات فتح نهایت
 نیست و تراکم افواج فراق را چون تکاثر مآثر محبت انجام و غایت ز المنته مدد که نقش
 خاطر خواه صورت لبست و صورت مراد و پوچها حسن نظیر و پیوست

قطعه

زین مرزده اقبال کز آن سواد
 دولت ز نشاط تهنیت گو آمد
 گل بوی که باغ عشرت از سر شکفت
 می نوشش که آب رفته در جو آمد
 اللهم کما تودت العالم الجبانی بنصره نور الملك الروحانی بطول عمره از نگرانی خاطر
 فنا تر که درین مدت ایام داشت چه گوید و چه نویسد

قطعه

نه فرقت تو چه گویم چه رفت بر سر ما
 نه غیبت تو چه گویم که چون بود احوال
 نه آرزوی تو سلسله تقبیت روزی
 نه انتظار تو روزی بقامت صد سال
 خصوصاً روزی چند که زمانه در مقام گوشمال شده یک طرف اخبار و حشمت آثار

از جانب گجرات رسائید و یک طرف بدودی تنها اکتفا کرده و در با ویر بعد المشرقین
 انداخت و ضمیر این حال کثیر الاختلال محنت امتداد ایام نارسیدن فتاح صدان
 آن اقبال آثاری که از همه جانگاہ تر بود و علاوہ این حالت پر طالت شماتت
 اعدا و مقالات لاطائل اشقیاء داشت اہدست و کفی بائد شہید کہ تشدت خاطر
 و توجہ باطن بجائی رسیدہ بود کہ بی شائبہ تکلف بچندین وجوہ مات بر حیات تفوق
 حجتہ مرغوب طبائع مخلصان شدہ بود ہیہات ہیہات من کجا و این ہرزہ و رانی
 کجا عا نگہ اقبال شاہنشاہی مقدمہ الجیش آن دولت پناہی بودہ باشد از قواقل توجہ
 و عساکر ہمت و یگمان چہ نام توان برد الحق لطیفہ بود و غیبی و مشرودہ ہلاری بی کہ با حسن اوقات
 و اسرہ ساعات تدارک شد اندایام دوری و تلافی نکابت الامم ہجوری نمود انصاف آنکہ
 تباہیات سبحانی و امدادات آسمانی کمال جانپاری و سرداری و نہایت مردانگی و فرزانی
 بتقدیم رساند مرا کجا قدرت آنست کہ شرح یکی از ان جلال امور کہ بعنایت الہی بر منصفہ
 ظہور آمدہ نمایم

قطعه

خوش کار نامہ الیت کہ آمد بروی کار
 این کار از تو آمد و مردان چنین کنند
 پابند دست اگر بسخن خنجر و کمان
 بر دست و بازو تو ہزار آفرین کنند
 از میان محاسن اتفاقات آنکہ بعد از تطاول مقالات اہل مشرت و ارباب
 کنگش از دوست و دشمن کہ شاید شرطے ازان بسیدہ مکاتیب و ورستان معلوم شدہ
 باشد شاز و ہم بہمن ماہ جلا لے موافق ہفتدہم محرم الحرام بندگان حضرت بدولت
 و اقبال از امن آباد و آباد عمان عزیمت بصوب صواب انتمای فتحپور منسطف فرمودند
 کہ با شرح اوقات ہدار الخلافہ اگرہ رفتہ تخفیف اسباب زیادتے نمودہ برسم ایلغار
 متوجہ احمد باد شدہ اعانت و تقویت اولیای دولت قاہرہ نمودہ و ماراز روزگار

اثر آن و بار و فبار آن روزگار بر آورده با قرب اوقات مراجعت فرموده در منتظر الخ
 نزول ابلال فرمایند معلوم عارفان بصیر و مستبصران خبیر است که از ذات حضرت
 ظل الهی که مقرب و کمال صدق نیت و صفای طوبیت است با وجود چندین هرج مرجع عبار
 بخاطر اثر و راه نیافت در نهایت شگفتگی و غایت شجاعت از وی حسن تدبیر چندین
 مسافت را پیش نظر و ورین خود در بنی آورده اکابر ابلال مواهب حضرت واجب حل
 شانه کرده بی ثباته کلمت مثل خیابان باغی خیال فرموده از روی کمال شوق و دارستی خرامان
 خرامان متوجه بودند چندی دیگر از هوا سخاها و درگاه و مخلصان بارگاه که بقدر استعداد و قابلیت
 تقسم وافی از دلای و الابل بقسط او فی ازین خدیو جهان احتیاط وافی یافتند از اعضا
 و نیزه نسیه خود بقدر نجات یافته اند آنها هم بموجب یک نخود البطه معنوی که بوسه سینه جمیده تبعیت
 مرضیات این رفیع الدرجات متحقق و اثبات است از روی آزادی و کمال شادی در
 رکاب نصرت قباب بوده طی مراحل و قطع منازل مینمودند الحمد لله که راقم صحیفه اخلاص در سنگ
 آن سعادت مند آن بجز وافر مخطوط شده تا شامی احوال تذبذب انجمنی خواص و عوام برادران
 نظمی نموده منتظر بارت غنایت بیغایت حضرت و اهب العطا یا عظمت آله بود
 که یک مرتبه بخت و در سلسله ماه بمن مطابق غزه عزای صفر که مواکب انجم ثواب ظل
 آلهی در کوره گهاطم پور نزول ابلال نموده بود که قاصد آن چو دصری کشند
 این مشرود غیبی و نوید لاری رسیدند و بندگان حضرت سجدات شکر بتقدیم رسانیدند
 حکیم عالی فرمودند که کوس عشرت و تقاره شاک بلبلد آوازه کنند چندان خوشحالی و
 فاسخ البالی راه یافته بود که بشرح و بسط راست نیاید از اینجا قیاس باید کرد که
 در اصل کمال نجات و مسرت در دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود و بعد از آن
 مکرر ابوسید غرض کلیان رای و اعما و خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد
 خان علی الترتیب المذكور حقیقت کمال جلالت و تهور که از ایشان ظاهر شده بود

معروض پایہ سر پر عالی شد و از نور عنایت و التفات صد ہزار احسنت و آفرین
 فرمودہ بخطاب موروثی خانخانانی و سائر جلال عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد
 حمد متواتر و متوافر و الشکر لا شکر اتمولیا و متکاثر ا کہ خدمتہ بتقدیم رسید کہ از برای
 بزرگی نفس پیش اخوان زمان و داغ شدن ابناء روزگار مہمورہ عالم کہ بحسب صورت
 فوق حالت و استند باشند چہ جای مسامحہ و تقارن بی صمیمیہ خطابی و اصناف منحصی باحسن الوجہ
 و این طرق صورت بست کیفیت کہ بعنایت الہی با یسر و وضاع خطابی کہ منتہای
 مبتغائے پیچہ از بیان حال و ماضی بود و صمیمیہ آن شد و الحق کہ این لطیفہ بود کہ سبقت این
 بر پیچہ از ای شدن تندر و عقلائی زمان در مزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شایہ تکلف
 باین عالم آوردہ در عالم اسباب خدام حکمت پناہی شریک ندارند اگر چہ در اتمام و
 انصرام آن شایہ کہ بعضی دوستان صمیمی دیگر را مدخلی باشد و سخن ہمانست کہ بیدر قہ ترقیق
 الہی مصدر امری شدند کہ باتفاق اصحاب نفس الامر و ارباب عرف و در لغاست و شرافت
 و علو مرتبت و بناہت با مثال این جزویات نفس الامر یہ کہ در نظر بالغان تا بالغ عرفی
 منتہای حلال آمال ایشانست بہیچ وجہ اختیار کونہ ندارد و ہمانا وقت آن رسیدہ
 کہ حضرت و اہلب العطا یا باظہار آثار بدائع شعابہ استعداد عالی ہنر و ان اقبال
 و تارہ را کہ از نظر دور بین عمتلای زمانہ محتجب بود ظاہر ساختہ اہل حد اعتداف
 را بر شاہرہ انصاف آوردہ غیب وانی حضرت خاقانی را با بلخ وجہ و بر است اصوی
 اوانی خاطر نشان ساختہ وجہ تفوق ایشان را در درگاہ عرش اشتباہ بر سائر ارباب
 دولت و اقتباہ مشخص و مہین باز و سخن کوتاہ مقاصد بسیار است کہ بذکر آن مستدیر کہ احوالی
 شدن مقتضای عقل ناقص از مستحسبات بل ضروریات میدانند و قطع نظر از مواجہ و دیگر
 زمانہ در حصول فرصت بنیابت بخیل بعد شعبہ بازی و حیلہ اندوزی بل کمال التماس در یونگی
 این قدر فرصت دست دادہ کہ از بسیار اندکی و از ہزار کی مسطور میگردد و با بجلہ بعد

از انتظار بسیار بست و پنجم شهر صفر سال نهصد و نود و دو متمدن و اولاد و یوانه رسید و ملاحظه
تای موشح توفیق حصول آمال امانی رساید باعث فارغ بانی و موردت خوشحالی شد.

رباعی

این بیک نجسته پیرے کزان سوی رسید
چون باد بهار عنبرین بوی رسید
دستش بوسم که نامه دوست گرفت
در پایش فتم کزان سر کوی رسید

بعد از آن که از مطاوی فحادی آن انشراح تمام و ارتبایح مالا کلام حاصل شده مقتضی
المرام بنجائمه الکلام رسیده شد از مضمون آنکه موشح تنها کیدات قسمیه بود هر چند
بنظر امعان ملاحظه رفت محذره مقصود از نقاب احتجاب روی نمود و هر قدر که
بدیده بصیرت منظور گشت امری که کشف غطا ازان نموده یک نحو تسلی بخش خاطر مترود و دیگر
تواند شد تشد چه هر گاه اجناسیت از لیه رسمیه مرکز خاطر چندین ساله آن اقبال آنگاه
نخوبترین وجوه صورت بسته و با مداوات غلبی فسخ چنین روزه داده باشد هنوز
ناگرم کرده با اظهار آمدن این حدود و نمایند در نظر عقل و قیقه فهم و معامله گزار آن را چه محل
تواند بود و خصوصاً در وقتیکه در آن صوبه دور در خانه بالغفل کسیکه مستکفل مهلت آن صوبه
تواند شد بای حال چون رای احباب برین شد که اظهار این معنی مضربیت و احتمال نفع وارد
آنرا بر فرط شوق فرودده معروض باشد اقدس رساید صورت استجاب عظیم و استجاب
سیم شد هر چند خدام بالینوس الزمانی بموجب اخلاص حقیقی و ادب سخوری داده
التائی عبارت و پس پذیر فرمودند اگر بعقیده ایشان آن عبارات نافع افتاد و اما
بمقتضای فهم ناقص این مسکین چنانچه رفع تعجب نگرد و مضرتی بهم نرساید ظاهر
ست که در ضمیر میران مخلصان اعتضادی که جز کسوت صواب غلعتی پیوسته و غیر از جام
سدا و کاسه نشو شد و جوی و جیه مرکز شده بود که بخاطر این مخلص میرسد تا آنکه بعد از دو

روز محمد نولد و واجب العرض متضمن التماس توجیه آیات نظیر آیات مجرب کجرات و فرستادن
 راجه و امثال آنکه دلالت بر نهایت توحیح خاطر باشند بنظر اشرف اقدس در آورده بحسنه
 اللہ سبحانه و انه لقسیم لعلمون عظیم هر چند در نظر اخلص آئین این مسکین اعتقاد امثال این مقدمات
 از جمعیت آباء و خاطر عزابت مآثر ایشان مستبعد بل مستدرمید اند و قوی است این ایسته
 در عالم کن و و نداد از قسم محال میسر و یقین میسر اند که آرای کبیه عمده اینای وینا
 که در بعضی محال و ریادی النظر صورت رواجی پیدا میکند متدرج این امر شده است
 چندان تفرقه باطن و انقسام خاطر دست و او که از احاطه تقریر و تحریر بیرون است
 هر چند که مبادی عالیه با علام روحانی و الهام ربانی تسکین این مسکین پیداوند که چون از کعب
 الطاف الهی وجه ریاض سلطنت اکبر شاهی را باز بار استیجار صنایع از لی آراسته اند و از
 مکن الطاف ناقنهای حدائق عرصه مملکت جلالی را بنفحات ندامت انوار لطافت آثار
 بدائع لم یزلی زینت وادیه اند هر آینه مخلصان حقیقی این دولت عظمی و منتجان
 تحقیقی این سلطنت کبری از سعادت روزگار و شداید لیل و نهار محفوظ و مصون بوده بمحاره
 کتف حمایت الهی مرفه الحال و فارغ البال خواهند بود و اما مقتضای سبب صلی و کم تجربگی از قید
 آرزوگی و از کشمکش این خاطر مشوش نجات نمی یابد و او از مکالم اخلاق و محاسن اشفاق آن
 یگانه اشفاق که دست تقدیر در زعمور آبا و ضمیر این حقیر و راز کرده لغو و عهد آشتیانی
 را که بدرگاه کبریایی الهی بهر سانینده روزی چند بگردن تو میباید بحسب تقدیر و در سلک
 عشاق و بنیانسک شده است تباران و او اند و الا من کجا و آشتیانی شمایان کجا و امثال
 آن توجع کجا باری بای حال چون آن مدت ماضی و عرض و اشقت تمام بسیار
 نموده بودند بالضرورت فمید گیمای خاطر فاتر خود را کبر نهاده دست اعتنا بگذراهر آن
 مقاعد زود با اتفاق دوستان صمیمی لعب گفتگوی بسیار و حرف و حکایات بیشتر که شاید تفصیل
 آن از مکاتیب بعضی اجبا معلوم شده باشد زای عالمی بر توجیه آیات نصیرت

آیات بصوب مالوه بعد ازین نوروزنی و فرستادن خزانۀ عامره و سایر مطالب که در مطاوی
 فرمان مخطوفت نشان که مصحوب ابوطالب برادر عبدالرزاق معموری و فولاد و یوانه ارسال
 یافته است و شاید از عرفیند و کلامی ایشان شرح آن مفهوم شده باشد قرار یافت رجای بلاتل
 مواهب الهی و اتق است که قبل از وصول متمسات مذکور ناظوره مراد صورتی پیدا کند که با حسن
 و جوه لباس اتقام و خلعت اقتتام پوشیده در نظر عیش و عشرت جلوه گرمی نماید و مخلصان
 از باره از هم آشنائی برآمده اند شد اندسکامد فلاحی یا بندای هوشمند خجیر و ای نافت بصیر قطع
 نظر از حقیقت وقت و که بیت عنیت که از معجزات لازمۀ نوایز انیس است فریاد و صد
 فریاد و آنکه بعضی مطالب عالیہ مرکوز خاطر میشود که فی اعلام آن خاطر بیخ و جبه اطینان
 نیاید و حال آنکه اندر مسالک اعلامی از وجوه متحقق چه از رگدز لطافت و علو زینت
 آن مآرب عالی مرتبت که در حوصله ایامات بیانی و اشارات تبیانی نمی گنجد و چه
 از هم عینتانی روزگار کم فطرت و ناتوان بینی و حسودی زمانه کم همت بعز عرض نمیتوان
 رساند چه از تکثر مشاغل لایعنی و توفیر شد اند روحانی و بدنی وقت بان مساعدت
 نمی تساید باری مقتضای مشغول لازم الوثوق مالاید رک کله لایترک کله بذل چند نموده
 آنچه بر مزد ایامکن بود بان اکتفا نموده ششم را بوسید عبارت کثیره مساعدت وقت
 آنچه جائز تقریر و مکن التحریر بود و مرقوم ساخته متمدع اوقات گرمی شد امید که مشاغل
 نفسانی و شواغل جسمانی مانع مطالعه این مقالات نشود و در از نفسیهای بادی النظری انفسانم
 انفسانم خاطر که از رگدز این و آن متنوع احوال آدمی میشود باعث عبور بی سرو و لانه نگر و دهر
 چند که اعتماد بران باقی مبنائی که بوسیس اساس مکالم ششم پیش از آنست که از اشغال این امور
 اندیشد اما چه کند که دست روزگار فاسد المران و اریغ این اندیشه بر جگر می بندد و مرهم
 این و اریغ جگر سوز را که ببرکت تجربیه است نمی بخشد بنا بر آن خواهی نخواهی میخواست که این طومار
 طویل الذیل را در نور دیده ختم کلام بر دعای آن کمالات ارتسام نموده است دعای صحبت

صوری ایشان از درگاه عالم پناه حضرت و اهب العطا یا ناید که بی وسیله قاصد و نامر که هیچکدام
 لیاقت محرمیت ندارد و پیش از آنکه بظلمت آبا و عدم که جهلستان عالم معقول است رود
 فعلی و رولی ظاهر ساخته در عالم بچو صلگی از کشاکش اضطراب یک نحو نجات یافته باشد
 که عرائض گماشتهای بود و صری گفته و شهاب الدین احمد خان و نواب اقبال آثاری که در پنجم
 ربیع الاول در نواحی تا دوت مرقوم شده

قطعه

منت خدایر که علی الزعم روزگار
 عمرت در از یاد و جهانت بکام باد
 چوپوته و شمنان تو ز نیگونه مستمند
 منصور گشت رایت غان بزرگوار
 دولت ملازم و روع اقبال یار غار
 یا کشته یا گر بخت بالسته در حصار
 اگر چه پیش از وصول این نوید بخت بخش روح افزا قصبه مرضیه مندر نمودن
 آن ملاعین از کهنایت و تعاقب نمودن عساکر منصوره که از خطوط بعضی مروج
 اطلاع یافته مقدمه مسرور فوادی شده بود اما تکبیل اللبیب و تیسما المسرة این
 بشارت عالی اشارت رسید و آرزو گیاره پریشانها بکام اینها و ثنادهای بسیار
 شده

قطعه

رفت آنکه روز ما زالم تیره رنگ بود
 و آن شد که گفتمی از دور و دیوار روزگار
 آخربان نامی بشادی و می بزود
 آخردان چو گل بشکر خنده باز کرده
 و اندوه را بنزد دل ما درنگ بود
 خورشید تیغ آخته با ما بجنگ بود
 آندل که در کشاکش نالش چو چنگ بود
 آنرا که همچو غنچه دل از غنچه تنگ بود
 مامول از حضرت جو او مطلق و مسئول از درگاه کریم برحق آنست که همواره فتح نصرت
 مقارن احوال خجسته نال ایشان بوده البواب شادمانی بر و گهای دوستان مفتوح باشد بملطفه

و عطف از شرط توجه و کثرت التفات خاطر حضرت خلافت پناهی صانه الله تعالی عن الآفات
 و الدوای که به نسبت آن مصدر خدمات لائقه و مظهر ترویجات فائقه است چه نویسد
 که گما و کیف بیرون از عالم بیان است و با لجه سر او جهرا و خلوة و حبلة و در محاسن
 انس و محافل قدس جلالت معاخره و شرفیقت شمائل ایشان مذکور میشود و اعدا در کمال کلفت
 و دواغ شدن و دستان از روی نهایت تمهیدگی مشرح و مسرور اند و بکرات و مرآت
 بندگان حضرت متوجه شده فرمودند که مناصب بنده های درگاه که بصوبه کجرات متعین
 اند بجز رض اشرف اقدس رسانند که هر کدام را فراخور حالت و خدمت و اخلاص و عقیدت
 بنیاد و قی مناصب و سایر تفهقات خسروانه مخصوص سلخته فرمان عطف و نشان محتوی برصوبت
 عنایات عاقباتی و منطوی بر الوت رعایات سلطانی فرستاده شود لیکن بواسطه لوازم
 سلطنت کبری و مراسم عدالت عظمی که رعایت ضابطه الایم فالایم را پیش و پیر نظر کمی
 اثر خود ساخته انصرام نهادیم کا و نام میفرمایند فرمان عنایت نشان خانانانی که بسبب
 پیدا کردن خلعت فاحشه فاصه و مکر بند و خنجر و اسپ چه قدر در پرده وقت مانده بود و
 فکیف فرمان تلمظ نشان ثانی بیما که در آمدن نود و زیبارگی و خرمی به تقدیم رساندن
 رسوم و عادات و جشن بادشاهانه و اشترک خصوصاً در روز بخت افزون نور روز
 و درجه شرف خواص و عوام و شریف و و ضیح را با اندازه منزلت و رتبت بمقتضای
 عدالت و نصفت بجلال موابیب بادشاهانه و جزا کل مراحم خسروانه شرف اختصاص
 و عز امتیاز و اودن و ماند اگر ام و احسان بر کل عالمیان کشودن و هر کسی را از یاده از امان
 ایشان بهره مند گردانیدن عنیمه الحال بده شد انشاء الله سبحانه و تعالی بی قضای الهی چون
 نزدیک رسیده که فراغ تمام ازین مشاغل دست و پد بزودی این فرمان دوم شرف
 صدور یافته بسبب ارسال موسوم خواهد شد بر ضمیر منیر که آینه صور تقدیر و هنرست کتاب
 حسن تدبیرست محتجب و محقق نخواهد بود که سچی و دستان حقیقی آنست که همواره از احوال

و او ضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن و معائب انداخته از تفانی و عیوب یکدیگر
 اطلاع بخشند و همگی بهمت و تمامی بهمت مصروف آن دارند که دوست ایشان بر عیوب
 کلی و جزوی خود حاضر شده از آنکه این حالت نماید آنکه مثل خوشامد گویند و دوست
 نماید و دوستان منقصدت آنها که اصلا حرف و حکایت از عیوب نگویند چه از فهمیدگی
 و اتفاق و چه از نادانستگی و اتفاق فکیف طائفه تا دوست چند که بلا حظه خوانند
 دینیه و همیه فایده یا بسبب مخاطره جسمانیه بدین خود که زمام حصول آن دوست دیگرست
 که بستوی عنده الامیر و الفقیه جلت قدرته قبایح رذائل بعضی ارباب و اولی را که از هم اشتغال
 لذات صوری و اهنماک در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود میچکونه منقصدت
 راه نمیدهد بغضائل شمائل و فواضل جلال تاویل مینمایند و خوشامد که در طبایح و نفوس اکثر
 ابنای روزگار الذایشیاست خصوصاً در مزاج بعضی از رؤسای اخوان الزمان هرگاه
 که بسمع جمع این طائفه مرحومه میرسد بی اختیار کمال شادمانی بهم رسانند و خوشامد گویند مذکور
 را از جمله خواهران درگاه بل نشد و بیان این راه میدانند و بانگ روز آتیا عزیز
 برین مترتب شده انواع نکال و وبال حاصل احوال ایشان شده خسرالدینا
 و الاخره میشوند عیاد ابا الله تعالی چنانچه حقیقت این حالت بر ارباب فطنت و خیرت
 از شاهراه معقول و سایر طرق منقول بطناً بعد لطن معلوم بل مشهور است بنا بران اقتضای آثار
 تلك الطائفة العالیة و ابتعاد لم صنیا هم هرگاه که بان عده اصحاب خیرت و ابتباه مجالست
 صوری دوست داده شطری از آنوقت سعادت رخت ذرا سماع معائب گذرانند
 و بعضی در اصغای آن صرف نموده هر چند که این دو حالت مطابق نفس الامر هم نبوده
 اند چون منشای آن کمال و سوزی و نیک اندوزی بود که از حسن سریرت و لطف طبیعت
 در مکن بر ذآمده بنجایت خوشحال فارغ البال میبود و درینولا که ازین سعادت محروم
 ست تو قح آن ولد که ایشان هم این را میخواستند باشند که این طریق اینیقه و این شیره

کریمه در مکاتبات که از اعانم طریق مخاطبات و مکالمات ست مسلوک باشند و
 دقیقه از دقائق برخوردارند و مطارحات عرفیه روزگار مستثنی نباشد بنا بران میخواست که
 درین عرفیه الشوق اولاً فیصله چیز از حقائق حکمت خلقیه که باتفاق ادبای ملل و نخل اشرف
 علوم و مقصود بالذات از جمیع مقاصد علمیه و مطالب حکمیه است در سلک عبارت در
 آورده مرقوم سازد که از عجایب سواخ روح روزگار ما آنست که با وجود این معنی علما و علماء منوع
 شده است و ثانیاً التماس نماید که بنظر انصاف و بدیده بصیرت ملاحظه تمام فرموده
 یکمرتبه آمل فرمائید که قطع نظر از اینکه این مطالب علیه متفق علیه عقلای روزگار است فی الواقع
 بخاطر خطیر چه میرسد و بعد از آنکه معلوم شود که در نهایت معقولیت است و آنچه خلاف
 اوست نهایت لطلان و نخلان جار و نالشا است عدای آن نماید که اگر هر روز میباشد
 در بعضی و اگر در هفته نباشد در ماهی و اگر در ماهی نباشد در سالی مطالعه
 دفتر عمر گرامی گذشته را که حکم تقویم پاریس پیدا کرده از عنقوان شعور و تمیز تا حال نمایند و بی
 تصدیح همیزی و آزار استادی میجابانه در خلوت از عمود ملاحظه فرمائید که درین
 و شهر ایام سابقه چه قدر موافق و چه قدر مخالف را مصدر شده اند اگر چه تدارک
 و تلافی ماضی از قسم مستبعد بل از جنس محال است اما اینقدر می شود که شاید
 از خواب غفلت بیدار شده زمان استقبال و اور ضلال نگذرانند و این تتمه زندگانی
 را محصور مستلذات لغزانی نگر و اندام چه توان کرد که این غزلق بلا و حریق ابتلا را نه حوصله
 آنکه ازین مقدمات نوسید و ز وقت آنکه گریه و جبراً خود را برین داشته مطروح مطاعین
 ایام ایام ساخته تصدیح ایشان و هدایا را بطور معزومی بخود نمیکذارند و کشان کشان بعالم
 بیان می آرد بنا بران بالضرورت آنچه مناسب حال نشاء کثرت که باتفاق دران مسلک
 بل منبک اند مذکور میشود و عذ ما صفا و روح ماکدر بر باطن ملتبس نخواهد بود که حکیم علی الاطلاق
 حلت حکمت صلاح حال هر کس را بوحده که باز بسته که انتظام آن بے او سرانجام پذیر

قیمت چنانچه نظم امور و اصلاح امور پیش از انسانی که بعالم صغیر شهرت یافته است در نفس
 متعلق گشته ثبات و قرار اجتماعات عالم کبیر منوط و مرطوب و جو و عالم برای و تدبیر است
 پیدا است که اگر تدبیر نفس و افعال و اعمال قوی طبعی و حیوانی که گماشتگان او اند از روی تربیت
 و عدالت باشد احوال بدن و او صنایع تن به نیج سلامت و استقامت گذرد و الا از ادان
 صحت و عافیت بآمده نالشی نسیب و زوال انجامد همچنین مالک مملکتی یا والی دولتی اگر
 متعامی همت مصروف آن دارد که کهن تدبیر و زانست رای بکارم اخلاق متخیل گشته
 و به محاسن صفات موصوف شده از راه سوخت متوجه سر انجام مہارم انام شود هر آینه
 خواطر جمہور مردم را در حیرت و غم و آرد و شواری و ایام را به و الباطن تمام و در حوزہ محاسن
 نگاہ دارد و اگر زود باشد که احتمال در سبانی احوال او راه یافته قواعد امن و سلامت
 متزلزل بل زائل گردد و عقرب مستقل و مستهلک یا کسار الناس بل او دہنا شود
 نحو ذبالت من الحور بعد الکور و عمدة محاسن اطوار و مکارم او صنایع که تحصیل و تعمیر و تقوی
 این دولت عظمی بآن مرتبط است پنج چیز است اول ہوشیاری یعنی حاضر بودن بر
 تقیر و نظیر شریف و وضع و ہموار سیدہ ثقات یا بواسطہ چند کس کہ حاضر بیکدیگر نباشند
 و ہم بیکدیگر را نشاند از ولایت و شہر و در بار و در دین خانہ خبر دار بودن و صدق اخبار
 و کذب آنرا بعقل و در بین تمیز کردن جو م تغافل و بردباری و منزلت و تقصیرات
 فرودستان را افاض نمودن و اگر نتواند بر نقصان عقل او عمل نموده تجاوز کرده از جائز و در
 حقور از جملہ ضروریات خود و اندوختن و او منظلوم و او ن و عظیم نظام و قرب قرابت
 آنرا منظورند آشنی چهارم جوالمردی است کہ دینار انبظر و آشنی متلود ساخته
 ابتذال و تمجین آنرا خاطر نشان اخوان زمان ساختن و بی وسیلہ سوالی و واسطہ
 التماس جوالمردوم دانستہ انجارج مرام انام نمودن و بہیچ طریق در اموال مردم
 نظر طرح نمیدارختن و زیادتی جاہ و مال را از قسم کمال نشردن بچشم راہ انصاف سلوک

کردن و ترک تعصب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین وین و روش مذہب او بنا شد چشم
 تجارت و عداوت نه بلید و از روشی رفیق و مدارات اگر تواند خاطر نشان او کند یا از روشی استغنا
 و التماس اشکشاف و استبصار مقاصد ازان منساید و بای حال مخالفت مذہب ملت
 را وسیله بغض نه سازد و اطلاق و اموال او را از دست تصرف و تعدی محفوظ و مصون دارد ای
 عزیز این کلمه چند خلاص افادات حکامی پیش است که از فرط مهر بانی بجهت انتظام احوال کثرت
 و اجتماعات در حکمت علی مرقوم کلک جواهر سلک ساخته اند و ما علی السوال لا البلاغ فرو
 پند حکیم عین صواب است و محض شیرد فرخنده بخت آنکه بسبع رضا شنیدید و الحق امثال
 با مورد مذکور سرمایه شیر مردان راه است که بدست یاری آن غارتان بنی آدم را گلستان رام
 ساخته بادوست و دشمن بس برده اند چنانچه حکیم انوری میفرماید

قطعه

سیر مروی چسبیت شیر مرو زمانه دانی کسبیت ؛
 آنکه با دشمنان تواند ساخت و آنکه با دوستان تواند زیست

و این را وسیله تحصیل ذخیره عالم باقی دانسته خوش آسوده اند همسان بهتر که خود را از
 گفتن امثال این مقدمات که اولاً خود را بان هذب ساخته است پس کند پیش
 از این خود او مردم را تصدیق دهد که عادت الله برین جاریست که کلمات صدق آیات
 حقیقت است ما و اسم که از هذب الاخلاق صدور بیاید تا شیری نمی بخشد و فائده معتد به
 بران مترتب نمیشود و بر خرد و خردوه پس شر این سنته الله محقق نیست الله تعالی لمحض عنایت
 بیخایت شمار او را بسیر راه مقصود برده بمقام وصول رساند فرد عورت در از باو برین
 ختم شد سخن بیرون نمی نهم زره اختصار پای به این خزوف ریزه چند که در خلال احوال نشست
 خاطر و توجع ضمیر بر رسیده بود میخواست که خود را از اتحاف آن گذرانده چه با وجود دانست
 متاع و عوارث اسباب چون اندک از غنای غفلت بیدار شد بر خلاف عقیده خوش آمد

بطارحات عرفیه سیزده روزگار آورده یافت و در زیر بار خجالت پیش خود که افسوس افرازد
 خجالتت در ماند که الحق که این مرحوم منصبیغ بالصبایغ مطارحات رسمیه چه کند و چه چاره
 سازد که ملک ناقص کسب این وضع ناپسندیده این گرفتار هوا حس نفسانی و وسوسه
 شیطانی را سودمند نیست و قوای عملی را ازین عمل بی حاصل بیخ وجه مخالفت و
 مزاحمت نمیرساند تا آنکه بعضی از اجله اخلا و اخلص اصوات بمقتضای عموم نیک
 اندیشی و شمول یار فروشی یا بموجب پاداش لوازم مخصوص آشنائی و مراعات مراسم
 احتیاج نسبت کذائی یا بلاخطه آنکه مدحت و محبت جوهر زوایه و لالی مستملی
 که از معدن دانش و پیش ایشان برآمده بسمت تحفه مجلس عالی آن اعتقاد الانامی موسوم
 شده است با بلخ و جوه مودی گرد و و یا بسبب امری دیگر که در خاطر حقائق آثار ایشان
 رسیده باشد آن حرف مزخرف را بگران بهای در عذر انبیاء نموده بعد چندین آراء
 پیش آن مشتری نکته و ان عبیب پوش فرستاد بالضرورة این دو کلمه پریشان که هم از ان
 مقوله است مرقوم شد هر چند قوت علمی این مترود و متخیر در مقام آن می آرد که سرشته
 انصاف را محکم گرفته بعضی سخنان صدق آئین نگاشته تلافی بقدر نماید اما چه توان کرد
 که بواسطه کم فطرتی و دون بهتی از دولت حکمت اشراقیه نهجور و محروم مانده بعد احتیاج
 محتاج قوای عملی که عزیزی بجار رسم و عادتت شده است و هر چند ازین وضع علماً
 و عملاً ملال دست داده اما چون تحریر امثال این مقالات و تقریر این مقولات یک
 نحو مکالمه ایست روحانی فدا کرده ایست نفسانی رابطه معنوی نیگذارد که ازین ادوی خود
 را بگذارد و میخواهد که درین رفیقه الود او کلمه چند از در و نایافت مقصود و بوقلمونی احوال خود
 مرقوم ساخته غنیمت آن شرح اندوه تنهایی و سچ زیدین همدی که اقل مرتبه از استماع سخنان که
 از و نامت باطن نگین بموجب بی بضاعتی و بی استطاعتی نگاهداشت آن در نهانخانه
 خاطر نیتواند شد عالم ظهوری اختیار سر میزند قنفر و مت ذی نشود و از رفتن آن محرک

از مشاهده ظهور یک خلاف عادتی که در حقایق سلوک طوائف نام مستحق باشد و فی حد ذاته در نهایت معقولیت است و حال آنکه این معنی مورد مسرت که طاری اطوار او تواند شد بنا شد بیگانه و از راه سلوک پیش نگیرد و این کس را بدون سهام ملامت سازد و ملا نماید و شمه از آلام و اسقام این قصه بر غصه که را تم سطور در باویه مشاغل لایعنی منهنج شده از عبد اللهی بعد الطبعی در آمده در ثروت آن شده که عیاذاً بالله از عبد اللهی بعد الدینی والد تائیری موصوف گردد و در قید عبارت در آورده ماتم زوگی خود را ظاهر سازد و وانگی از تر و وات و محاربات ناقصانه بی نوز گانه که در فطرت و طبیعت درین سی و چهار سال دنیا خصوصاً درین دو از ده سال که کشمکش اینای زمان افتاده است نه قدرت شکیب و نه قوت گریز و نه طاقت بر میزوار و عبارت در آورده اعلام آن استظهار الا نامی نماید

قطعه

صبری نه که از عشق پیر سینه من بختی نه که با دوست در آمیزم من
دستی نه که با قضا و آرزیم من پای نه که از میانه بگیریم من

و تبدی از تحارب و تباعض قوای روحانی و حیوانی و غالبیت و مغلوبیت هر کدام مره بعد از مرئی و کره بعد اولی مرقوم ساخته خاطر نقاد و قواد آن اعتضا و الکرامی را اطلاع بخشند اما چون در حالت افاقت و شعور یقین دست میدهد که بی ار دای غلیل و شفا علیل هر آینه اظهار این شکوه و ابر از این گاه باعث ملال و کلال نشاط آبا و باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین نعره زدن بچو صد گانه و نالیدن بجز وانه میگذرانند
بدر و مردن و لب ناکشود نم به از است که ناله کنیم آن موجب ملال تو باشد
و اگر از حدیث و لسوز جانگداز خود اعراض نموده اظهار در و مندی که از رگداز ماتم و آشن این مرده و لان زنده تن که از مستودعات صمیر این حقیر است نماید و اندکی از اوضاع عجایب آثار غرائب شعار طوائف نام رفته و کتب بیان شود و سلیم و لیهای و انشور این روزگار

و بیان حلقه اقبال نامکن زون مدعیان معرفت مذکور گردد و در طرفیهای در ضمن خریدیهای
 منتیان عقل و کیاست و منہیان غیب و شہادت کہ بزعم اکثر اہلنا کے روزگار سر حلقہ ریختن ایان
 مہیج سدا دور اس رئیس راہ نمایان سبیل ارشاد اند فکیف حال نامرادی تہید است سچیدان گروان
 داوی سائر الناس مندرج است آشکارا ساخته تھمہ مجالس عالی ساز و بالضرورتہ او لا باید
 کہ اگر تفصیل عیسر نشو و بر مزوایا بطریق اختصار بمسامع علیہ رساند کہ باتفاق خدا مشربان عالم
 ذوق و شہو و دریا کثان نشنہ لب بزعم سخن آنچه تحقیق ہو عنون پرستہ آنست کہ عمدہ
 مطالب و غلاصہ ما رب برہنہ پایان فارستان راہ محبت دریافت نیافت حقیقت
 حضرت واجب الوجود منزه داشتن اذیالی عزت آواز عنبار صفات حدوث و امکان
 است و بقدر طاقت و توان مہذب الاخلاق شدن و تشبہ بحضرت واجب پیدا کردن
 کہ از نحو سی غرای امر جلیل القدر تھمہ با اخلاق ادب کہ از زبان پیر باسنے برآمدہ سمع جمع روحانی
 اصفا و مودہ اند و ثانیاً باید کہ شرح حقیقت انسانی مزودہ و اناید کہ اگر چه دریافت حقائق
 کونیہ خصوصاً حقیقت جامعہ کاملہ آدمی اصعب امور است مجروان مسائل حقیقت
 و مفروان مالک طریقت بمقتضای انجای استعدادات و اختلاف از منہ و اوقات
 بموجب صفای سرپرست و لطیف طبیعت داد و انشوری دادہ انواع سخن فرمودہ اند
 و آنچه از جمیع تفصیل مذکورہ بطور خوشخرامان راہ حقیقت یقین یا مظنون میشود آنست
 کہ لطیفہ الیست الہی و تشریفہ الیست نائنا ہی سوای این ترکیب و ضروری و معجون ہیولانی
 کہ در ان باخس بہائم شریک و مسامع است و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس
 بر ضمایر اولی البصائر ہو شمندان و در بین سخن کہین حقیقت مابقی ظاہر و مہید امیگردد و
 روشن میشود کہ انجیل و ابرار روزگار مادر مسلک تقیض منقصر و سلوک نمودہ در تقویت
 و تربیت معارف شاد آدمیت سعی نماید سہما و قنیکہ پرودہ از روی کار برداشتن شرح عمدہ
 مثلذات مردم از مشارب مطامع و متاع و ملائیس و سائر لذات و مخلوق بنی آدم منساید

و متاع عیب و آلام آن را که بہت کثرت مداشت و اعتیاد از نظر کثرت آورد صورتان
 پنهان مانده بجا لم ظهور آورد واضح گردد کہ بچہ قدر چیز دل بیاورد و اوہ اندوخل ائصال و
 ائحاب قوسے بد سے راحمہ لذات و انسہ اما چون پیش از اصلاح او ضلع خود کہ لازم
 وقت و فرعن حال ست اذانسو سائر عباد گفتن از قانون ہیایون نصفت و عدالت
 بر آمدن و نتیجہ احوال سلوک کہ دن است ازین بوالفضولیا و بوالہوسہا نیز خود را باز آورد
 سخن پناہ ہر چند کہ خزینہ سببہ بی کینہ این مسکین از تقویٰ و حبیب و محمول فضول اربہ معتبرہ
 متعارفہ اقلیم سخن و کشور مراسلات کہ عبارت از شرع آداب و عا و لبط اسباب
 اشتیاق و تفصیل مناجیح اخلاص و قلبین بدایح افتراق ست مالا مال بود اعجوبگیہا سے خاطر
 آزر وہ بر ہم خوردہ از رنگدہ شاہدہ شوادہ ریاضت سست شرکاکہ در شریع قدیم این عالم
 کہتہ متعارف و مترجم ادو معتدل بودن و بی نگہیہا می این وضع فرسودہ روزگار را
 بویا فز نگہداشت کہ بسر وقت این مطلب علیہ رفتہ کلمہ چند و در آلودہ بومزن قوافل
 قافلہ سالاران و قار و نگین نوید کہ از جان عم بدان نازنینان ملکب آسودگی ہزار نالہ
 خاک در عرش گداز بر آید بیت

چشم دارم کہ ہم زوری کم کرمت عذر خواہ من باشد

و چون ایضاً اوضاع و اطوار در خانہ عالی و کلیاست و جزئیات این حدود را سائر
 و دشمنان بدماع پر موصلمہ و کلای ایشان کہ بہت ہمیں خدمت متعین اند متکفل و متعبد
 ہستند و ایضاً تفادے کہ در بعضی اسوالی مذکورہ کہ پیش ازین بالذک فرصت مشہور
 بود الحال در فہمیر خوردہ و ان ایشان مستور است و متعین اگر ساختہ باشد از وہ
 نہ یا از وہ یا از وہ کم و بیش نخواہد بود در آن باب شروع نمی کند و فتوحات تازہ و مسرت
 سببہ اندازہ کہ در مالک بنگ لظہور آمدہ است چہ از جانب شہباز خان کہ بتوفیقات
 ربانی از کور گھاٹ تا در پاسے شہور در سوزہ شہیر و آورده ولایت و جزائر آن صوبہ

را تمام و کمال متصرف شده است و مقهور و منکوب شدن مصائب آن جهات
 خصوصاً عیسایان و برمن اوکشتی خود را در گرداب غم و قناب دریائے شور و چپ
 از طرف وزیرخان و صادق خان که با ملاقات سجانی از شانده و برودان را اولد لیه و آن
 نواحی را به تصرف خود آورده و دست تعدی ظلم و فسق و آن و بار را از زیر پایشان
 کوتاه ساخته بعتل و قلاع را در الامن گردانیدن و چپ در حلقه بندگی و آبدین قلعه
 لوغانی که سرفتنه افغانان آن حدود بوده است و قرستان پس از او خود را
 با پیشکش های لائق و فیلان مست بدرگاہ عالم پناه مصحوب شیخ ابراهیم سیکری دل
 و چپ خبر متواتر مرض الموت محمد حکیم مرزا که دست او بزرگه طلبدان روزگار بوده
 است قطع نظر از تکفل آن طائفه مذکورہ شرح و بسط آنرا با انضمام کماں شہرت فی
 حد فوائد اختیار بنویشتن آنہا نیست کہ سنہ ۱۱۸۵ ہجری رفتہ کہ امثال این انبار مسرت
 آثار از مسافت بعیدہ در اندک مدتی کہ قوای بشری در ایصال آنہا و فانی کند
 ہا و لیائے دولت قاہرہ میرسد و بگر رحمت خدا بر عدا ام عالی مقام محبت
 اطوارے انخلاص آناری نظام الدین احمد تسلیح خان کہ در عرضداشت مفصل فتح ثنائے
 کہ بدرگاہ عرش اشتباہ فرستادہ بود و اظہار انخلاص و بکھتی خود را بکلان ایثان منودہ
 داد و لوازم انصاف دادہ بود و بتالیخ سوم اردی بہشت روز ششم یازدہم ربیع الآخر
 کہ بندگان حضرت در نہایت شگفتگی بودند عرضداشت دیگر ایثان کہ متضمن شرح احوال
 نصرت مال فتح ثنائی بود رسیدہ ہزار تحمین و آخرین فرمودند و مجدد آرد باب انصاف
 مناسب خاصہ و معنی کہ در ہمراہی ایثان خداست پسندیدہ بقدریکم رسانیدہ بودند حکم
 عالی شرف نفاذ یافت و مستعد بیان مہات را در تاخیر و تسولیف مخاطب و معاتب
 ساختہ در انضمام مہام مذکورہ تاکید بلیغ فرمودہ اند امید واری از ورگاہ پروردگاری
 در نہایت وثوق است کہ جمیع مطالب و مقاصد ایثان بر وجہ و لخواہ دوستان

صمیمی میسر و محصل گردد و سبحان الله مبادت صورتی آن مخلصان استنظاری قطع نظر از
 آنکه صورت انواع بر همز و گه و اصناف از روگی شده است و در اقسام استقامت
 انجام بجست تحفه سنده غلیظه المتتام شره مالا کلام بخشیده است اما این متدر
 هست که هر گاه می خواهد که این رساله شوق را اختتام نماید باز از عالم غیب امری
 ظاہری شود که موجب حرف زدن و نوشتن میسر و در وقت شره لباس نیکو
 پوشیده بصورت جمیله ظهور می کند قصه کوتا که شب چهارم اردی بهشت ملاطفه
 که بخدا هم حکمت پند می جایند می بر قلم مشکین رستم نگاشته بودند مطالعه افتاد هر چند
 که از بولع کلام و فحوائی مرام پیدا بود که این معاطفه نامی پیش از ظهور فتح دوم
 که از اجل جلال نسیم الهی بوده است صد دریافتی بواسطه آنکه بعضی مقدمات
 بغایت اغایت همانکاه نوشته بودند و بر سر سخنان علم اندوز بطور رستم
 یافته بود که بظاہر صورت معقولیت آن مخصوص زمان دون و در زمان بنامش فنون نجوم
 و صنوف آلام بخاطر فاتر راه یافت که شرح آن بطور بارها در گذر شرح

نمی شدم بتو ای کاش آشنا هرگز

ای زب و زینت بخش عقل معاش بنظر امعان و تامل در اوائل و عواقب امور
 ملاحظه فرموده بمقتضیات حوصله و ریاضت خود که مرکز ضمیر دورین آن دانش
 آئین سنت عمل نموده بی آنکه نظر بر خارستان این بوستان افتد در مشاهده لطایف
 این زمین و عجائب این گلشن و دریافت فواح و احوال انواع بدائع عنایات الهی خرسند
 مخطوط باید بود و مضائق روزگار را در ساحت عرش مساحت باطن خود جانان
 عمر گریه را که در اسپه میرود و بدل ندارد و خوش گذراند و در شکوه و شکایت که رسم
 مسترسمان روزگار است شریک نشد هر چند میدانند که در وقت تو ذریع خاطر
 و مشاهده احوال پنهان روزگار امثال این مقدمات ناخوش می آید در

مذاقِ اخوانِ این روزگار خصوصاً وقتیکہ اندکے زمانہ درمقامِ فتنج و دلال شدہ
 آزمائشکے می کند بسیار تلخ می نماید و راقمان امثال این مقال را بی در و دانتہ
 مطالعہ این سخنان موجب مزید کلفتِ خاطر می شود و اما چون مسرہن و مبین بست
 کہ آن زبده از باب دولت و اقبال و برگزیده اصحاب فضل و افضال ازین حالت
 بے علاوت بغایت دور و از استماع کلمات نفس الامر یہ مسرود اند ہر آئینہ ابرقائین
 معنی نمود و ہر چند قرار و اداسست کہ راہ مراسلات کہ غالباً شایع عام ست مسدود
 سازد و انگار و ابطل و علنے و ظاہری کہ محض حرف و حکایت مترسمان روزگار
 نباشد نماید با وجود این مقتضای صخر سن و علم از نارسیدن ملاحظہ شریفہ تا تم بسیار
 دست و اوہ بود ہر چند از مکتوبات نامرغوب کہ بجالیئوس الزمان ارسال داشتہ بودند
 ظاہر بود کہ این مخلص ہم یاوشدہ لیکن چہ کند کہ محبت مقتضی عزت ست العاقبت
 بالجیز و النظر

۱۲۔ بخا سخنان

الایا نسیم..... منبتی زخبر و اے صبح کی ہوا تو میرا سلام اس کو پہنچا جس پر میرا دل اور میری جان
 فدا ہے۔ اور یہ کہہ۔ اے یکتائے زمانہ! جب سے تو غالب ہوئے ہیں ڈو باہو ہوں۔ اپنے آنسوؤں
 میں اور جلا ہوا ہوں اپنے سوز عشق سے اور میرے دل کا مقصد سوائے تیرے چہرے کے نہیں ہے
 تیری ملاقات میرا مقصد و اور تیرا وصال میری آرزو ہے ابھی بلانے والا دعا کرنے والا مانگنے والا۔
 مستدعی را تدعا کرنے والا۔ ملزم۔ لازم کرنے والا کتمان بھپانا۔ اختفا بھپنا۔ قاصر البیان۔
 بیان کرنے سے قاصر۔ کوتاہ بیان یسین عشنا..... الغرائفی اگر ہم ملاقات کے زمانے تک جیتے تو اللہ
 ہم جدائی سے زمانے میں جو سمجھتی اٹھ چکے ہیں۔ اس کی شکایت کتے۔ اخلاص مؤاظن۔ کنایہ ہے
 مخلص سے (مؤاظن جمع مؤظن کی۔ وطن اعلم الیقین کسی چیز یا کام کو بکمال یقین اس کی کیفیت اور

ماہیت کیساتھ جاننا کہ اس میں کسی قسم شبہ نہ ہو۔ ہر اسلانت صورتی مظاہری خط و کتابت۔ اصحاب
 پذیر و زستی کہیوالا۔ مجازاً درست۔ محب۔ محبت کہیوالا۔ دوست۔ عیب۔ جائے ابتدا
 مجازاً ذات حق تعالیٰ۔ استعلام۔ آگاہی۔ چاہنا۔ عامی۔ جاہل۔ عام آدمی۔ الامور معذور۔ جسے
 حکم دیا گیا وہ معذور ہے۔ غارہ۔ اُبتہ۔ پاؤں۔ نفس الامری۔ حقیقی۔ جلوات۔ جمع ہے جلوہ کی
 جلوات۔ جمع جلوت کی۔ تنہائی۔ پوشیدگی۔ مرضیہ۔ پسندیدہ۔ ثر و لیدہ۔ مویاں۔ پریشان بالوں والے
 ترویدہ۔ مویاں بے سرو پیا۔ مراد فقر و غنا۔ برہنہ پایاں۔ صحرائے ابتلا۔ مصیبت کے جنگل کے
 ننگے پاؤں والے۔ میزان۔ ترازو۔ احترام۔ بزرگی۔ عزت۔ مفردان۔ نرہنگاہ۔ وعدت۔ مراد عارف
 لوگ جو غیر حق کو بھلا کر مقام و عدت میں تنہا رہتے ہوں۔ بد مع۔ نادور۔ انوکھا۔ اتر اک۔ جمع ترک
 کی۔ بیخ۔ ت۔ یعنی خود ساوہ لباس جمع ترک کی۔ بہادر قوم۔ سپاہی۔ محترفہ۔ پیشہ ور۔ کارگر۔
 قلیل البصاعت۔ کم پونجی والا۔ مفلس۔ اطلال۔ جمع طل کی۔ ویران مکانوں کے کھنڈر۔ مشاہدہ۔ جمع شہد
 کی۔ حاضر ہونے کی جگہ۔ شہادت گاہ۔ سجاوہ۔ جاننا۔ مصطلح عام۔ جمع عام کی۔ دستار۔ ارباب
 سجاوہ و اصحاب عام۔ مراد زہاد و علماء۔ قمار جو۔ کم خیار۔ کہنے کم ظرف نسیر او حار۔
 اطلال۔ درمیان۔ فاصلہ۔ فقدان۔ کم ہونا۔ حاذق۔ دانہ۔ تجربہ کار۔ تشبہ۔ چنگ مارنا۔ پنچ مانا
 محاسبہ۔ حساب لینا۔ جہاں تک (مکن) ہو سکے۔ رویت۔ تامل کرنا۔ احصار۔ شمار
 کرنا۔ تقبیح۔ برائی کرنا۔ سویت و اعتدال۔ برابری عیاؤ با لشد۔ خدا کی پناہ شطریے۔ تھوڑا سا
 اخلاق ناصری۔ خواجہ نصیر الدین محقق طوسی کی کتاب کا نام۔ اخلاق جلالی۔ ملا جلال الدین دوانی
 کی کتاب کا نام۔ اہل خبرت۔ آگاہ۔ دانہ سواد۔ قابلیت۔ استعلاج۔ علاج طلب کرنا۔ مفقود الہد
 وہ جس کا بدل کھویا ہو اور معدوم العوض۔ وہ جس کا عوض نہ ہو۔ زخارف۔ جمع زخرف کی۔ بناوٹ
 ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ ننگ۔ ابرو۔ ناموس۔ عزت۔ انجارج۔ ضرورت پوری کرنا۔ در۔ جمع در کی۔ موتی
 لالی۔ جمع لولو کی۔ موتی۔ شکستہ بال ٹوٹے ہوئے پردوں والا۔ شکستہ خاطر۔ نفس ناطقہ۔ قوت لطف
 و اور اک۔ باصطلاح حکما روح اور جان۔ مثلاً کم۔ رنجیدہ۔ مقصومی۔ انتہا۔ منظمہ۔ جائے ظن۔ مراد گمان

صافی وہ کپڑا جس میں شراب چھانتے ہیں سوا بق۔ جمع سابقہ کی تڑھات سپودہ باتیں۔ فانی
پہنچنے والا۔ دمہ۔ ایک گیدڑ جس کا قصہ انوار سہلی میں ہے۔ جبرست۔ دانتوں کا بچنا۔ برست
مغزور اور وہی شخص۔ واسیہ۔ مصیبت۔ حادثہ۔ یہاں اصف خان مراد ہے جس کو خانخانان
ابوالفضل و عزیزہ دمہ کہا کرتے تھے۔ مطارحان۔ باتیں خوشامدیں۔

قطعه

الایانیم البصیح بلغ تحیستی الی من سندہ نوادی و نہیتی
و مثل یا وجید الدہر مدغبت اننی غزلی حریق فی دموعی و لوعتی
فلیس قلبی عزیز و ہیک مقصد لقارک مقصودی و وصلک مننتی
ہر چند برین مے شوم کہ از شوق و محبت کہ داعی عقل و مستدعی حال ملتزم کتمان و
موجب اتفاست حمدی نگویم و زبان قاصر البیان و قلم و زبان راتر جمالی لفرمایم اما چہ
کنم کہ بیتا بانہ سر میزند شعر لدن عشنا الی زمن التلک فی لاشکو ما اقا سے فی الفراقی

قطعه

گہر نشا رکند بر سر زبان چشمم مرا چو نام شریف تو بر زبان آید
بجست و جوب خبر جانم از در چہ گویش زمان زمان بسر راہ کار و ان آید
و آنکہ سابقا کلیمہ چند ہم ازین مقولہ در باب ملاطفہ گرامی و عرفیہ خود مرقوم ساختہ
استدعائے ترک تصدیح نموده بود و حاشاکہ در حواشی آن قصداً بر از گلہ را مدخلی باشد
یا قلم مشکین رقم از مکامن باطن اخلاص موطن اجازت شکوہ ہمیدہ باشد ہر گاہ خود لعلیم التیقین
سید اند کہ مراسلات صودی شعاریت سر سمان روزگار شدہ است و ضمیرہ آن
کثرت مشاغل جسمانی ست چہ گنجائش گلہ دار و عجب کہ خوش طبعی کہ بخاطر شریف
اخوت پناہی استظہاری مسیح انفاسی رسیدہ است بصورت فقر و غمیر
اصابت پذیر آن محبان اعتقاد می جلوہ نموده از راہ گرم باعث معذرت شدہ

است آنکه در باب معرفت واجب تعالی و مطالعه کتب که به مبدأ نسبت آشنائی
بخشد استعلام نموده بودند اگر چه فی الحقیقت این بمنزله استعلام از جاهل و استفهام از
عامیست اما بموجب المأمور معذورانه فهمیدگیهای خود بینگار و اصل کار آنست که
بساعی جمیده و الطاف علیله آشنائی بهم رساند که اگر حقیقت خداشناسی که با تفاق ملکی و نخل
حصول آن غایزه و شواری بر روی دار و خاطر نشان سازد و بار می اگر این کس سمتی نفس الامری
داشته باشد در حلوات و اگر آن حالت عالی مرتبت مفقود باشد در خلوات عیوب
نفس را بسما عیوبی که بوسیله فزط تکرار مشاهده احوال اجباری بنی نوع از اخلاق حمیده و
افعال مرضیه اعتماد دارد و بسامع برساند و این طائفه تعلیم را در زمره ژولیده مویان بی
سرو پا برهنه پایان صحرائی ابتلا که نظر علیل آنسار را اعتبار نمی نهند و بمیزان احترام نمی سجد
طلبند و اگر در نشاء کثرت که با ده غفلت است طلب این مفردان نزد بهنگاه وحدت
لعبید و بدیع می نموده باشد نشان این بزرگواران را در سپاه بیان ساده اتراک و در محترقه
قبیل البشاعت که به امیر علی شیران روزگار نسبتی نداشته باشند باید جست چه از
اطلال دیار این بی غانمان در محاسن و مشاهدات باب سجاده و اصحاب عمائم
اثر نیست

رباعی

حباتا بقمار خانه رندے چندند با مردم کم عیار کم پیوندند
رندے چندند کس نداند چندند بر نسید و نقد هر دو عالم خندند
و اگر در خلال احوال ملای دست دهد اندر بگذرنا یافت این یافتها بعد از
تقدیم شراب طلب یا بیماری و افسردگی رو نماید در وقت افاقت و شعور از ممر
فقدان طلب این طیبیان حاذق و غمگساران صادق لاجرم دست تثبیت با ذیال
محاسبه احوال خود نمود و هماکن محاسن و مقاصح خود را بوسید و شکر و رویت خود احصار

نموده تحسین و بیح نفس خود مطابق آن از روی سبوت و اعتدال فرموده اگر عیاداً باشد
 که بین هم پیشتر نشود و بالضرورت شرطی از عمر گرامی را بهر وضعی که باشد از دست زمانه بر
 بهانه استخوان نموده صرف مطالعه کتب اخلاق که مقصود بالذات جمع علوم است
 نمود اگر چه کتب قدیم در روزگار مانا یافتند است بای حال مطالعه اخلاق ناعمری
 و جالبی مشغول شد اگر چه پیش اهل نبرست انیمینی چندانی اعتبار ندارد و بعینه بحال طالعلمی می
 ماند که سواد روشن هم تیز و ادب آنگه تجربه کند و روشش آنرا از طبیب عاقل و اند
 مطالعه کتب طبی نموده در مقام استعلاج مرضی شود اما بای حال بهتر از آنست که نقد
 زندگانی که مقصود البذل و معدوم العوض است صرف در تحصیل سایر علوم که
 فی الحقیقه از اسباب تحصیل علم اخلاق اندک آید نکیف که عمر عزیز در تصور و جمیع زخارف
 و نیت و تراست ننگ و تا مرس این عالم فانی که در معنی عمده بی ناموسیا و زبده
 بی نگی است دار و آنکه در باب الخراج مقاصد و احتفائے در روئالے عرض داشت
 در از نگاشته بود و المنة شد که اکثر آن موافق اراده آمد و آنکه از روی التفات از احوال این
 شکسته بال پریده بودند بحسب تقدیر اجل سپرد روز مهلت داده است اگر اراده از وی
 آنست که این کس در مسالک نفس الامر به سلوک خواهد کرد و خود شد الحمد و الا باعث مزید
 توجرع باطن شده است و الحمد لله که نفس ناطقه از آلام بدنی که در مدت سه ماه متالم
 بوده است تخفیف یافته درین ولا عبارت نشد موافق بار خدای در آمد بعینه نوشته میشود و
 اکنون غایت قصود الایمنه است بر آنست که بقیه دروس که در ساعت گشت ان است
 اگر چه منظره و اتم بوده باشد چنان سلفی سوانقی اوقات بمرعه و سوا بر خاک نکند رخنه
 نشود آنکه مقتضای کمال عقیدت و اخلاص از روی در پی و تجربه و کمال دان باضمائم شریف
 دیگر نموده بودند در برابر آن پدید که لایق باشد الله تعالی بر جمیع تقیات رساند و بسا
 مقاصد صوری و حسی فائز گردانند و اینها است که در معنی از نومیه است در خان

دو بیہا و نیک ذاتیہا و یاد فر و شہا کے برادر آہلے دانش پناہے حکمت و شگاہے
 ادام اللہ کمالہ و ادام لنا وصالہ و جہت و برست بر آمدن و منہ کہ در نیولا اور مخاطبات
 دوستان صمیمے تعبیر از وعباس دوس میرود و مخادعات و اہیہ اونوسید و بعضے از
 اوقات را اور مذاکرات عرفیہ و مطارعات عامیہ صرف نماید اما وقت مساعدت نمود
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر وقت وفا کند و موافق نباشد و دفعہ تحقیق احوال را بشرح و بسط خواهد
 نوشت زیادہ چہ نویسید

۱۳۔ مخاخنانان

رتنگ۔ دائرہ بے پایاں۔ کناہ از آسمان۔ نشانیں۔ دونوں جہان۔ تقاعد۔ سستی کا ہی۔ کسی کام
 کے کرنے سے رک جانا۔ فتور۔ سستی۔ ہوا جس نفسانی۔ خطرات نفسانی۔ رصد گاہ۔ جہاں ہوا اگر
 سے محمول لیتے ہیں عشر۔ دسواں حصہ تجر و گزین۔ تارک الدنیو بارگاہ تعلق۔ دنیا سبک و ح سے
 تکلف آدمی سنس مکہ پیمانہ عنصری۔ بریز گشت۔ مر گیا۔ سترگ۔ بڑا بزرگ۔ کامروانی۔ کامیابی
 انبسام۔ تسم۔ شگفتگی۔ ذی۔ لباس۔ در نقاب۔ احتجاب کشید۔ مر گیا۔ فطرت۔ آفرینش۔ غول
 جھلاوہ۔ کر گس۔ گدھ۔ دانش پڑوہ عقلمند۔ دیوسرا۔ دیو کا گھر۔ حلقہ قیمتی لباس۔ نیم کارہ۔ ناقص
 علیہ نیم کارہ۔ مرد جسم ناقص۔ شورستان۔ دلی جو ش و خروش۔ کشیدم۔ میں نے عتاب کیا۔ بر طرح اندامتی
 تسے چھوڑ دیا۔ دشمن کا ہی۔ کام کا دشمن کی خواہش کے مطابق ہونا۔ مضی یا مضی۔ جو کچھ گزرا جو ہوا
 سو ہوا۔ دل نہاد مستند

رباعی

در گردش ابن دائرہ بے پایاں
 بر خورداری و فخر مردم راوان
 یا با خبری از خود و از بہر کہ بود
 یا بیخبرے از خود از بہر و و جہان

اللہ تعالیٰ اور ہرچہ بہبود نشا تین باشد و اور درین مدت کہ نگارش نام و کجی ترقی و تقاعد داشت نہ
 آن بود کہ در تو ہنگامہ خیر اندیشی این کس عبادت سے بلند شدہ باشد چہ در آن باب اعراض این جہان
 ناپائدار کہ خواہن عتد و گان غفلت است منظور نمود و نیز در گلشن سرائے دوستی بے طراوتی راہ
 نیافت چہ آن بر ہوا جس نصانے اساس نیافت از روی امیدگی و دریافت تجربگی
 مہل نشاندہ ام

قطعه

دل بر صد گاہ و ہریش بہا گوہرے ست و غل ابد عشر آن فیض ازل کان او
 شمر از سر دل حاصل خاقا نیست کہ سر آن شمر خاست جہنیش ایمان او
 حاشاکہ بر زبان چہ رے رود کہ در دل نباشد ظاہر اور مراتب آشنائی و دریافتہ باشد کہ از
 مہادی صبح تمیز این کس از کہ وہ شجر سو گز نیان بود و از صحبت جہان بیان دل سر و افسردہ خاطر چون بسوز
 آسمانے بہار گاہ تعلق و رانداز آنجا کہ آن خوبی شدہ بود درین ہنگامہ دوستی و امداد اہسان
 حال را غارہ چہرہ خود ساختہ بکنج خاموشی و امن کشیدہ میداشت ہر چند جہان بیان و آشنائی
 و مصداق لطف سے انکھنند این کس تنفر میکرد و درین قافلہ بزرگ و کس تنگاپوش سخت
 من شوریدہ و رمیدہ را بدام دوستے کشیدند تختین بر اور فطرت کہ آہنگ رستن از قید طبیعت و آ
 حکیم سبک و کشا و پیشانی فراخ و انشا بوافتح اور پیمانہ معنصری لبریز گشت و موسم آن گوہر سعادت
 غشی کہ نسوہ مکارم اخلاق را قابلی ست سترگ و در زمان گویائی بزبان خاموشی تخم کجی و صداقت
 را در زمین دل این حیران مشکل لپد و شورار گزین کشا و رزے نمودند چند گاہ کہ گام فراخ در کامروائی
 زوند و زمانہ اقبام متابعت نمود بعضی سخنان حقیقت آموز کہ بر مذاق زمان ملخ آید اگر شورش
 اوروی باز عنان دل گرفتہ طلبگاری فرمودی و درین چند گاہ بوی از آن معنی بنام و دریاب
 راست ہم زرد باوہ خوردن و مستی کردن بدین نیست آنرا از نتایج باوہ آشنائی و نیاندیشیدہ

ہمت و راہ میں ایشان بستہ دارد اما بلسا ہر خود را از نشستن باز آورد و چہ راہ و رستی گذارند
 بلوچہ مدارا نشاید چگونہ و زخور باشد و گیر اگر در حقیقت از گروہ تعلیق ان بودے ناگز چہین
 کہ دے لیکن ہمان طور کہ از باب تقلید بنی ہر گروہی در آمدہ بازار عشرت را گرم در مذاہن
 طلیسان کثرت بر دوش وحدت دارد و بقدر توانائی و در لوازم آن کے کوشد چون اتنا
 این فن نیست تا پار لوازم آن متروک میشود و خصوصاً درین ولایت ہر اور صورتی و معنوی شیخ
 ابو الفیض فیضی روی در نقاب اجتاب کشید تا رو پود این سراز تعلق روی در پردگی
 نہا و افسردگی ذاتی و رسیدگی اعلیٰ در بر آمدہ گویم چہ رفت شیشہ ناموس فطرت بونگ
 افتاد من کہ با خود یقین آن داشتیم کہ ہمیشہ بہار تسلیم خورد باشم بے صبوری پر وہ کار
 دیدہ آمد

نظم

مرا این غول نفس ویو کردار
 کند ازین باویہ تا کار و انم
 داستان من در از دست بگفتن و تو شستن راست نیاید تا بنمیدن چہ رسد عواطف
 شہر یار و انش پڑوہ قدر و ان من آری گے را نشین از سر آن جہانی باز داشتہ سخوامی
 سخوامی در گروہ تعلیق ان آورد

ریاضی

کہ باشد کہ نہیں نفس پر و ازم
 این ویو سرے استخوانے تن را
 در باغ آگہی آشیانے سازم
 در پیش سگان ووزخی اندازم
 در کار گہ کسای حق لطف ازم
 درین شورستان ضمیر کہ عربدہ با خود داشتہ باشم و سر از خود باز گرفتہ بودم کجا و دست

آنکہ سخن سردایم و حرف گویم و محبت افزایم یا مدارا کنم و رین کار بودم کہ بعد از سہ ماہ
 کسرے محمود خان رسید و کار ساختہ شدہ آسان صورت یافتہ را چنان و شمار نقل کرد و آنچه
 لوازم خیر خواہی و دوستی باشد مساعی جمید نمود و چون حقائق احوال آنجا سے از قرار واقع خاطر
 نشان در گاہ مقدس شد از آنچه ہر بارہ از جانب ایشان گفت و شنود کہ سے و بہلے گران
 فرختمی شرمندگی کشید و چہرہ نہ کشد کہ شمار از مخلصان بیکتاد است و داناندہ بود برائے
 چہ کار باینجا کشید کہ عتاب صوری و محضی رسید چون خود کہ وہ بودم بر دیدہ و دل کشیدم سے
 و انم کہ جملعتے صحبت ساز چنین نزد و غا با غنڈ و شاہزادہ از شراب جوانے و بزرگے راہ مدارا
 زلفت عقل و فونون تو امی و انامی بکنا چہ شد چہ بر خود لرزیدے و از بار گران کلانے عاریتے
 و رپایہ پندار ماندے چہ قدر کار بود کہ توجیہ اولمی شد و دل شاہزادہ را برای خاطر صاحب خمو
 چہرہ بدست نیادردے و بعد از آنکہ درین مدت سہ سال از بدستی سخن نشنودے و خوراہ
 راست گذاشتے ہنوز راہ راست نمیگیرے میخو اہم کہ بچو شتم و ہزار و شنام و ہم و دل خود را
 خالی کنم اما زبان جوہریت شریف ہزار حیث کہ بد شنام آلودہ گرد و گرفتہ کہ ابلہ بودی و عقل
 ندانستے اخلاص کجا شد و آن ہمہ حرف فدویت چہ شد چہ کار را بر طرح انداختے تا آچنان
 شد کہ شد سو گند خوردن اگر پیش شناسائی این حیران انجن ہستے گناہ نیو سے ہزار شتم خوردے
 کہ ماتم این کار شرک بود با این ہمہ دشمن کامیہا کہ بہانیاں چہ دشمنان و چہ دوستان زمانہ کردند از
 آنجا کہ اورا فہمیدہ بودم و یقین میداستم کہ اگر ویوانہ دست باشد بدیدن من ہوش یار گرد و
 و سخن من کار گر آید مکر را رخصت از در گاہ طلبیدم کہ کنون بمقتضائے بشریت گذشت
 آنچه گذشت رفتہ و راندک فرصت بزم محبت گرم ساز و و چنان ہمت گمار و کہ خانانان
 از مصلحت دید شاہزادہ بیرون نرود و خدمت ایشان را از سمیم دل بقدم رساند سو مند
 نیامد با اینکہ ورین عرض ہم مختار تب ساختند اما در دل اثر نکرد و بہرہمان عقیدہ خود بودم
 مغلے ما مغلے اصلاح این خیر خواہ حقیقی آنست کہ پاس و غمے خود نمودہ خاطر مقدس را از

گوانے برماند کہ آن حضرت از ایشان آن چشم داشتند و دارند که از این فرزند خود نداشته
 باشند اکنون التماس طلبیدن بر طرف سازند و از بزرگی بکیوشده ول نہا و آن خدمت
 شود بالعرض اگر حضرت طلبند ہم مناسب آنست کہ التماس خدمت نمایند فکیف کہ خاطر
 مقتدر آنند نخواهد کہ این خدمت از پیش ایشان شود و اگر فی الواقع آمدن مر مناسب
 میدانند معروض دارند تا وسیله کوشش من بار دیگر شود من کجا و سر این کار کجا لیکن ہر گاہ ہمت
 آنست کہ بار خاطر اشرف را بر و از ہزار شکر کہ بآورد در تصرف ماند و این را از آثار توجہ ایشان
 میدانم و آن بار تخفیف یافت امید کہ بالکل بر طرف گردد و بدذاتان خوشے کنند و غم گرانند اگر
 در جواہر شناسی بکد و جا غلط کردنی در ہمیدگی خود بد گمان شدنی میدانم کہ اینہا عارضی است
 بر و امن قدم حقیقہ گویانے نشیند

قطعه

عاشق آن نیست کہ ہوئیصال نقد جان را بدستان بخشد
 عاشق آنست کہ بتسک مراد ہر چو ہستست را نگان بخشد
 و وجہان را و شاخ گل و اند دستہ بند و شمشیران بخشد
 سخن بسیار و وقت اندک و زلف لعل و دل تجرد و گزین بہین بیت الفت اینما یوم
 ترا دیدہ بیت اول ہوشیار ز خود از ہمہ بیشتر شرم دار

۱۲۔ مخا نخانان

عالم عصری و نیا بناہ۔ بناہت۔ شان عزت قطرہ۔ پانی کی بوند۔ و وڈ کر چلنا اگر یہاں
 فطرت ہو تو زیادہ مناسب ہوگا قرطاس۔ کاغذ میظنون۔ گمان کیا ہوا ممتد۔ دراز۔ ویرینہ

حلیت الائمہ اس کی نعمتیں بزرگ ہیں۔ متعارف است۔ طرز و روش بالفضول۔ سبب ہو وہ ناروالی
 پہلین نہ ہونا۔ بد پہنی بد ساری کی۔ متواری۔ پوشیدہ ہونے والا۔ مجر اجاری۔ متغایوب۔ لب میں متروی
 گوشہ نشین۔ خدایع۔ حج خدیج کی۔ کفریب نکوش۔ برای ہینجار طریقہ۔ احیاء است امام
 عزالی کی کتاب احیاء العلوم ہر اوسے اللہ میں و باقی ہوسے اللہ کافی ہے اور باقی ہوسے ہوسے

(۱۴) سخا سخا نال

نظم

اندر میان جمع چو همان ست آن یکے یکے بیان نحو انش کہ جهانست آن یکے
 سو گند منجورم بمجال و کمال او کہ چشم خویش ہم بہانست آن یکے
 ول جمع میند ز صفاتش و لے نمش زیرا درون ز شرح و بیانست آن یکے

ایزد جهان بخش جهان آفرین مراد است۔ ان خلاصہ مرادان الہمیت بہ آراد و بزودی کامہای
 صورتی را بر آورد و در تحصیل مقاصد معنی سرگرم گردانا و امروز کہ آن آرام و دست
 عیش گزین را بحسب سر نوشت آسمانی کہ در عالم عنصری سبب آن مخالفت لے
 روشن خیر خواہان حقیقی باشد یا آرزوے تباہ ہرمان معاملہ نافرمان کہ دن نیک استرا را از پریش
 قدم ہار باز و آفتہ شیر بختہ را پیش نہا و بہت عالی گردانیدند یا بسبب و بگر آن نیک ذات
 خوش نیت را محنت تر و دوشدست قطرہ نزع خاطر و نشئت باطن بسیار باشد چگونہ ول وانا
 بعقل دور اندیش رخصت میدہ کہ داستان گلہ مندی را کہ در قوطاس نامہ ہائے گذشتہ ایمانی
 بدین رفتہ است شرح و ہد و وجوہ این را خاطر نشان مخاطب تصدیق و مناسباً اگر چہ بہا و تر
 خاطر پاک این نیاز مند کہ بسر بہ کر وہ منست و بشارت بجز و گذشتہ بیان کہ تصنع کہ درست نیت
 آہہ مظلون این کس ست نزدیک رسیدہ کہ خاطر نشانی ان گلہ ستہ بمعنوی از ہر بخت
 کہ درین زمانہ متدویدہ است یکبارگی آسائش یابد و در عشرت و کامرانی و مسرت و بہجت
 افتد و سر خوشی گوانے و راز عمر صدہ ہر دم درست و تدبیر صدایب و حسن نگاہی و ثبات قدم

مقدم افروز بزم افزای صورت و معنوی راز بارگاه آلبی جلالت آلاوه عطا شود و درین صورت آنچه
 از کوری فرط محبت و معامله شناسی رحمت از نزهتگاه دل به شورستان کاغذ آورده او لائق
 خود را که بقصد اوزی محبت بیدار که نشانه رضامندی و اوست از حب و بغض دوست
 دشمن آنکه امیدویاس نمی شود و در اینها باطن مخاطب خود را که موطن هزار اندیشه است و از اختلاف
 جهور نام دوید ملائحت ایشان کمال بسکی و رانجا بازار کسا و دار و از محبت قیصر بیان دوست
 و دشمن که اعتماد را شاید کم بدست است افتد لیکن از حسن طبیعت و لطف سرسیرت خوبی هر دو طائف
 را و خیریت آنها را با تکلیف و زور نیکه ارد و در عین کمال مشاغل که افتراق و اتیاز میان خیر و شر گم
 نشود تا تفاوت نهادن در خیر یا در شر و کجا امید داشته آید در شورش انداخته بود اگر در ایض
 این گوشه گنجایش دارد و در این کار و انان به شناسی وقت مطعون نخواهد بود لیکن آن
 شکره از آن قسم نبود که محبت که ایشان درین کس فهمیده باشد یا محبت که نیک بستان زمانه
 دور است که در این روزگار شیم داشته باشد مخالفتی داشته باشد تا در از آن سعی نماید لیکن
 چون دوستی این کس از منتهای ناست نیک بستان زمانه فرازگ افتاده خواهی چند بخاطر بوالفضول
 راه بیاید که از ناروایی آن آزرده خاطر بشود

گر خواهی کنی دل شیرا مرچه جسم عشق سست و صد هزار تقاضا مرچه جسم
 یقین آن و دور بین باشد که درین تضرع بکار نه برده ام آنجا که روز بازار مردمی سست و کتایع
 دوستی رواج دارد از پیش خود شرمند نیستیم و خوبی خجالت بر چین ندارم و نظر عالم و عالیمان
 امروز نزدیک ایشان کشی را نمیدانم و غبار می در خاطر همیشه بهار من نیست و نخواهد بود و چرا باشد
 ترازد می انصاف بدست داشتن و غبار آلوده این دشت پر وحشت شدن شعار عبده جویان
 ملک نامی شناسی ست عاشقانم عاشقا آنجا که اسم مردمی و نام اهل بیت باشد امثال این امود پیر امون آن
 مرد بوم تراند گشت چه جای آنکه کار از آن گذشته باشد که شرح آنرا و اثبات آن را بگردار میگزارد و مدام
 که از مبادی احوال تا حال چنانچه آن بزرگ زمانه در خیریت واقعی افزایش دارند در محبت این

چیران و لبستان و انش افزونی دارد و درین روز بازار خود فروشان اگر شرم از خود نداشتند و در
 چند واقع از یار فروشها و کوششها و دلسوزیها و باجهانیان برای برآمدن کار آن در اتاقل و سپهران
 بسیار رفتن از مضرت خود نماندند و از هزار یکی و از بسیار اندکی نوشتی اما چه کنم که مراد پدید آید
 دل هوشیار بخالت خود نماند که ازین باب در بازار راجع این جهان که اگر دروغی گفته آید
 مشتریان معامله و ان بهای گران میخرند حرفی زنده هر چند طعم که شناسائی مزاج زمانه است میگوید
 که دوست نداری که شرح احوال تر ابد و تدار تو گوید و نیکو کار خیر اندیش در نقاب احتجاب
 و در کج دولت متواریست تا ببعرضانه آنچه بیند و گوید و روزگار معاونت و انانرا معاون چیرا
 در پرده شرمندگی خود فروماند و حرف سرانی نمیکند خاصه وقتیکه اصحاب شرافت و از باب افترا و
 احباب حسد و روان بودند و برای هزار نیت بد نیک را بد و احمی نموده باشند و دوست معامله نماند
 پذیرا باشد لیکن حکم که مرا معامله با فطرت افتاده طبعتم را قدری پیش فطرتم پدید نیست سبحان الله
 من و حشی صحرائی را پای بند مدینه ساختن و در چنین گفتگو انداختن چه حکمت است تا گزیده روزگار را
 چندین تصدیح خود داده کاغذ سیاه باید کرد و چندین سخن را باید نوشت اما چه توان کرد لباسی که از
 کارخانه تقدیر باین کس عطا شده است ناگزیر لوازم این لباس بجا آوردن و شکر این لباس کردن
 اساس ضمانندی را استحکام داد و است پس همان بهتر که ازین دای حسنی چند گفته آید ولی بهتر
 است که توجه و التفات ظاهری و باطنی بندگان خلافت پناهی زیاده از آنست که باین نامها
 کرده آید و خدمات و ترودات پسندیده ایشان همه مجراست و چگونه مجراست و جمیع امر او منصب
 که خدمات ایشان را بشری لائق مکرر نوشته اند هر دو موضع خود جای کرده است و عنقریب آثار آن
 عائد روزگار ایشان میشود و کشتیهای جنگی حکم شده که در هر دیار موجوده سازند بزرودی بر انجام بیاید
 و قوی و لوازم آن متعاقب خواهد آمد اما یک لحظه از خود غافل تصور نفرمایند چه گنجایش این جهان
 و دولتخان را سفارشهای خوب کرده شد انشاء الله تعالی بمقاصد خود برسد اولیائی دولت از اطراف
 ممالک محروسه فتحنا بها فرستاده بود و مراحم خسروانه شده اند امید که عنقریب ایشان نیز این کار عظیم را

با اهتمام رسانیده کامیاب صورت و معنی شوند از احوال کثیر الاختلال خود چه نوسید که از کثرت
 مشاغل و فرط جهانت خدیو عالم فرصت آن نیست که بان یادی علی الاطلاق از سخنان قدسیه نفس الامر
 گفته شود و چنانچه در خانه در بود و بوس عرض چنان فرود رفت اندک که اگر احیاناً حرفی از معدن سخنانیت
 گفته آید چندان ناخوشی و دیده میشد که خاطر که طلبکار التیام و انتظام و خیریت مردم است آن قدر
 نداشت بهم میرساند که بگفت در گنج بد رویشان مندر بیان کم صحبت روی میدهد چه اگر نظایر میرود
 از شور و شوق وقت ایشان تیره میشود و اگر نه با شکر با چنانچه عادت است رفته میشود صاحب یا میفرماید
 حاضر نمی بایند بقدر گرافی میشود و در باب غرض وقت یافته این سخن را وسیله چندین باطل میگردد و انند نیکدانی
 و خوب سیرتی مردم اینجا منحصر در برادر گرافی حکیم تمام است که اکثر اوقات بدیدن او خرمند هم اگر چه
 آن عزیز در مشاغل چنان فرود رفت است که گاهی حرفی از خدای تعالی و حقیقت کار گفته آید و نکند پیش
 بید بگرده این نفس اماره را شجاری پیدا کرده شود از فیله اسب و سایر اسباب و نیوی مسرت
 درم که زمانی شگفتی میکند اینده باشم برادر گرافی حکیم ابو الفتح را هم کرده باشم و از شما جدا گشته خیال باید
 کرد که بر در معالجه هم این بیچاره چه میکند و سه

از حال خود آنگه نیم است بپندروا هم که تو هر که بخاطر بگذری شکم زو مان بگذر و

ای میباشند آگاه دل امروز که از صورت ایشان در کتابها است و مکرراً از فرط خیر خواهی نوشته ام که درین
 حاضر نام و چنانچه نام و نشانها مطالعه فرمایند عرض آنست که هنگام گفتگو بر آن اساس مانند اما پیوسته تنها
 بحاجت احوال خود و کتب اخلاق علی الخصوص نصف اخیر احیاء اشتغال نمایند که نفس اماره و کسب
 است مبادا فرصت یافته کاری بر آید خود سر انجام نماید که علاج آن دشوار باشد و پیوسته در جوانی
 او میان بیغرض کم خوش آمدگویی باشند آن نفس که است که بگوید که بمن بعد از این حاضر نموده نگذارید که ناشی
 در غضب و غفلت ظهور آید اما این قدر نوشتش و گفتن ضروریست که امثال این مردم را اینچنانست باشند
 که در خلوات حرفی چند از راستی توانند گفت زینهار از اثر چرب بانان که بچرب بانی کفایت و دلخواهی
 خود و مانوده هزار تنباه سر بر آید بینا بدلیل دولت را وقت کم و کار بسیار و خوش آمدگویی و ان

و سہیان راست گونا پید و بد ذائقان خود دوست از مگس و مور زیادہ پس مہوش باید بود تا کار ساخت
شود و زیادہ چہ نوید باشد پس و مالتقی ہوس۔

(۱۵) بخاختانان قلمی

قلمی شد لکھا گیا۔ ہندی۔ ہدایت پایا ہوا۔ دیدہ وری۔ دور بینی۔ اہتدار ہدایت پانا۔ استلام۔ بوسہ
و سہار عروۃ الوثقی۔ مضبوط دستہ۔ مضبوط سہارا۔ پشت گرمی۔ مدد ساوہ لوح بے وقوف۔ مبدع
آپ کسی چیز کو اپنے دل میں پیدا کرنے والا ہے مادہ بنانے والا خالق۔ باب تخر و تارک الدنیا خسران
خسارہ۔ گھانا منفع۔ و حکمی خدمت فروش خدمت کو ظاہر کرنے والا۔ منجیات۔ جمع منج کی۔ سبز مکھی
جو گوشت میں گر کر کپڑے ڈال دیتی ہے یہاں۔ مراد بیماریاں۔ مہاکات۔ ہلاک کرنے والی چیزیں۔
گو۔ گرٹھا۔

رقیب والا اور دریافت و بوی اہلیت و مروے بمشام جان رسید اللہ تعالیٰ بمقاصد
صوری و معنوی رسانا دو آنچہ در باب رہنموی بہبود و نشاتین ایمانی رفتہ بود ای ہوشمند ہندی نشدہ در
ہدایت زون دیدہ وری را بکوری فروختن و ناپیانی را بروورینی گزیدست من کجا و دار الامن
ابتدا کجا تا و عشرت سرے ہدایت خرامی چندا و میانہ تو انہم کرد لیکن چون طلب و تیش باطن صادق
واندیشہ ضمیر بخیریت کو بنین مقرون بود تا ہدایت الہیہ این سرگشتہ را او یے حمل را دستگیری نمودہ
بشہرستان اہلیت یعنی باسلام عقبہ خلیفہ زمان و پیشوائے بہان آورد و بخت دوستی بجا آوردہ
بعروۃ الوثقی ارادت این خدیو صورت و معنی و مقت۔ ائی ظاہر و باطن سائند و قائم دولت تفقہ نمودہ
من ناپنار امرہ تحقیق و چشم کشیدہ دیدہ و ورین کرامت کرد تا بہ پشت گرمی آن از تعلقات
صوری و معنوی کہ حجاب جو یاکے مقصود دست بیرون آورد تا ورسپ پر وہ کثرت جمال وحدت
بنظر درآمد و جمال جہان آرائی این خلیفہ وقت کہ در نقاب کثرت حجاب سلامت و در نظر سادہ
لوسان ظاہر بین و نگار ناظران کجہان محتمی بود مشہور خاطر حق پرست گشت این بیراہیہ براہ افتاد

امید که سر رشته مقصود بدست افتد و مہندی گرو و کونون بعضی از نہمید گیہائی خود را کہ برکت صدق
 ارادت روشنی افزائی خاطر تیرہ من گشتہ است بآن پر اورینو لید امید کہ این داستان را از خوش
 گوئی و سخن آرائی بیرون دانستہ و در خاطر جہلے و ہندے بر اور باران رحمت الہی فرودان
 بہمہ جاو بہمہ کس فراریدہ است لیکن مبدع جہان آراے سر این را بجہت مصالح از نظر مختفی و آ
 اکنون اول پایہ اہلیت آنست کہ باطبقات انام طرح آشتی انداختہ بساط صلح گسترد کہ سچکس و آ
 زیان و نیوی اختیار نکند ضرر اخروی چون خواهد گزید پس ہمانا ہر کہ راہ باطل رود و ہمتا بہ کوری
 باشد کہ در شرب تار و در چاہی افتد سالکان طریق اہلیت را بجز رحم بر آنکس چہ تواند بود و دوم نجات
 ہر طالبغہ و سعادت ہر گروہی و در وضعی معین نہادہ انداز باب تجربہ و ابر یا صفت و اصحاب تعلق
 را بعدالت و شرح مراتب این بسیارست و مجمل این را بہ یقین شناسد کہ نجات سپاہیان نصرت
 شعار و غازیان حقیقت آثار و اخلاص صاحب خودست ہر چند کہ آن ولی نعمت از اہل
 ظاہر باشد نہ کہ در عبادت بدنی و مالی کہ آن سرمایہ تجارت دیگران ست سرگرم باشد بلکہ خوبی
 آن از جہت انتظام عوام ست جمع از مخلصان کوتاہ بین را درین راہ خطائی افتد و کارشان ازین
 جہت ہر روز زیون تر شود و آن آنست کہ پیوستہ نظر بر اخلاص خود داشته باشد و چون
 این حالت در مردم کمتر یا بندوست نوازش و افتخار بر سر دوش خود نہند و صاحبان چون مشتوقان
 حقیقی اند استغلا لازم آن خصوصاً کہ عاشقان راست اندیش بسیار باشند بی نیائے ایشان
 افزون خواهد بود ازین جہت کہ نہ حوصلہ با بخیال تباہ افتند کہ نگار صاحب نمیرسد یا اخلاص را اثر
 نیست و اندیشہ ہامی نا درست و آشنایان نامعا ملہ فہم خوش آمد گوی ضمیرہ فساد شان گشتہ عنقریب
 در گو خسران در مانند پس باید کہ باقصای مراتب اخلاص مشرف گشتہ مقصود خود را در رضائے
 صاحب محو سازند نہ کہ مجبہ و اندیشہ اخلاص یا زون شمشیرے تا منقح ہزار نخوت در سر انداختہ
 در مقام خواہشہائے گوناگون شوند سوم در اظہار حق و کار سازی ولی نعمت دوستی و دشمنی منظور
 ندارند بلکہ اگر با کسی پد کشی در میان باشد و آن شخص بکار صاحب می آمدہ باشد این را بجا طر

نیاورده در رواج کار دشمن خود باشد و اگر نه او در مقصود خود او را از اهل بیت چه پیره چهارم خد
 فروش و اخلاص افشاکن نباشد که بعثت مشک پنهان نتوان کرد و اگر فی الواقع از فروغ صدق
 روشنائی عوار و لظهور خواهد شد تاقت و گویا هر نشود مخلصی دیگر است و سوداگری دیگر گوهر اخلاص بسیار
 اگر همه عالم را در برابر احسان دهند لعل را بخزف فروخته باشد اسباب و نیوی و اخروی و متعاش
 و جهانی چون علف مرکشاورز را بی قصد بدست افتد آدمی از سوداگر کمتر نباشد که جوهری بسیار
 بد آنچه بی قصد بدست افتد فروخته بچشم غضب و شهوت که هر دو پاسے بند نفس اند پس بهوش
 باید بود که شایه اوده ضرور با سیری اینمانند بد بلکه پیوسته این سنگ و خوک را از بخیر خرد و در گرهن مهربان
 دانش در پستی انداخته نگذارد که عریده نماید کار غضب بجای میرسد که بیک ترک اوبی تا بد شامی
 چه درسد بکشتن قبیل و دل می نهند معامله شهوت بجای میکند که چاه حرم ص او با بنا و مای عالم پر نشود
 اندیشه باید که آنها جمع کردند چه شد و اینها که جمع میکنند چه میکنند ششم پیوسته نیاز مند باید بود و
 در یوز و لهاسے شکست و تجرب و گزینان هر طائفه بر خود لازم شمرده مقتم مطالعه کتب اخلاق جلالی و
 ناسری و منجیات و مہلکات احتیاج خود فرض وقت و انتہا تہرات اوقات شریف را ضائع
 سازند ششم از صحبت خوش آمد گویان لغت در امکان استرازا نمایند که پہلو انان این راه ز تیرگی این
 شور و خبتان ہلاک شدہ اند پیوستہ عاشق صحبت راست گویان کہ ظاہر شان تلخ و باطن
 شان شیرین باشد اگر از ہمراہان این کس بود خود چه دولت و گرنہ ہر جا کہ ازین گروہ نشانی
 یابند بلازمت او نشانند سخن بسیار و فرصت کم و مخاطب نا پدیدوار باب زرق و شر او ان
 اگر عروفت کند و شوق مخاطب در افزائش باشد سخن حق بدانند گفتہ آید اندلس باقی ہوس

(۱۶) بناختانان

آژندہ پوش پرانے کپڑے پہننے والا طلیسان چادر و احوال بھینگا مر و برگ سامان
 نامہ بخط خود چیتا نکرا میارفتہ بود نوشتت چه مشاغل بسیار و دوران صورت بالی

خود آمدہ خواند امثال این حکایات را اہل علم آژندہ پوشان و ریش سفیدان بیشتر قبول
نماید تا از امثال ما مردم کہ بجز لباس تعلق چندین طبلستان بدنامی بروشش افکنده نظر ارکی
اند کجا گوش کنند لیکن چون از مبادی احوال آثار نیک ذاتی و اخلاص فراوان نسبت حسیلیت
وقت دیدہ میشد و آثار رشد و کاروانی از ناصیہ سعادت ایشان خواندہ میشد این دو کلمہ نوشت
والا از نارسائی روزگار و کوچ بینی احوال ان زمانہ سر و برگ حروف زون نماندہ است العاقبتہ بالخیر

(۱۶) بناخت نامان

نقوش مصورہ مصور کے بنائے ہوئے نقش اعمیہ اندھا اشتغال مہر لکنا اہمیت۔ اسی
انکا۔ بھروسہ کرنا تکیہ کرنا اہمال۔ بے معنی چھوڑنا۔ میطلب چھوڑنا۔ ذرا ق شاعر۔ مکار تازہ و حیدر
یکتا کے زمانہ

قطعہ

اگر نقوش مصورہ ہر ازین جنس اند
خواہ دیدہ سینا خٹک تن اعلیٰ
و گو نہ رنج و عذابست جان مجنوں را
بلائی صحبت لبانی و شرفت سیلی
مخلص کہ در حضور و عقبت و در وصال و ذقت از دور بینی و دوستی خود از دوست
بیار دوست خود را ہی زو دوست زو و ہشیار شون و از خود آرزوہ است مطالعہ نشور
حبت کہ محمود خان را در وہم قرین شاہ ہی شد وہم قران غم گشت شادی نخستین آنکہ نظر این غریب
خاکدان دنیا کہ نہ دوست سزاوار وار و وزہ دشمن لائق بہ خدمتگار مخصوص آن دوست بیگار خوبی
کہ مرا چون من دوست ندارد و من یک دیدن او بہزار جان خریدار افتادہ غم اول آنکہ بر زبان
زمانہ سازا کہ تعلیم یافتہ مکتب خانہ آن ذوقنون وقت مست گذشت کہ مرا محض از برای دلجوی
قاطر شفا فرستادہ اند شادی و موسم آنکہ نظر بر نامہ و لکٹائے کہ خاطر آرزو مند آن بود واقع شد غم
و موسم آنکہ آتش ہاجرت از مشاہدہ آن اشتغال گرفت و خود کہ وہ ہجران را تباہ گے و شورش

آورد و شادی سوم آنکه خط روح پرورد و سرور افزا در بر آید و غم سوم آنکه مضامین مختلفه که منبع
 آن دوستی با اضطراب آمیخته است معلوم گشت اگر چه از جنگ و صلح و دوستی متعارف و رنگ
 فرا ترک شده سخن کرده اند اما چون مشحون به کلفت بوده اند و افزا گشت شادی چهارم آنکه
 این قاصد و نامتجرب مسرت آثار آن حد و از صحت ذات و توجه به سپاهی و اهتمام شمال
 داشتند غم چهارم آنکه اخراج از توجه تسخیر قندهار و غزم جزم بصوب ناصواب مٹھه کرده اند
 شادی پنجم آنکه اسباب فتح و فیروزگی این یورش سر انجام شده غم پنجم آنکه بواسطه بیماری آب و یا
 اندیشه دیگر این املیت و بیز حصول می انجامد شادی ششم آنکه بجز رسیدن محمود خان بخاطر رسیده
 بود که در محترفات بادشاهی مغربی چند که در این اخلاص و روش عقیدت مستحق خرد پروان
 دورین باشد نوشته و گفته باشد غم ششم آنکه ورین باب بوقف عرض مقدس چیزی نرسانیده
 بودند و مع هذا استیفائے اینجالت را از مخلصان خود استعا کرده امی ابو الفضل بس کن قصه
 خوان و افسانه گوی بلندی که تعداد دستان و تذکار غم نامی

قطعه

تو نقش نقشبندان را چه وانی تو شکل سیکر جانرا چه وانی
 تو خود می نشنوی بانگ دهل را رموز سیر سلطان را چه وانی

هر چند قطرت این حیران انجمن مستی مشتاق رسیدن خط شمایست لکن این بقدر میدانم که
 خاطر مدارائے مدارا بدوستی فروش شما از نوشتن نامه فرستادن پیغام بجز مستی فراوان چگونه
 باز آمده بود و عجب که مقدمه قدسیه که در اصلاح احوال آن یگانه روزگار گفته بودم بکار مینمایند
 معامله نا فهم برده اید و آن آنست که مخاطب خود میگفتند که مرا اندیشه که بود از اخلاص و افرینش بود
 که مبادا آنکا بر آن نموده در مراعات خواطر فرستاد با و فرستادن مردم خود اہمال نمایند و ضمیر
 آزر و گے طبیعت آنکه قرۃ العین دولت میرزا ایمن را بگمان اسلام و ملاحظه کفرنا پر سید و

رزاق خانہ فرستادہ اند ہر چند کفر نفس الامرے داشته باشند ورنہ سب یکجہتی گنجائش امثال این
 امور نیست نہ میگویم کہ مراد دوست فیدائے یا دوستی خود را کہ نسبت فطرت بسیار
 اعتقادند اسے این میگویم کہ در معاملہ دوستی در خوردنیک اندیشے من نیست فلیف کہ
 در برابر محبت من باشند و چون عالمیان را بدشمنی این کس پر پیدا بند محبت ناقصک خود را اعظم
 اشیا خیال میکنند باری گذشت آنچه کہ گفت اکثرت اکنون ہمگی فطرت جاہ و اعتبار و نسخ و نصرت و صحت
 و مسرت آن و حیدالہ ہر از فدای مہربان مسألت مینماید و در لوازم دوستی از خود شرمندہ نیست
 حضور و غیبت یکسان چون گویم کہ دروغ گفتہ باشم چه بسا خوبہای آن یگانہ محبت و غیبت
 گفتہ میشود کہ در حضور مذکور نبود کہ مبادا دعوتی بخاطر راہ یابد المنتہ لئکہ توجہ باطنی و ظاہری حضرت
 خدا یگانہ بدرجہ عالی است لختی ازین گرم تر و نیازمند تر و زودتر عرض فرستد کہ شجاعت
 و وائش و ہجوم علوم و التجائے مردم مروانہ و فراہم آمدن اسباب و نبوی مست کن آدمی
 اصل تمیز است اندر آدمی تافزونی را بداند از کمی
 اقد تعالی توفیق محاسبہ و شکستگی دل در فتوحات مقارن روزگار خجستہ آثار آن یگانہ زمانہ دارا و محمود
 خان خدمتگار اخلص گزین است این بار باو نظری دیگر شد تو قعات او اختیار می نمود و در گفتار او
 کردار از و راضی ام و السلام در مہر ماہ سنہ سی و ششش نوشتہ شد

(۱۸) بنام خانان

نسخہ جامعہ کونینہ اکہیہ سے شاہی فرمان مراد ہے۔ گنجلیک چین سکن بل منغص۔ گدلا۔ روز بازار
 رونق پیشوایان معنی۔ علمائے دین۔ بدرقہ۔ راہنما۔ یہاں مراد رہنمائی تمشیت۔ جاری کرنا۔ نفس مطمئنہ۔
 وہ جو صفات بے صاف اور اخلاق حمیدہ سے متصف ہو کہ قرب الہی حاصل کر کے اطمینان تک پہنچتا
 ہے۔ ورنائش است۔ فریاد کرتی ہے۔ حدیقہ سے مراد حدیقہ حکم سنائی ہے۔ ایریح۔ راب قارن

خانخانان کے لشکر کا نام کافل رومہ دار کفالت کرنے والا

فرمودہ گرنمی آید گلوئی اور بگیہ

واد اولستان و میر واد باش

از مطالعہ نسخہ رسالہ کوئیہ و الیہ مسرت پیرای غاظر خروہ دان بودہ از نقوش نامہ کم کہ صفحہ
 جهان ازان گریزندار و الحق از اسباب والامی ایز و شناسی و از امور و دریافت اسرار عبور است
 است و سعت سرائی دل و در بین آن معشوق سرافراز و آن عاشق بر خور و ارمین کہ جز عاشرتی
 من و معشوقی کوین را سزاوار نیست تنگی پیہ معنی وارو کہ گنجلمی ہم پزیر نسا زوجہ دوست دور
 بین من اگر از کہ و حسد اخوان و بیامیگوید آن خود روز باز ارمی شیوع داشت و بزرگان
 صورت بر بیعتی آن پی برده بزم عیش خود را منقض نساخته اند تا بہ پیشوایان معنی چہ رسد امروز
 خود کہ حال او معلوم است حاشا کہ گروی بروا من حوصلہ جهان پیمای غاظر محبوب بسزای من نشیند
 و اگر از یکرنگ نبودن فریاد و ای زمان وزین میفرمانید خود این معنی باعث ظہور بخیار اخلاص
 در سمت کہ سو و وزیان را در آن گنجایش نیست میشود و راه معالہ با فرمان رومی حقیقی مسدود
 داشته ہزار ان مقاصد صوری و معنوی را دام گتروہ میگرد و اگر از جہانی صوری و کستان عرفی
 و آشنایان ظاہری کہ از اسباب انتظام مہمات صوری اند و در تعب اند خود بجایت عجب است
 کہ این معنی اگر موجب شکر گذاری بنائند باعث کلفت کار شناسان و رگاہ ایزومی چون تواند
 شد و اگر از ووری صوری دوست حقیقی آزرده دل اند خود از کم فکری و سپہاسگی تواند بود و بہ محبت
 حقیقی رومی ہجران نہ بنید و مفارقت ظاہری موجب اشتغال احوال نشو و چہ در منزل البیت کہ محل
 نزول مؤدت حقیقی است غم و غصہ نیباشد پس ای دوستدار پر حوصلہ کم حوصلہ بسیار بر وارین امروز
 آن روز است کہ شمار شود بہرہ و ر بودہ بیدر قہ خرو و الا و بتاید نیست و غم و غصہ را بخورہ
 ہر دو مشیت مہمات مرجعہ را سر انجام نمودہ داغ بہ پیشانی بزرگان جهان نہادہ بہت آرای غاظر و
 حقیقی گردند چون از نامہ غلو فت پیشانی بزرگ جهان را گرد آلودہ یافت دل بدر و آمدہ کلمہ سچید
 نوشت و در عمل آوردن آن یاد و اشتہا کوشش فرمائید کہ انہا تبدیل میوہ گوارا بار میدہ از اسماء

خود چه نویسد اشد الحمد که نفس اماره خلی و پبی راه نفس مطمئنه نگردد و در او طبیعت عنصری که از کور باطنی
 زور و دوری و زناش است امید که چون صلاح کل در میانست از نااش باز آمده بصحت گراید اشعار
 منتخبه که در بیاض علیده رقم پذیر شده بود و انتخاب حدقیه و آنچه بعد از آن منتخب شده باشد نویسانند
 یکبار فرزند و بعد از آن آنچه شود خیر و خیر و بفرستادن آن بهمانی نول ناتوان فرما عیذرة العین و ولت و سعادت
 و مسرت میرزا آیرج و در آرب قارن بخورد و در صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است که ایشان
 را از خدمت فرموده و در ظل حمایت الطاف ایندی که کافل مہات ایشان است گذارند و میخواہم کہ ہموارہ
 از رسمیات و حقیقات ایشان را کہ شمار و زمی بگذرد و مسحوب کی از حاشیہ گردان بساط عزت نوشته
 میفرستادہ باشند زیادہ چه نویسد

(۱۹) بنام خانان

قدسی شرف پادشاه سے متعلقہ نوشتہ اور امتداد مدت ہونا درازی جہات شتی مختلف جانب۔
 جامع دل باتو ہم زعم بد ایشان را
 وز تو بہر ہم ستیزہ ایشان را
 ہر تو بہر اٹ و ہم خویشان را
 در عمر من اندر سر و کار تو شود
 بخاطر قدسی شرف حقیقت اساس ایشان چه حاجت کہ بگویم بخاطر آلودہ شناسا مزاج ناورد
 روزگار آن معدن نیکذاتی باید کہ نگذرد بلکہ در صدر ہر فرسخی این چمن ہمیشہ بہار ہم عبور نشود کہ در
 حروف معاملہ خلائی بخاطر حق گذار من راہ باید فکیف در داستان دوستی سخن از عالم ناراستی بر زبان
 سخن گوئی من بہ نیت مدارا ہم بگذرد چہ جاسے آنکہ مقدمات قدسیہ صداقت و آنگاہ بان درازی سخن
 ہر ہمہ امتداد زمان از مثل منے کہ در تر ازوعی الصاف و قدر وانی او جمیع اشرا روزگار و زنی پیدا
 کردہ از جہات شتی و طرق مختلف از مقتنات روزگار اندنا بسودہ دست و دل خاطر بر زبان
 ہرزہ گوئی و ہد اما چہ توان کہ در مخاطب من نظارگی جمال خود نیست و طبیعت اورا از ہجوم
 بد معاملگان فرصت مشورتے یا وقت شنیدن نصیحتی از فطرت بلند خوش نیست۔ بیت

تو یوسف معنی را اور چاہ بلا ویدی اور یہ شہنشاہ سے در مصر کجا ویدی
 خدا حمد کہ بعد از نیاید در مفاوضات گرامی کہ یا د از فراموشی میبارد و بعد از رسیدن تو اقل خطوط کہ
 نقوش پیشانی آنها گره آلودہ بدگمانی و نافرمانی بود قیہ کریمہ کہ اگر در خور محبت این کس نباشد
 باندا زہ قدر نامناسب روزگار نام سازگار نبود رسید مقتضائے بشریت طبیعت ملول مسرت
 آرا گشت و فطرت ہمیشہ خرمند من از کتبے حوصلہ دست نوازش بر سر ووشس خود کشید
 بیت شب غمہای من چون شاد صبح شاد ملی بستن شود سامان نقب من ہمہ بر گنج شایانی
 اے عزیز از تلخو بہای من ہمیشہ مسرور بودہ غم را بخاطر راہ ندہند و اگر در بعضی فرامین حسب الحکم
 کہ آنہم جز صورتے نداد و حرفی چند در شست غم آور نوید گلشن خاطر خود را در عین بہار خزان نباید
 ساخت و بدگمان نباید شد و در باب خالصہ ساطعت برگزینہ و معاملہ بقایا و آنچه عوض آن از جوئیور گرفت
 اند این ہمہ سخن و راز بناست کہ در کہ این طرز طائفہ و بگیرست و شما از طبقہ سوگیر خدما
 از جان و دل گویدی پیش چنان حساب تانہ از سیم و زر گویدی پیش چنان اسکندے
 شکر کہ این عبارات بجنس مسموع نشد و بد و کلمہ مناسب ادا شد ہزاران شکر کہ نسائم فتح و فیہ وزنی
 وزیدن گرفت امید کہ عنقریب آن ولایت مفتوح شود و زہار کہ عزم قندھار و فتح تترہ و زمان دیگر نینازد
 کہ بس وقت میگذر نہایت جمعی و بگر کہ درین اردو بیکارند طلبند و استدعای این خدمت کردہ تترہ
 را بجا گیر خود قبول باید کرد و این کس را تجربہ کار ہزار سالہ دانستہ اگر این حرف را گوش می کیند مکن کہ
 کاری شود بخشی الملکی نظام الدین احمد مجدد و از حسن سلوک کہ با ایشان میکنند و زہر ہنگاہ خاطر خانہ ولید
 بہم رساندہ است و ولت خان لودمی را چہ شدہ است کہ در محافظت آداب آشنائی با عقل
 خدا و مشورت نمیکند مگر خرد و در بین نداد و نمیداند کہ باز از سود و زیانست مگر پیش معنی سنے
 ببند چشم ظاہرین چہ شاد و ہم صفر سنے نہصد و نو و ہشت و در نواحی جلال آباد نگارش یافت

(۲۰) بخا خاناں

وقایت نگہبانی حفاظت بجای جگرہ الحجاج گریہ وزاری گریہ گزانا میرت سے مانگنا برآمد کاری
 کام کا پورا ہو جانا مقصد کی تکمیل۔ اشباع۔ پیٹ بھر کر سیر کرنا۔ یہاں مراد وزاری۔ دل نگہبانی۔ انتظار۔
 مروجہ کوئی آدمیوں کی مدد و مفطر۔ زیادہ۔ محرمات۔ حرام چیزیں۔ تاجیک۔ وہ لوگ جو عرب اور ترک
 کے علاوہ ہیں۔ اکثر سوداگری پیشہ ور ہوتے ہیں۔ اس لئے اس سے مراد سوداگری۔ سیلان۔ شاہی اور امیرانہ
 دسترخوان۔ کمیٹ۔ مقدار۔ مٹھر۔ ہمیشہ کا۔ واکم۔ طاعن۔ طعنہ دینے والا۔ سیری۔ آسویگی۔ قشیت
 باری کرنا۔ روانہ کرنا۔ شتر خرید و فروخت۔ مٹھج۔ پیروی کرنے والا

قطعہ

ذات میں نقش خیال خوش تست
 من مگر خوب صفت ذات توام

نقش و اندیشہ من جلد زلیست
 گوئی الفاظ و عبارات توام

طبیعت غصری با نیری محبت بھی برہ کار فرمایاں جہان دل ایندیا یافتہ میخواست کہ میں فریخ
 حوصلہ را در شرح شداد دورے و تفصیل فرط شوق تنگ خاطر ساختہ بوسعت آباد سخن اندازد
 تا نفسے چند بکام دل برآوردند الحمد کہ سلطان فطرت بر پروردہ خاص خود نظر فرامودہ حمایت
 پدرانہ خوانم و یا وقایت با و فنا ہانہ نامم کہ من مغلوب طبیعت و محبت را غالب مطلق ساخت
 با طبیعت لجاج آرای و محبت الحاح پیرای مقرر ساخت کہ حکایت اشتیاق و شکایت فراق
 را بعد از استماع فتح قندھار کہ مقدمہ فتح ملک ایران ست در میان آرد اکنون بھی بہت صرف
 برآمد کاری کہ پیش نہاد بہت والا بہت بزرگ جہان و خیر اندیش زمان و دوستداران است
 نمودہ حرفی چند منوید امید کہ خود و در بین بسبح شریف رساند سوداگر زر طلب و سپاہی کہند عمل روز
 گذاران نسبت تا و انم کہ خاطر شما ہمیشہ را بر ہم قند ہار تہیح وہ است تا و ان باب اشباع
 سخن منسایمہ اندیشہ کہ دارم از ہر ہان کوتہ نظر زربنا موس خرسٹ کہ مبادا بمقدامت و ناویز
 خاطر مشغلہ مجبور مزاج مرابین وادی آرنہ حال قند ہار و قند ہار بیان از اجبار ثقات مجدد
 بوضوح پیوستہ باشد و ان چہ شرح و ہد حاصل سخن آنست کہ قند ہار را ہمہ وقت بسہولت

نتوان گرفت بخلاف ^{مطمئن} باید زمینداران میان ولایت را از بلوچ و افغان بزبان دلاسا و دست
 عطا از خود کرده ضمیر لشکر فیروزی اثر باید ساخت و وقت فرصت را غنیمت شمرده بختی و چالاکی
 اعتماد و عبودت و اوثقائے عنایت ایزوی نموده متوجه قندهار باید شد و چندان دل نگرانی ببرد و مگوئی نباید
 داشت اگر چه اکثر مردم ملحق خواهند شد اما روش کار آن یا شد که در او و دشمنش کوشش خواهند
 نمود که ناموس و رگ و اینهاست و بر و باری و بهوشیاری را دوستدار بچین و بسیار خود خواهند ساخت
 و مذاکره مجلس شمشاد نام و شاه نام و چنگیز نام باید که باشند نه اخلاق ناصری و مکتوبات شیخ شرف میزی
 و خاقانی و حدیقه که آن گفتگوی تجر و دست و مالعلقیان بزم کثرت که آنرا میخوانیم از خدای نفس اماره
 است که در راه با گویلمانی نتوانست کند چاره نوری ترتیب باید داد که خود بازوران افتد
 در خلوت زاری و تضرع بدرگاه ایزوی لازم شمارد و زی شمر و نشاط مظهر از محرمات و احمی دانسته
 و ریوزه از اوها کردن و کرد خاطر با گشتن را بختیز کرد و سنگامه ترکان آراستن و دل تاجیکان
 نگاه داشتن شعار خود سازد و شیایان و افکشیدن و پاریه کیفیت آنرا بر کیفیت او افزودن عادت
 کردن و خلوت کم نشستن طریق مستمر باشد تا باین زلیت و شست کارهای کلان برآمده
 خیر شود و ولتخان ملازم نیک است بالفعل و چیز نو و باید کرد و هند و ستانیت را از او کم ساخت
 و وقار و روافز و جانی بیگ را تعلیم بزرگ ملشی باید کرد که بس جوان کار آمدنی است ملائقار
 در دعوی صلح کل استوار فرموده مرضیات خاطر را بی حجاب باید تعلیم کرد تا پیوسته بکشاده
 پیشانی نه همراهی چندے از بزرگان معتبر در بار عام نشسته مقاصد و مطالب مردم را مینوشته
 باشد و در وقت می رسانیده باشد ملائقار را از روستا بشهر آورد که هم بکار بزم آید و هم در روز
 رزم مهر خاموشی بر طاعنان اهل شقاوت نهد زبان محبت نگار که تبر جانے وای و دستار مقرر است
 از سخن کردن سیرے ندر و اما چه کنم که ناتوانی هنوز بر بتر افتاده وارد شد لشکر نامه که مقرر
 کس بر او رگرمه یکیم تمام فرستاده بودند رسید اول از رسیدن و پس از آن از دیدن و بعد از آن
 از فهمیدن آن خاطر کل شگفت علی الخصوص استقبال نمودن و رسیدن از کمانان از جانب

قند پارو عزم جزم آن بزرگ دانش لہو پ ایران سرمایہ صد گونہ شادوی شد اللہ تعالیٰ ہمیشہ
 آن گوہر والامی بزرگی را در تشریف بہات عظیمہ سر بلند دارا و عزیز من درین یورشے کہ پیش
 آمد است ناموس و نام بلند بزر خریدہ میشود امید کہ ترش وہ پانز وہ و وہ بیست کردہ درین
 شکر گوشتش بلوغ خواہند نمود و لقمین کہ زر مستقیم نام بلند است و خوبے نخواہی چون اقبال
 حلقہ بر در چنانچہ علف کشا در زرافرت بلند و ہمت والا ناصح و ندیم و ہمدم و ہمخواہر شتابا و العالی
 بالچیز زیادہ چہ تولید

(۲۱) نجات انسان

دور دور (دور دور) در موقوف او اور آید۔ بیان کیا جائے۔ پے کم کروں۔ راستہ بھوا
 جانا۔ خرابہ۔ ویرانہ شراب خانہ از دو حامی ہجوم رو باہ بازی۔ مکاری ز فریب جلایل جمع جلید کی بزرگی
 اوصاف۔ تیرہ رائے۔ بے وقوف۔ نیک سگالی خیر خواہی مسرت الصدر سینہ کی خوشی۔

قطعہ

دلِ معشوق شوریدست بر من وزان شورکش جهان را سوخت خرمین
 وہان بر بند گوش فہم بست ست لگو چیزے کہ مے ناید بگفتن
 از مطالعہ مفاوضہ اسرار زردہ خاطر شد چہ از پیشانی نے الفاظ و حروف و لنگی آن روز
 شورستان و نیا در یافت اللہ تلک لعم و غصہ را پیر امون خاطر آن نکتہ سنج دو ورہین راہ
 ند ہا و نیز دانست کہ از ہرزہ گوہیہای من دو ستدار کہ فرط دوستی از ہا سخا نہ جنوشی بہ بارگاہ
 گفت آدرودہ است ملول و ال بودہ اند چنانچہ باہما گفتا کردہ استدعای نوشتہای مہربانانہ فرمودہ
 اندکے بزرگ زمانہ مہربانے نہ آنت کہ مثل زمان یا مانند شعرا یا طر زند ما پاروشن دور بیان

و نیامکاتبات خود را بمقدمات خوش آمد و متالات را شنا آراشته اسباب غفلت و ابواب مستی آماه
سازد و حاشا که خاطر نکتہ و ان من که در گلشن فہمید گے طراوت بخش رنگ افزایے بوسے آوران
مرز و بوم بست از من خیر خواہ دوست در چنین طمع داشته باشد و آن خیال و گیر کہ لبگان کوسے اہلیت
رواندارم بان مقتدای کارخانہ اہلیت چگونہ تجویز نمایم کہ بر بنمیر و گزین رسیدہ باشد کہ مقصود نویسدہ
از ار رساندن خاطر ہمیشہ گلشن آن معدن نیگونی باشد بلکہ مہربانی حقیقی آنست کہ بر آید کار و بار خود
را منطور ندانستہ حقے چند ترا نشانیرین اثر و در موقف او در آید مرا بس کار و شوار پیش آمدہ است
اگر گنج دوستی کہ در معمورہ ولست و بخت پی گم کردن بجز اہ نشان وادہ اندازہ هجوم عوام و اثر دھام
ہمام عبارتی تمیزی نگذار و کہ بنظر بنیتر ان روز کار و آید حرف محبت و بختی کہ بر زبان وادہ
اند و گفتگو سے صداقت کہ بعلم و لغت ارہ در میان افتادہ است آن را پہ باید کرد محسب
جاہ نیستیم و عاشق مالے کہ بر سپہ سالار جہان رو باہ بازی نمایم در و غلوی ہرزہ سر می نیستیم کہ بی
تقریب چنین پیوہہ گو یا شوم و پوانہ نیستیم کہ سخن بے قصد او شود از شمال محالست و میلان محبت
کہ دریافت آن بخاطر و اس غموش آرای سوال یافتہ است بر طرف رشاید کہ تیرہ رایان عیب باین
درین کس تہذیب راستی و مرواگی ہمیدہ باشد سرچہ پیش آمدہ باشد کہ نگہبانی حرف سر می خود نکتہ و آری
کہ گفتہ ام پاس آن ندارم و ز خیر خواہی آن منبع خمیر با زآمدہ در مقام آرزو گے شوم حاشا تمہ اثنا
بیت و گر گویم زان بلغند و پاسے تو و ز گویم ہیچ از ان امی واسے تو

اے برادر عزیز ہر گاہ خیر خواہ ہی ہمکنان پیش نہاد و ہمت باشد شما کہ با صاحب و از ان اخلاص
دارید و ب نیکناتی و دست در وانی موصوف اید و با صد خوبی و گیر این چہان انجمن بستنی را دوست
میدارید اگر اندازہ نیاب سگالی را بمقیاس عقل و در بین خود گرفتہ کار و دوستان بخت را بطبیعت
خوش آمد و دوست بے فکر حوالہ نماید گنجایش و اردو کے قتر العین وجود و امی مسرت اندر
اہل شہود سو گند کہ کار او انان کوی نا اہلیت است چہ خورم کہ درین نشانہ حلق بحسب رنوشت
اسمائی بد و کس را بطہر محبت پیدا آمد دل از فرغ آن نورانی شد و زبان نگارین گشت اندر ہدیہ

فرار جو سلسلہ بلند پروا شت یا راول البوالفتح آن قدر بود کہ مر وقت فرصت نصیحت گفتن یار دوم
 کہ دیر بانا و نبود لیکن چہ کسبم کہ دوستیہا سے مرا خواہی بخوای بگفت گو دار و لہ الحمد ازر دے
 کہ فوالا مکتوب روسے واوہ بی آنکہ رنجہ معذرت کردند غفل دور اندیش معالجہ بمن کہ دومرا
 خرزد ساخت و از شمارا سے گروا بند تفصیل آن چہ کہم کہ دور و دراز است اللہ تعالیٰ تمہارا
 خرزد و اراو

(۲۲) بحث سخنانان

سلام کم رنجہ کو سلام ہو رنجہ کو شمس ملامت

بیتا لے خواجہ سلام اک در زحمت ماچونے لے معدن زیبائی والے کان وناچنے

لے شائزہ تکلف خاطر از دورے آزر وہ است و فتح نصرت و مسرت شمارا خواہ بندہ

بیتہ مارا یارا نسیم تو ہر شب ہمخواہ مغز استخوانست

و آنکہ از بی تو جہی حضرت نعل آہنی نگاشته اند و سخن دراز کرد و چلویم کہ چہ کردہ اند و اللہ بیچ باللہ

بیچ ہموارہ بخوبی و بزرگی و اخلاص مذکور خلوت و جلوت اندہرگز حکم بنود کہ در ہر زمان شے فرمان

اعتراض لے یار و فوادار نویسند و خدمت اعظم خان را کہ تازیا نہ کار تھا ساختہ بو و نہ این ہمہ

از بجای نمی باید رفت و در امثال این اعتراضات کہ جز صورتی پیش نیست سخن دراز کرد و ز بہار صد

ہزار نہ ہار برای چہ از اعتراض گو نہا در ہم شا اگر اخلاص و افزاز مجموعہ مشاغل پوشیدہ گشت عمتل

دور اندیش کہا شد و اگر خود بکنہ این دقیقہ نیز سید چرا بنوشتا متنبہ نمیشوید گذشت آنچه گذشت برای

خاطر آن دوست کہ بہیچ چیز خرزد شود سو گند دوست میخورم کہ این جا بیچ قنیہ نیست و مشرب

غذیہ شائستہ و در کمال صفاست محاسبہ و الحمی و تحسین فطرت و نکوشش طبیعت و دریا

مدارج معاملہ و شناخت پایہای مراتب روزی با و بست و چہارم آبان سال سی و ششش نگارش

یافتہ

(۲۳) بحث انجاناں

ذہول عقلت مختلف باز رہنا خلاف کرنا فنون شستی مختلف کام سر حرف زدن۔
بات کرنے کا خیال

عزیمت سفر و رخصت ہاوشاہی و منزل نوچون فتح قندھار و مٹھہ و غیر ان خجستہ و مبارکباد
خیال نکلند کہ دل دوستدار شمار الخطہ از احوال خیر مال ذہول واقع شود اللہ تعالیٰ از عمر و آبرو و
برباری و فراخی حوصلہ برخوردار گردانا و از دوری دوستان زن طبیعت کہ نظر بر مقصود خود انداختہ
از جدائی آرزو باشد متناہم نشوند و بجز سندی و دوستان دور بین مردانہ کہ آبروی دوست و برآمد
ہم صاحب را مرہم جراحی طبیعت ہجران زوہ ساختہ متوسل در گاہ ایزوی اند نفس ناطقہ و گرامی
راہمانی کنند و آلودگی طبیعت مرحوم کہ نیک از بند اند فرستند اگرچہ میدانم کہ با بخت بیدار خردیش
بین دارند ادا دل محبت گرین بتیا بانہ مینویسد کہ درین پورش بکار دارند اول آنکہ زاری دل و امن
شب را چون غذای ہر روزہ و اللہ مختلف نورزند دوم در تخیل صحیح فتح آئینہ و تعقل آزادگی و حال
پاسبانے دل نمودہ نگذازند کہ بشاوی در آید کہ دولت و نصرت در کنار خاطر اند و لکن می نہند سوم
عطوفت را بر غضب والی ساختہ بانکہ چیز در شورش بنیاید چہارم جمع ہرمان را فنون شستی سرگرم
دارند من کہ سر حرف زدن کونین ندانم محبت بگفتگو در آورد العاقبتہ بالخیر

۲۴) بحث انجاناں

ناموتنی بے اعتباری طعم مزہ سچل نامر خطہ یک معاہبت غتاب کرنا۔ امثال حکم مانند
ماہ الاعتراض۔ وہ بات ہر پر اعتراض ہو۔

ای تقای تو جواب ہر سوال
مشکل از وی ال شدہ بی قیاس و قال
نظم

از مودوم من حسنازان بار پیش بی تو احم شیرین نیب اید عیش خویش
 کی باشد که نقاب مهاجرت برداشته شود که از نامحرمت نامر و نا اهلیت نامر و نا ائین شایسته
 سخن و ناموثنی پیغام گزاران معامله بهای کون سخن میبرد دل چه که حرفی بمذاق عرف که از فروغ صدق
 بهائی داشته باشد از چمن بطون بنفشه ظهور نتوان آورد و اگر نه کلمه چند نوشتی و مقدمه دوسه در میان آوردی
 که مخاطب من بطعم و اثر آن از باوه بخت افزای میان تهنی فارغ شده خوشوقت گشته اکنون
 که باین حالت سر سخن گزار می ندارم خود چه توان نوشتت بهر حال دل شوریده را هیچ نشی داده بنویسد
 که مخاطب نامی که اگر امثال این مقدمات را در مکاتیب آشنا یان روزگار مذکور ساختندی هر چند
 که بعد از فراموشی بسیار آمده بود سبب محبت نام نهادی رسید بیت

توان ز که دل از صحبت تو برگیرم دگر ملول شوی و لبر و گر گیرم
 اگر چه رسیدن این نامه خرسندی نه بخشید و از دیدن آن خوشحالی دست نداد اما بهر وضع سبکبار تر
 شدم فرمان محبت را امثال نموده جواب آنرا بجاالت و تقییر و بر طرف ساختن مابه الاعتراض قلبی
 روزگار شورش یافته خوانند که دیار ها مذکور شده که روش و لغت که درین مسلک داشته اید چرا از دست
 داده امریکه مورث شورش در خانه باشد بر ملا گرد و اگر از دیدن باه و ممتی اعتبار مروت چندین سال
 گذشتن مصاحت دیده بودید برای چه بزمانی که کس بآن ذوفنون وقت شریک نیست و دوسه سخن بصبار
 نکته نوحه قیقه یاب هر بان گفتند اگر چه از طریز خواندن عرض داشتی که در باب گرانی مزاج اقدس نوشته
 بودند آن از روی صاحب قدر دان و در بین ما از نهر بیلی آمده اما آن بار یک بین آن یکی را هزار
 دانسته در اصلاح آن کوشند و دم رمضان منهنده و نود و در الخلافه لاهور مرقوم شد

(۲۵) بحث خانان

مباشطت خوشی ملاعبت ریشی مذاق رحمت مشوره نیک بات ممتز صدر امیدوار
 تقاعد کسی کام من باز منهار تحریر رغبیت ولانا

اللہ تعالیٰ در لو از ہم نشاء تعحق استوار داشتہ پیش از تمامی لوازم این کار اندیشہ تجرد خلل انداز این
 انتظام نگرداناد عتاب و خطاب و مباحثت و ملاعبت و در زینہ گاہ طبیعت بغیر از ایشان نیست
 و مجالستہ روحانی و مطاریت معنوی و در گشتن ہمیشہ بہار فطرت ہم بی آن خلاصہ نماند ان دریافت
 فی لیکن طریق مکاتیب را از رسمیات دانستہ عمد از آن تقاعد مینماید و منتظر و ممتد مر اسلاست معنوی
 کہ بزبان فعل ادایا بدیبا شد و انا بخاکہ قحط سال مردیست اہلیت ذاتی چہ کہ سوو اگر می آومیا خرا
 ہم آتوش عقان نشان میدہند و این کس بحسب سر نوشت در محرکہ این آدمیان جسم قبلہ افتادہ است
 قطع نظر از آنکہ مفاوضات روحانی پر تو ظهور و ہد و سجد و معنی رس ایشان را از معتنات عظمی میداند
 و در معاونت صوری و معنوی بی اختیارست ہزاران شکر کہ درین کار شگرف طبیعت با فطرت
 یاورمی وہ است ششم جاوی الاول میرزا علی بہادر قیثمہ مسرت افزای عم آور رسانیدہ و خاطر
 را کہ در بروے شادی و غم بستہ بود در عین اندوہ یافت چہ عربیت آمدن نہ موافق مضمون زبان
 ہمایوں ست و نہ الاث فطرت و دریافت ایشان و ہر گاہ آن منشور عاطفت در معنی تخریبین آن
 خدمت بودہ طلب از محبت عبارت و اشارت دانستن را چہ نام توان بہاد اکنون عزیز من بہج
 وجہ و ایچہ آمدن را بخاطر وقیحہ یاب خود راہ ندہند کہ این توقف یکسال کہ در حد و دار الخلافت اگرہ
 واقع شد نہ مرصنی خاطر بود توجہ والامی شاسہن شامی را در دستخ و کن عظیم دانستہ زیادہ درین باب
 سخن نکلند و سرگرم خدمت باشند و کشائش آن ملک را کہ قابو بہتر ازین نباشد چون بارہا سے دیگر از
 دست ندہند فیروز مندی صوری و معنوی قرین روزگار فزخندہ آثار آن یگانہ دو دمان فطرت باو

(۲۶) بحث خانان

مشقال بہا بہ نام شہ کے درو کھیتی کا ٹنڈیا ہاں مراد نسل گندہ گرد و آوروہ جمع کیا ہوا
 شعب خانہ کتابہ روینا سے بہ اجرام فانی رستاکے سباع جمع بیع کار و درندے بہا تم
 جمع ہیبی کی چوپائے جگلی جانور سپہ ورونی سنگار اور بے رحمی مکنون تعینہ وہ بات جو دل میں مقدر

کرلی جاسے پتھر کہ قلم و سیاہی و کاغذ و رآرد و لکھی سموم زہر تیز ہوا کہ کور باطن بیدول ملا مجلس کشیدہ بلند کیا ہوا بجا زانو کر

چارہ اندوہ از بیرون میطلبی و علاج آن در دل تست و ادوی و در و در پیش تست و تواز و گیران طمع واری نصیحت کہ تو خورد و در بین تست و تو بد ریزہ گر و بگر و مردم می تنی این سنگ صدمات بی پای طالب آمدہ تیز روان عرصہ ارادت را بسر آورده شیخ عراقی میفرماید

قطعه

آفتاب اندرون حسانہ ما
گنج در استین و می گردیم
در بدر میسر ویم زہرہ مثال
گردہ کوہ بہر یک مثال

این نہ تہا ہر روان عرصہ عراقی و کثافتے معنی را پیش آمدہ بلکہ کوہ نور و ان کر پوہ صورت را نیز پیشی آمدہ کہ از حال خود غافل ماندہ چشم طمع در مال و گیران و دوختہ اندمانہ خود را جا روب نگردہ خیال نقاشی کاروان دارند و بہ موجود قناعت نہ کردہ حریس معدوم اند و دوختہ خود را ندیدہ و رگر آورہ مردم و استند نفس امارہ را کہ راہزن دائمی و کیسہ بر قدیمی و دشمن جانی است دوست صادق انگاشتہ جوہر را کہ سی او در نیک و بد اثر ندارد و دشمن قومی و استہ با خود بزم صلح و با چہانیان ہنگامہ رزم آراستہ اند کہ جوشی و سرگردانی خود را اگر نیک کار این شغب خانہ و نیاست بر اجرام فلکی و اجسام عالمی مے نہد و برادران بنی نوح خود را معذور میدارد و الا چون سباع و بہائم در ہم آویختہ و در ریختن آبروی یکدیگر است تا بخون چہرہ رسد حاشا کہ سباع و بہائم از ہزاران کی در سمجسان خود این ناخوشی کہ آدمی از تیرہ الی ویرہ درونے میکند بر خود می پسندد و اگر بر چہانیان این حقیقت ظاہر شدہ ہر آئینہ بہ نقد دشمنان معاندانہم انفسے کہ از بیعتی و رگر و انتقام اند براحت افتادہ کہ شش بی اثر کردہ می و بہر فاعلی بر خود نہاد می و چون دل رخصت این مکتون یعنی دارد کہ از خود تسرای خاطر بمعزکہ تسلیم و سیاہی و کاغذ و رآرد برای ہدایت عالمیان از نو کردہ و آقا و فقیر و غنی و کلمہ می تولید اول مجموع خطائی کہ بر کشت زار نو کردہ زیدہ آنکہ سر رشتہ سکینی و معاندانہم و پیشانی و غنای واری و غنوی کہ در زمان

کہ تعلق داشت در سنگام مجرم و نیا و رجوع انبای روزگار نمیدارد و یکبارگی ورق گردانیده من
گویم آن نام اعمال حسنه شسته شروع در بدستی کرده توقع و گیر بر کونین تو اضع و نیاز مند می از جهان چشم
میدارد تا کار از تیر لے بجائی میرسد کہ جن المتین اخلاص گسسته میگردد و باولی نعمت و صاحب
خود تغییر روش میکند چه در اطوار خدمت و چه در اوضاع اطاعت چه در ملا و چه در خالتا رفته رفته
بجائی میرسد کہ بدست خود در گرداب هلاکت مخفی میشود و سرگاہ نوکر کہ خارا غلیظ همیشه در سردار و بر شکر
باده خود کامی و شنبلی ازان بدست گشته چه عریده یا عینما پیدا کہ صاحب با چندین اسباب مستی میشود
داشته باشد چه دور باشد و لهذا اگر صاحبان بر کشید لے خود را بہمان نظر خود می کہ در مبادی احوال دیدہ
اند منظور داشته نگاہ داشت اعتبار خود نمیفرا یند آن تنگ حوصلہا کہ در بند سود و زیان خود در معنی سوداگر کی
حرف اخلاص بر زبان صورت بکار دارند از دید این حالت کور باطن آتہ شود و در اور زیان خود می
انگارند و در اندیشہا تباہ افتاده پائمالی حوادث میگردد و این کم خروان بدست توقع تو اضع است
بے حسابی از صاحب خود را آتہ در گوشه ان فرمیدانند ای سخ سوم شہر ذیحجہ و در سال ہزار نگارش یافت

(۲۷) بحث انجانال

چارہ مخف چارہ کا علاج پسیری ختم تراوش می کند چکتے ہیں فرو تنہا ختم اللہ بالخیر والظفر اللہ
خیر اور کامیابی کے ساتھ ختم کرے۔ نبوا بر گیرند گانا شروع کہیں مشاق جمع مشقت کی زندیاں۔ محن۔ جمع
محنت کی تکلیف۔ سما یا جمع سحیر کی عادت۔ لمعان۔ چمکنا روشن ہونا بارقہ چمکنے والا۔ روشنی۔ صائب
درست فتوت جو المربی۔ مقدس ان عالم عالمی۔ فرشتے نیکوئی فروش۔ اپنی تریف آپ کہ لہو
مستعجل بلدی کرنے والا۔

ہیت وہی ندانم چارہ فراق و نیست عجب کہ پیچ زیرک خود کردہ راند اند چہار
لیکن ایندو بیچون در چارہ گر سیت اگر روزی چند بظاہر دوستان حقیقی را در گذارش حیران
میدارد اما در معنی اسباب و وام مواسات سر انجام میدہد اللہ تعالیٰ بزودی محنت دوری

سپری گروانا که نه تائب بیان شدید جدائی وارونه صبر ناموشیدن عاشا اگر بیان توانستی که دست
 بزبان آمدی که نه درخور حوصله و استعداد مستمعان زمانه است و نه خاطر مشغول بسیار و مستعان
 مستعد خطاب سرزین شنیدن وار و از جو ششش بیصبری خرمی چند تراوش میکند

قطعه

زودست و درم ازین زار ترقیه باشد حال زیار فردم ازین معتبر چه باشد کار

میان آتش و آب اندرون گرفتارم که جانم آتش گاه است و دیده دریا بار

شکر ایزد و راه مشرّفه و عمار رسید و خاطر را از بار گران رها کنید یعنی در بست و سیم صمغ ختم الله باین
 و الظفر گرامی قاعد رسید و مفاوضه که طراوت بخش دل پرآموده و نصارت ده خاطر انسریه بود در عین
 راه آورد که مرزا جهانی میگردد بمقتضای سعادت ذاتی و نسبت بلندی و دولتندی آمده وید و در استعداد
 روان شدن است چگونگی که چه خوشحالی رود او کو قدرت گفتار و کجا قوت نوشتن و باین فرصت زیادت
 تا بندگی از مسرت خود باز نایم اشعار و

وقت آنست که یاران طرب از سر گیرند طره شب زرخ روز تویی برگیرند

مطر باز او ندیمان را آواز دهند تا سماع خوش و عیشی بنوا برگیرند

المنته لئذ که از آن یگانه زمانه هم آثار و صلاه عالی ظاهر شد که چندین مشائخ و انوار محن که از آن باز
 که هندوستان مفتوح گشته چنین واقع نشود بود تائب آورده در ارتقاء مدارج کمال کوشیدند و هم
 انوار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لمعان سیوف بارقه آن امثال مندر و شمشیر گشت
 که بزدهای مردانمانی فرموده منظر منصور گشتند و هم فنون تدابیر صابنه آن یگانه زمان بر خرد و بزرگ و
 دوست و دشمن پیا آمده سرتب و انشوری خاطر نشان ظاهر بنیان شد و هم مراسم مردمی
 و لوازم قنوت در پایه اعلی بنصه بروز جلوه گر آمد چنانچه ولایت بدست آوردند و لو که خوب بهم رسانیدند
 و با چندین پیکار طرح دوستی انس الامری انداخته مقدسان عالم علوی را آفرین گر خود گردانیدند آری
 محبوب و لها گشتن مفت و بی تقی میباید شد اکنون بر حسب مدعا در زمان عالیشان شرف

نفاذ یافت نیکوئی فروش نیتیم کہ در ان باب شرح دہم اکنون بہر چند زود و نر مرزار اہل از صحت
 آورند سو و مند تر و بہتر خواهد بود زیادہ چہ نو پسید کہ وقت تنگ و قاصد مستعمل و خاطر در فروش اللہ
 تعالیٰ در بادہ کامروائی فروش افزائی نصیب گردانیدہ در محاسبہ روزنامہ احوال خود گرم تر گردانا
 واللہ بس بالقی ہوس وواز دہم آذراہ الہی سندی و ہفتیم این دو کلمہ بہ ہم استعجال نگارش یافت

۶۸۱ بحث خانان

آوند بر تن - وسائل جمع واسط کی - وسیلہ ذریعہ سمٹ - نشان نیک روش - استتار چھپنا - پر وہ پوش
 قلاب بدل دینے والا خالص کو بیخافص سے - مراد و غاباز سو و اگر قلاب سے ایسا شخص مراد ہے -
 جو دوستی کے معاوضہ پر نظر رکھتا ہو - اندوہ فروش - بلیغ کار اشیاء کو فروخت کر نیوالا پیرا پیر - زلیہ
 آراستگی خرافت - نادانی پیوگی - ابلہ طرازی - بیوقوف سمجھنا شترہ - لایح - حرم - وراز نفسی - طول کلام
 واویلا من فنون النفس الامارہ نفس امارہ کے دھوکوں سے فریاد ہے - مناشیر جمع منشور کی - فرمان
 سے بحق آنکہ بجز تو کے گزیرہ نسیم کہ در فراق تو یک لحظہ آرمیدہ نسیم
 من خود نیست کہ درین نگاہ پویم کہ حرف دوستی و دشمنی استحقاق و حدیث محنت و دوری
 بزبان نرود آن را بزبان معاملہ و گذار و اما چہ توان کرد

می ترا و حشکم آنچه در آوند من مست

والحق از آنجا کہ دور بینی و معاملہ دانی و بغور کار رسیدن شیدہ ایشان مست و میدانشد کہ آن متاع
 چرب زبان خراب باطن شوریدہ فاطر نیست ازین تراوش بے اختیار سے از روگی بہ خاطر راہ
 نیاید اما حقیقت کار است کہ حقیر قلب و عنقیر کاغذ و سزہ درانی زبان عنقری را در بار گاہ محبت
 گذار نیست و بہر چند این جنس بدیع بود وسائل سمٹ ظہور یاد بلباب خفا و نقاب استتار بیشتر پو شد و
 سو و اگر قلاب اندوہ فروش کہ ملتزم این پیرا پیرا میشود از خرافت یا ابلہ طرازی سے کہ عیب آزارنا والہ
 و امینا پیر سندی خواہم کہ بدو کلمہ اختصار رود اما شترہ سخن گفتن بان وانش پسند و درین خویش بیایب

داشته بود از نفس موصوفت دارو و او ایلا من فنون النفس الامارة آدمیم بر سر گزارش بعضی معاملات
 آنچه از حکام مقدس بود فرمان درست کرده فرستاده شد و حکیم عین الملک نیز ورین نزدیکی روانه
 این حدود است و آنچه در باب مناسبتی مقده که بایران و توران شرف لقا و یا بدقتزوه ملک
 تحقیق شده بود بی شائبه تکلف آنچه این حیران مطمین اندیشیده بود اگر عبارت و لفظ بقدر لقا و
 داشت در معنی یکی بود

بخش خانان (۲۵۱)

غریب ادنی شریف اعلی دل بیچ مضرب شود ایسا دل جو معمولی سی بات سے مضرب ہو جائے
 نسبت ادعای قرض بیان مراد بے فائده شویے اندازد کوفی فساد بر پاکبے
 منت فدای را بر تو عمل که بد بیرات شائیه و ژرودت باایشه ایشان کار شگرف با تمام رسید شکر
 شاه علی دل آن یگانہ زمانہ کنم یا سپاس سبکباری دوش سنگین خود نمایم آری کسی را که نیست در شرف
 کارش بر بهترین و جوبه بانجام میرسد چه حاجت که من مداحی کاری را که برو ضیح و شریف حسن آن پیدا باشد
 آوازه شوم اگر چه کسی از خود آری این نیرو را می بلندی و گیر نمیده یا بروش دیگر فهمانیده بودند اما کلمات باطل
 اسامی حق نشان چون شکر بخش بقای نداری و همان بی بقائی او جزای کافی ست چرا بر زده ورین باب
 حرف سرائی نمایم و خود را بقدر دل بیچ مضرب شو مخاطب شریف الذات خود را به نیی در اضطرار
 اندازم عزیز من هر کاری را شکر می قرار یافته از قرار یافت مردگان پوشیده استخوان قرار داد خود
 و الا که هرگز نیر و شکر امثال این خدمات لایق که بچین تنگ و در و جنگ و جمل و لغتوند با بر صائبه
 صورتت عیبی با نیست که ترا زوی انصاف محکم تر بدست فطرت داده نگهانی نفس زود فسر به
 شکر باید کرد که مبادا دست نمازش بروش خود کشیده شوری اندازد الحمد لله که آن نونهای اقبال
 را راهی با سید و معاریه نفس داده اند و آنچه از قسم شکایت نوشته میشود این ماجرای میان فطرت من و
 فطرت شماست و الا طبیعت من با طبیعت شما نهایت موافقت و خرمندی دارد و آنرا در وقت

ہجوم اندیشہا کے صوری نخواستہ میان فطرت و طبیعت جنگ نیندا زندہ پنجم شہر و لقیہ ہ سند ہزار
نگارش یافت

(۳۰) بحث سخنان

طراز نقش و وقع بلندگہ مجازاً اعتبار عزت احرار جمع حُر کی آزاد مراد شریف لوگ حد لثبات صوری
ظاہری ذلتیں زندہ پوش گودری پوش مجازاً فقیر
امید کہ قیر و زمندی صوری و معنوی کشائش ظاہری و باطنی قرن حال آن یگانہ زمان گر و و خاطر
محبت آگین را در ہما مور متوجہ خویش دانند شماراً اَلطوَر میخوایم کہ اگر ہزار کس و رخت کی بدی گویند و بد
اندیشی اور بہ نسبت آن مجتہد صغات خاطر نشان کنند وقتہ اخبار را کہ صدق و کذب طراز است
در یافتہ و قعی بران نہند و مرتبہ کہ صدق مظنون شدہ باشد گاہ آن را بفاعل حقیقہ منسوب ساختہ مست
آرا شوند و گاہ آنرا بفرخی حوصلہ کہ از لوازم بزرگیست حوالہ کردہ نشاط را اساس نہند فکیف کہ بداندیشی
کی بگفتہای و اہی اہل نفاق باشد یا محض توہمی و تخیلی کہ بزرگان وینی از مزاحمت آن خالی نباشند
بہر سدا و اگر حرف در رشت نگاشتنہ قلم خیر اندیشے شود آنرا در شتی ندانند و آنچه نہ عم کی نصیحت و
نیکو خواہی باشد رشت نمائی میرسد کہ دیگر راست اندیشان را جامی سخن نباشد و بگرہ عزیز
من عنقریب ولایت و سعادت بکن مفتوح خواهد شد و در حوصلہ وسعت بخشند و در سلوک مردم فراخی و مہند
و ہمہ نوکران خود را بیک طریق آشنائی گردن نگوہیدہ است فکیف کہ بگمانہا بسا احرار از مذتہای
صوری با حتر از نمودہ و در سلک زندہ پوشان در آمدہ اند و در بنیاب سخن بیارست و مخالف کم و غریب
ترا نہ مخالف من ہمہ وقت لائق این حرور سرانی نیست روز بان خرد و ادماہ سہ چہل

(۳۱) بحث سخنان

مستمند در و مند زخم خودہ اندہ گین کارہ کہ است کرنے والا مہنگرہ کہ است کرنے والا مکر وہ ہلے نال

بزرگ زاوه قندی نهاد۔ مراد اول قلب تکوین۔ آفرینش مکاره جسمانی جسمانی تکالیف مؤوت قصوی
کامل صحبت۔ قصوی و نهایت غایت انہما تفصیل قضی۔ پوری تفصیل۔

ابو الفضل مستمذک از نوشتن نامہ کارہ و از فرستادن قاصد متشکرہ است و از گفتار بنگ آمدہ قی
کرد است از کم جوگی خود و فرط عطف نسبت آن یگانہ و ہر جزہ حقیقت در و مندی صورتی خود را مکتوبید
و چون مسرت خاطر خلیج آن گوید و اللہ معہ فطرت منظور است از اندہ خواص عامہ روزگار نمی
اندیشید اللہ تعالیٰ نظر بر کجاشک جوگی ہای ما کردہ بزرگ زاوه قندی نهاد و ما را از خدمت نااہلانہ
این پیر عاجز معاف دار و باید و لثمانہ فوار ساندیا بانج تجربہ چہ نرسند و درین چند گاہ این بیت
آن راہ یافتہ سر تکوین و غالب آمدہ نفس ماہہ شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ بزم عم نفس در دل میگزد و در
ہزار بار حسرت و گوزہ کردہ اند مرا
ہنوز تلخ مزاجم ز مرگ شیرین کار

ہر گاہ دل حیران را بچیت تحصیل کمال علاقہ بہشتی یافتہ خواہان تجرؤ و تحمل می بیند خاطر بوجہ العجب را باین
بیت حکیم سنائی سر خوش میدار و فرود

آفرینش تبار فرق تو شد
بر محبین چون حسان ز راہ نثار

اگرچہ مہلاً میداند کہ عقل و ولت کجش و بخت سعادت آورد و از مکارہ جسمی را مانع نکوشش نفس و تحصیل
کمال نداشتہ انفاس قدسیہ را در آنچه لایق و قدرت مصروف خواهند داشت اما مؤوت قصوی طالب
تفصیل اقصی است و در ربیع الاول سنہ نہصد و نو و ہفت و قتیکہ از بیماری صحت یافتہ بود نگاشتنہ

۳۲ سخنجانان

عالم طبیعت۔ عالم بشریت۔ میرزائی۔ مجازاً بے پرواہی۔ بارک اللہ سبحان اللہ

عاشق معشوق مزاج شما از معشوق عاشق مزاج خود گاہ چند دار و از عالم طبیعت کہ از ان زمانہ در آرزو
نہ مخاطب من معذرت طلب آنکہ قاصد شما خبر نمیرساند و میرزائی طبیعت شما موقوف آنکہ قاصد باید
تا خبر بر و بارک اللہ دیر و تازین یہ بیت آن راہ یافتہ ملک معنی امیر خسرو مظلوم بودیم

تظلم

بازگشادم به طیبی و کان
 هر که دلش تنگ نیاید زیند
 و آنکه خوش آمد طلبد نیز هست
 و این صبح که بیا و شما نشاء بلوه دارو باین بیت عطار گانجم خم باوه بنیو شد و گاه پیا پیا لیه شراب بیت
 آن یکی آستین و تاصنی شده
 ذوق وی و شوقی امروز گشته آمد میسر که نشاء این دو و خم معنی بر گرم سازد و والسلام

(۳۳) بخش نهمان

ضروری الدفع - و ه جس کا دور کرنا ضروری ہو۔ مسئلہ - بیکار آثار المتقدماتین، قدما کی یادگار پر امتداد

در از ہونا درازی

ایز و جهان بخش جهان آفرین مقتضای فنون حکمت بالذوایر شیرین و لبان آفرینش را کہ بزعم اکثری
 از نفوس ضروری الدفع است و بگمان برخی از نفوس معطل مدت سه ماہ و کسری بسر حد عدم برودہ باز
 بر فراز وجود آورده در دفع منعم و قوت اعضاست امید کہ این رجوع باعث امتداد و ہدایت شود از
 آنجا کہ در ہنگام شافقین ملکب نیستی کہ مطنون شدہ بود خاطر التعلق با سباب و نیوی نبود نفس ناطقہ را
 بعضی امور کہ در زمان صحت بطلالہ معلوم نہ شدہ بود و مدخار و پیا پیا طلب خلیدہ بعالم یقینی آجکمال
 یافت معلوم میشود کہ این بازگشت موجب حصول مقاصد حقیقت شود و از شوق دیدار آن یگانہ روزگار
 چہ نویسید کہ در شدائد اوقات کہ از عالمہ کوان برین عیشد مناظر را غیر از محبت ایشان گرفتار نمی یافت
 چون تکلف در میان نایب و اتصالی معنوی بر کمال منجواست کہ ازین منعم کجا چند نویسید
 آثار المتقدماتین خواجہ عطا بیگ کہ ہمدارہ از احوال خبر میگیرند امتداد و خواہش او با عشق این تخریب
 شد اللہ تعالیٰ مستور و نصرت قرین احوال خیرآل ایشان و ارادہ شہر رب قلمی شد

نخستانان

اصفیا جمع صفی کی برگزیدہ۔ ازان باز کہ جب سے کہ بازارِ حدوث و نیار کما نینگی۔ عیسا کہ چاہیے
استفسار۔ جلد سے ایک مرض کا نام ہے۔ اس میں مریض کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔ رطل ریمانہ زادہ
سیر کفانہ کافی۔

چہار و ہیم آفر ماہ الہی سندھی شش والا نامہ کہ بعد از وزیدن نسائم فتح و فیروز می و سر سبز شد
گلستان اقبال و نصرت رقمز وہ کلک محبت شدہ بود و بنظر اقدس خدیوہ جهان نگارندہ ملک معنی آرائندہ
جهان صورت کہ سالہای دراز عمارت بخش خرابہ روزگار باور سید بنظر تحسین و استخوان در آمدہ لوازم
شکر انیزدی و مسرت نازہ روی نمود اولیائی دولت و اصفیائی فطرت خرنند و شادان گشتند۔ فرد
امروز روز شادی و امسال سال گل نیکوست حال ما کہ نکو باو حال گل

از ان باز کہ افراد انسانی در بازارِ حدوث و چہار سوئی کون و مکان ہنگامہ آرای شدہ اندر باب
عقیدت کہ باطن ایشان بنیات خیر آراستہ و ظاہر ایشان با گاہی و آداب فاضلہ پیراستہ کنار آرزوی این
گروہ متقدم از مقصود ہستی نبودہ از آنچه وجہ ہمت علیائی ایشان بود با حسن وجہ صورت اتمام
یافتہ است آن منبع اخلاص و معدن نیکی را اگر چنین فتحاروی و ہدیہ بدیع و چہ بعید است لیکن من نقب
بر گنج غیر قنایہی زدہ را کہ بر جواہر و لالی کہ در حوصلہ آسمان در گنج و در صدق روزگار در نیاید دست
یافتہ است از چنین مقاصد جزئیہ و مطالب محقرہ کجا خرنند می بشود و میگویم کہ طبیعت من خوشحال نشدہ
این کار شگرف را حقیر شمرده و یا سوداگر من کہ ہر متاع را سیکو فروشد نکوشش این کالا را بخاطر نیاید و دریا
از لوازم فروخت کما نینگی نیز و اخت لیکن این فطرت بجز اشام استفسار من بالائق خطاب خود حرفی
چند بیتا بانہ میزند و

کہ نیست جان مرار طلبہای جام کفان

خار بید من بحر باہمی طلبد

(۳۵) بخشخانان

حسن و خاشاک روزگار کنایہ ہے نظاموں سے مصنفہ صاف

ہے اے شاد ہی جہان آفرینش وی گوہر کان آفرینش

ایز و جان بخش جہان آرمی نیکو داند کہ این جیران مطمئن کہ نظارگی جمال جہان آرمی ایشان اگر بفتح
قدہار ہم کامروای شادمانی شود شمارا شناخته باشد کہ عنقریب دارا من ٹھٹھہ را از حسن و خاشاک
روزگار مصنی ساخته بہ نیت تسخیر خراسان و فتح ایران زمین بدست آوردن قدہار را روز اول
سفر فتح انجام خود و اہلست اگر بسیار مشتاق بنا شد کہ در حوصلہ کنجشک و زگار نمی گنجد از تدبیر آن غافل
نبودہ عرائض و لکشای بدر گاہ معلی ارسال دارند و دستاں خیر اندیش ابا اعمال نہ باقوال مہمانی کنند و کامیاب
گردند و

ہر لحظہ و ہر ساعت یک پیشہ نواز و شیرین تر و زیب تر از شیوہ پیشینش

دو لختاں را دوست میدار و نہ برای آنکہ اورا نیکو شناخته است لیکن یک مرتبہ تقلید شما میکند
و یک مرتبہ از جہت فرط اخلاص او کہ بشما فہمیدہ است و قار و ملکین را بیشتر میجوہد کہ درو باشد و در عفوشت
مستی نیکو خدشتی اورا امید کہ بدست نسا و ملا تقیار کہ در رزم و رزم بکار آید باید کہ بخود جنگ کند و با
طبقات انام اگر بجا الہ الوقت صلح نکند آشتی گونہ خود چہ مانعت ملائکہ کہ شائیتہ مراتب خدمتست
کافشکل نظر او بر اعتبار یافتہ اینفتادی تاز و در معتبر گشتی

(۳۶) پیر پیر سالار خانان

مرباہد (مسائل سستی بہل باناوسیم درونی دلی ارادہ مقصد آویزہ تعلق پوٹسکی علاج کرنا
شولیدہ پیریشان (مصدر شولیدن یعنی شوریدن) وازر کلاہوز ظاہر شور ششس چوش میں آما
ظلال جمع ظلم کی سایہ مدائی صلح کرنے والا ہرزہ سگال بدخواہ کارستان تعلق دنیا

اللہ تعالیٰ در مرضیات خویش جستجو می سخت کرامت کند و اگر در فرستادن نامها اہمال میسر و عمدہ
 است نہ از افزونی مشاغل چه آن مسکلی است کہ در آن ہر طائفہ را عبور است اما در لوازم محبت دقیقہ
 فرو گذاشت نیست و چرا باشد کہ آن از لوازم فطرت است نہ مراسم طبیعت چون در پیش نسائم معنوی
 از گلشن آن گرامی برد اور بشام فطر تم رسیدی خاطر را میل نوشتن مکاتبات کہ مکالمہ روحانی است
 بیشتر شمس امید کہ در پاس نشاء صورت مسالہ نہ و دو مہجانی کہ پیش نہاد بہمت والا شدہ است
 بشائستگی کہ اید عزیز من ہندوستان را بہتہ ہزار کس درین دفعہ گرفتند برف و حکایت مردم گوش انداختہ
 عمل برخلاف آن لازمست آنچه در ہر باب دوستان رسمی نتوانند کرد بجای آوردہ از روشی حقیقی بہمت
 در بر آمد کار ایشان دارد چند روز بسج و رونی آویزہ داشت کہ لختی از واسستان ایندوی دوستان
 نویسند کہ مرہے بر خاطر افکار آن نقادہ و دوستان آگہی ہندو این بہت روم شمس کہ بر زبان دادہ بودند

سرمایہ سازد بہت

بگردد را اگر در غم نگرود کہ زیر غم مجورون کہ نگرود

ولیکن پزشکی نمودن بسیار بر خاطر انصاف گرامی دشواری آید تا آنکہ گرامی نامہ آمد و دل شولیدہ
 شورش یافت

تلم

درین چہر کہ محکم شہر بندست نشان وہ گردنی کوبی کست دست

نہ در چہر تو ان سرواز کردن نہ نتوان بند چہر باز کردن

ہر چند می دانم کہ از شناسائی مسراج جو صلی لختی خورا از طبیعت باز خریدہ در طلال خرو در
 آسایش برزند لیکن آن مایہ حالت گسترده ام کہ از دیدگونہ ناگون غم یکجہتان ناست ناستا تو اند
 چارہ ہر کار پیش شاست از بیرون نطلبند و اپنے از بحر و ننگا شتہ اند این اندیشہ لازم والا فطرت
 باشد لیکن امروز کہ گوہر انصاف خاکبوس و ضد بوزمان بی اندازہ مدارائی و سہر زہ سگالان گرم ناسنجاری
 اگر روز گاہے دل بدین کار متان تعلق باز دارند نزدیک یقین وار و کہ بہا تن این کردار گزین آن خواہ

نیز در زمان شالیہ روزی شود بر آمدن بہر وجود مناسب میدانند

بخش سخنانان (۱۱)

انگشت ہنم - اعتراض کروں - مکٹ - ٹھہرنا - دلیری - زبونی - ذلت - مغلوبی - ماکوئے کار - کام کی قیمت

رباعی

گردل وہی کز تو شکایت کنی دانی کہ شکایت سچہ غایت کنی
در پردہ وری بنا شد اندر حق تو زانہا کہ تو کردہ حکایت کنی

رباعی

ہم بیکر وزی ز غایت مدہوشی گر چشم کنی با من و گر بخروشی
بر کردہ تو یکا یک انگشت ہنم فی فی من و انگشت و لب خاموشی

عزیز من شکرے ز روزگار را این ناشامی صبح وجود بکدام نیر و گوید و چہ مایہ تواند گفت ہر چہ گفتنی بود
لختی بر مزو ایما و برخی با ظہار و تصریح بیرون داد و مخلوط ضمیر صافی و رول نگاہ نہ داشت و ہر گاہ بشما ہم ہمدار
باشم پس با کہ سر گرائی نمایم چون این وہی ہمال سخت مہر و سست خشم آفریدہ است بہمین دلاویز
گفتار آشتی کردم اما بشرطیکہ زو و ترا بند و دیگر مکٹ راہ نیب اہو و لہجی گوہر سعادت مندے و پاک
نہادی میرزا شاہ رخ از ضرورت است چون ایچھوہ درین نزدیکی با ایشان دادہ شد سزاوار است
کہ تاریدن آن ہم مسلم باشد و از آنجا کہ خیریت و ہیوہ ایشان را میخواد ہر چہ ہر نیس را بکلامت و فتادہ
و سر رشتہ سخن کوتاہ کرد و ایندہ یہیچ چیز نیست کہ او نداند چہ از حقیقت ملک و چہ از زبونی غنیم و اختلاف
آنان و قابوی کار بانک فراخی حوصلہ و کشادہ پیشانی و لشنودن دیو افسانہا بیدلان و ہرزہ رانی و یادہ رانی
ناشاہگان سادہ لوح ہمہ کار ہا و لخواہ انتظام می یابد و در اندک فرصتے تمام ملک نظام المسک
در حوزہ تصرف اولیائے دولت می در آید است و ہنم ماہ بہمن الہی سنہ سی و پنج در مونیگی
پلن تخریر یافت ۔

(۳۸) سخن انجانان

اعزیز تر کامل البضاعتہ پوری پونجی والا منش طبیعت۔ مکنونات ردلی باتیں معجب۔ مغزور
گردآوری۔ حج کرنا۔

خاطر حقیقت پیرای را گرامی تر از نوید فتح و فیروز می آن اعز و دوستان چون گویم که دوستان ناپدید
مطلبی نیست از اینجا که برستان سرای نیت حق اساس آن محاسب روزنامه خود نظر محبت اثر می
افتد گل گل می شکند و بشام ^{نقص} این پی برده تحیات جهان پوی دولت و اقبال می آید انسانی آن
جویای اہلیت را چنانچه بعض غنایت خود آن توفیق کرامت فرموده است که در هنگام شادمانی که
ہوش بانی جہو نام است جشن ہوشیاری آراستہ بزم وانش در رونق می بخشند امید که در وقت
سندوح نامایم و ظہور نامرضی کہ در ویدہ تحقیق عین مصلحت بل مایہ رضا مندی و خرسندی است نیز مست
پیرای خاطر خردہ دان گشته بہار بہ خزان بہت باشد چہ از طبیعت قانون دان کامل البضاعت مزاج
شناس آدمی تلخ شیرین مینماید از حکم جهان آفرین خود ازین کمتر چون خیال توان کرد و آن کہ بتواند
بودی سخن آمدہ حرف راست نوشتن نامہ دراز جواب اقبال آثاری زین خان کو کہ است در
جواب معترضات بادشاہی برای چہ این تدرار کہ جا باید رفت و این ہمہ سخن کرد و یکبارگی طرز انضام
منش خود را گدشته مثل امرای سرحد کہ شناسای مزاج اقدس نیستند حرف زد و دل دوستار محبت برشت
بدر آمد و در جواب فرمان نصیحت امیر عتاب آلود کہ اکنون شرف نفاذ یافته بغیر از آنکہ تقصیری شدہ
چیز دیگر ننویسد سخن دراز نکنند نسبت خاص بتیاری بگفت آورد والا من خموش را کجا حرف زد
مکنونات است بیت

ہمہ حل و عقد عالم چو بدست غیب آمد . من بو الفضول معجب تو بگو کہ در چہ کارم
کشادگی پیشانی و شکستگی خاطر و شوق برکسال برگرد آوردی محاسبہ شہاروزی روز افزون

باو۔

(۳۹) بحث نماناں

محاکاتِ صوری، خط و کتابت، لطفِ صوری، مجازاً خوشامد، کلاءِ اعلیٰ، عالم بالا، حیات سے مراد عقل ہے۔ رموز و انانِ ملاءِ اعلیٰ حیات۔ مراد فرشتے اور انبیاء۔ آزر م۔ ثرم اصلت، منش۔ اصیل۔ ما و حم۔ ما و ح ام۔ مدح کرنیوالا ہوں۔ معائب۔ عتاب کرنیوالا۔ معائب۔ جس پر غتاب نازل کیا جائے۔ مشکلی۔ شکوہ کرنیوالا

خاطرِ ہوش قرین چگونہ اجازت فرماید کہ قصہ پر غصہ نش خود را در مقالاتِ ظاہری و محاکاتِ صوری کہ حسن معنوی از دار الملک متضمنیات خود از حساست شرکت اقتضای لطفِ صوری اخراج نموده است اعلان نماید کہ اگر قرین صدق است راہِ خلافِ رایِ جهان آرامی روزگارِ غدار کہ نہ چشم و در بین وارد و نہ دایں انصاف گوین رفتہ باشد و اگر زمین کذب است قطع نظر از آنکہ در مجمع رموز و انانِ ملاءِ اعلیٰ حیات از خود را بی آزر م نموده باشد بزرگ زادہ اصالت منش را بجلامی قبحہ رعنائی جهان فروختہ باشد مجملًا اگر دل و انامی آن سر بلند معنی و برافراز صورت خواہان صحبت صورتے بودہ بامساعت وقت بی تکلف از غلب لفرمودہ اند از ان چہ شکایت کنم لیکن بر صبر خود بیتا بانہ ما و حم اگر عیب او ابا اللہ مخالف شتر اول بودہ است در نارسانی و بی فہمی خود ہم معائب ہم و ہم معائب و در بی توجہی آن گرامی دوست نہ مشکلی و نہ مخاطب و اگر مخالف قسم ثانیست ہم آن و انامی رموز آدمیت مدوح و ہم این صابر بیداری محبت محمود زیادہ چہ ناپید۔

(۴۰) بحث نماناں

جان داروئے تریاقِ خوبائے چهارگانہ۔ فضائل اربعہ حکمت، عفت، شجاعت، سخاوت خواہش ردا خواہش مثلے والا۔ مجھے۔ بھوکہن۔ نام بھندر۔ مراد خوشخبری ہے۔

نظم

ساقی بسا که یار ز رخ پرده برگرفت
 کار چهره غلبت پستان بازور گرفت
 هر بار غم که خاطر ما خسته کرده بود
 عیسی و حق خدا بفرستاد برگرفت
 گرامی نامه آن والا و دو مان سعادت بخت آورد
 و مسرت های گوناگون بخت بخت بوی معانی
 بشام جان این خیر اندیش رسانید و گزیده غذای روح را انجام شد
 و دوم و بلوغ دل را عطر آورد
 ساخت و آرزوی غمخیزی را جان داد و می نمود سوم
 مژده قدم قیروزی آورد و نوید تنومندی
 درونی شنود چهارم آن خلاصه فاندان آگهی را باز بخدمت
 و کن رخصت از زانی داشتند و نیکنامی
 و بخت افزونی را از سر آغاز گشت چنانچه در جهان
 معنی گزیده تر یا در خوبیهای چهار گانه بر شمارند
 در عالم پیکر از نام نیک ستیاسی بهتر چه که برابر آن
 نبود و همواره خاطر شد روان از ان گزند نا هنجار
 که ایشان را رسیده آرزوه بود سپاس ایزوی که زمانه آن نزدیک
 شد که مبر و انگلی و کاروانی آن بکلیت
 شناسندگان آن نکو بیده نقش زد و خاطر مقدس
 شاهنشاهی این غم بر آید نیم زمان خود آرائی را که
 بر اینک ضمیر خدایش زدای بود و پیام انجام
 شدن آمد و باطن گرفته آدای کشایش بر شنیدای
 هم زبان حقیقتی چه بر گویم و چه برگردم
 من برای دیگر و نیز نگ سازت یزد و کار دیگر
 با این معنی کج گرا ایسای کوتاه اندیشان
 روزگار لطف و شگرف کاری کار سازان دولت
 یکجانب و بد گوهری مردم این یوم بکیو

قطعه

سبب است مانم ز ماجرای چند
 که غیر بالرب خود با کسی نیست آرم گفت
 نشکایتی که ز اینسای عهد هست مرا
 بگویم و نگنم شرم می نیست آرم گفت
 بی نی چرا حرف بیداشتی می رود و از درون
 صسانی گد می تراود و هنگام شننا گشتی و سپاس
 گزار است که با چنین حال ایز و بهمال
 مرا از گزند زمانی راهی بخت بد و زنگارنگ
 خرمی و شادمانی و تلو
 اگر گشته بسا و آید در نیایش گری
 گری و فتوری بر نمائند باشد و چون
 بیدار نشان کوئی بیگانگی بر زه سر نشود
 و آنکه گزین مرید از شاهنشاه وقت
 پا و فرموده و بمر آن زده آرزو مند
 را بحضورت سی میخواند این مژده
 والا بگونه درین قطار کشد و ششم
 نام بر بند دولت است بی همتا
 و نعمتی است بی پایان

و دیگر وجود لجمی و خاطر خوشی چه بر شمار و چه باز گذار و زمان و پیدایه نور افروز بزودی روزی باد زیاده
چه نویسد.

بخش نهم (۲۱)

بجست اشتمال خوشی سے ملی ہوئی۔

از چگونگی احوال بجست اشتمال میسر شد امید که صحت قرین و عافیت اقتران باشند از
بجو صلیبهای شوق که اضطراب در کارخانه تکمیل اهل ثبات انداخته طلبکار صحبت صورت
ساخته است چه نویسد و وستار فدوی شام صادق خان و حکیم بهام و ابو الفضل چه از مقام نفس الامر
و چه از راه انتظام و التیام کی بود و صحت شما اولاد صحبت شما ثانیاً استعدا نماید والسلام

بخش نهم (۲۲)

اغلاطه جمع غلط کی صفرا بلغم خون سودا معجون روحانی اطیبائی لفسائی۔ بزردگون
کی نصیحت۔

اللہ باشماست ز از انگونه که در احاطه علمی او در آمده اید بل از آن نسط که در مرضیات
او آهنگ در آمدن یا مستقیم شدن و اید و گزین ترین نشانههای این دولت خدا داد آن است
که دل حق اساسان را در صلاح بدنی لفسائی آن بزرگ زمان مائل می بیند پس از انحراف
مزان چند روزه بر تلح الزوال ملول نبوده تنها سبب آنرا بر اغلاط و غذا نهاده یعنی حقیقی از و اول
جهان آفرین شناسند و معالجه آنرا منحصراً در قرابا و بین اطیبائی جسمانی نهاده بقدرت معجون روحانی
اطیبائے لفسائی پرداخته بکار فطرت پر و از اندوختن سر رشته محاسبه و املی
را در از کردن و پنهان کردن و ایندست شفائی صورتی و معنوی روزی باد بیت و نهم فردی
ماه الهی سنه سی و هشت در دار السلطنت لاهور نگارش یافت

(۲۳) بحث سخنان

اللہ معکم اینما کنتم۔ خدا تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔

اے مشاق زو و سیر آمدہ ازت رود ان شوق افزو وہ دعای از جانبِ فطرتِ خود
قبول فرماید اگر درین و روز محاسبہ نفسانی بامسارہ فطری از پریدن آشنایانِ حقیقی و دوستان
معنوی بازداشت است مبارکباد و گرتہ بزودی توفیق بازگشت و ندامت از گذشتہ و با و و و
بیت کہ آدر عشقِ فلامہ و دم درین روز ضیافتِ امین عزیز در وطنِ ہجرتِ در و وصل و پریشان
مطمئن کہ وہ لبر بارہ مخاطبِ خود مینویسد

نظم

گفت عیسیٰ را یکی ہشیار سر	کھیت در ہستی و جملہ صعبہ
گفت ایچان صعبتر خشمِ خدا	کہ از آن دو نوح ہمیلر زوجہ ما
گفت از خشمِ خدا چہ لودمان	گفت ترکِ خشمِ خویش اندر زمان
آرزو بگذار تا رسم آیدش	آزمودی کا بچپن بیایدش
گفت ریخِ احمقی قہرِ خداست	ریخِ کودی نیست آن ہر خداست
ابتلا رنجیت کو رحم آورد	احمقی رنجیت کو ز جسم آورد
من ندیدم در جہانِ حبتِ صومی	پیچِ اہلیت بہ از خوبی نکوی
اللہ معکم اینما کنتم بیت و یکم فرودی ماہ الہی سنہ سی و ہشت غلمی شد۔	

(۲۴) بحث سخنان

بے پروہ۔ جانوالا۔ مے کردہ۔ مسافر۔ محاسبہ نفسانی۔ نفس کا حساب کتاب لینا کہ اس
نے کتنے اچھے فعل کئے اور کتنے برے عارس۔ نگہبان۔ پاسبان۔ احیاء اللہ اسم الظاہرہ

ظاہری رسموں کو زندہ کرنا۔

توانگری خاطر و صحتِ بدن باہم متفق ہووے نصیب روزگار فرخندہ آثار ان پی ہووے
 راہِ نرفتن ملکِ معانی با دو ہمتِ عالی نہمت چون فطرتِ جلیسِ مجلسِ انس ان بزرگِ خانوادہ
 خرد و شو و امشب از سوادِ پیشانی گران جسم و بر آشتنگی نفسِ ناطقہ معلوم شدہ ہووے ہر چند میدانت
 بیدرقہ عنایتِ ایزدی کہ عارسِ ایشان ست بانڈک پر ہمیز جسمانی و تعلیلی از محاسبہٴ نفسانی تا
 این زمان نہ پائیدہ باشد اما اچھا لمر اسم الظاہرہ نبوشتن این دو کلمہ مصلحتِ خود و مفرحِ ایشان
 گشت العاقبتہ بالخیر

۲۵ بحثِ نمانان

دیروز و امشب کہ با دل بس نیادہ مغلوبِ طبیعت شدہ میخواست کہ از خلوتِ
 خاطر برآمدہ گامی چند در بیداری صورت زندگد الحمد کہ این اہمیت بی اختیار از لہجہ تیار
 آما باید و انت کہ این آہنگِ باطن نہ برای سرور و حضور ان بزرگِ خردست لکن برای
 اندوہ رسمیاتِ روزگارست اگرچہ از شربِ اہمیت لہر سخا دورست اما در مذہبِ اہل
 تعلق رسمیست پسندیدہ از محاسبہٴ زمان بیداری و مہنگامِ خواب بروز ناچہ گذشتہ و آیندہ مبصرانہ
 نظری انداختن ضرورتست و از اسبابِ ہوش ربای احترام لازم و انتہ پاس فراخی حوصلہ باید
 واست از عرو دولت و نصرت کامیاب باخند والسلام

۲۶ بحثِ نمانان

بے ملاحظگی ہائے ترکانہ معشوقانہ بے التفاتی مدبرہ برگشتہ قسمت بد نصیب۔ وہ آدمی
 جسے دولت اور قسمت نے پیچھے دکھادی ہو مستقبل۔ صاحبِ اقبال۔ خوش نصیب۔ دولت
 والا واہیہ۔ امیر بزرگ۔ معاونہ۔ مصیبت

اللہ تعالیٰ از سبب خطگیہای ترکان آن بزرگ زمانه را محفوظ دار و تا محتاج طبیعت و شیورشش
افزائی اہل محبت نگردد وند فرست درست و عقل صحیح باعث آن شد کہ این دو کلمه کہ مذکور
در کلفت و مقبل را در مسرت اندازد نوشته آمد احتیاط کامل و استغنائی تمام مغلوب محبت شد
در واپسہ کتابت سرگرم ساختند.

عشق است و صد ہزار تمنای چہ جسم
گر خواہشی کند دل شیدا مرا چہ جسم
مجبور استعدا در زبان کوتہ و دست بریدہ و پاشکتہ باید سپودہ مخروش و باخوشے ہم
آخوش باش

بجائماناں (۴۷)

تخیلات بدیع - مراد تکبر غرور

اللہ تعالیٰ قرین و ناصر باد ہر چند آرزوی آن کہ در حرف دوستی سپرے گرد و صورت
نیست ای عزیز آدمی زاد از وہمہ و ہرزہ گوئی سخن سازان بیکار و کفہنی سادہ لوحان یکجہت
و دیدہ رکامی عامہ خلایق و شنو و ہتہا نہای و زو مایگان تنگ چشم پیشین کہ از نامیزی یا نیک اختر
بہ نیکان اشتباہ پیدا کردہ اندہ تخیلات بدیع فرود نشود و درین وقت بزور نگاہی طومار حال
پیشین و حال را دریافتہ اگر نیروی کہ دیدن یا بند خود چہ بہتر و اگر نہ در کر لویہ توقف نمودن پیرایہ
دولت شمرند من خود از فیرنگی اخوان زمانہ آن مایہ ملال دارم کہ تسلیم یا ووی تو اند کرد و و گردانی
درماندہ با تعلق بزوش دارم نمیدانم زمانہ چہ بو العجبہا در پیش دارم اگر چہ میدانم و بتکلف
حرف سرایم کہ مخاطب را در اندیشہ تباہ می بینم ای برادر بہر حال اگر زمانہ گذارد و خود در منزل
نوشان مقصود و دیدم شاید کہ توفیق نکو شمس نفس یافته قدم بر شاہراہ فرض وقت داشته آید و اگر نہ
نہ شاید کہ داستا نہای اجبا بمقتضای دولت فشی ذاتی چارہ گہی فرماید و بہر روش کہ باشد
زبانرا از لغو و دل را از بغض بگامیانی کند شاید کہ ایل ہادیہ ہو لناک وینی بجاقیت

سپری گرو از مہات و نیوی بمضامین فرامین کہ ہر سالہ این کس نوشتہ میشود و بندنودہ خموشی میکند ہمہ
مروم را کیساں خیال کردن برای چہ تا قبل خصمانہ با خود نکرند چہ العاقبتہ بالخیر

۸۴ بخانان

سرباری۔ وہ تھوڑے بوجھ جو بٹے بوجھ پر رکھا جائے۔ مجازاً علاوہ استبعاد و بعد سمجھا۔ ابرار
بہی کرنا۔ پاک ہونا۔ فرود شدن (کنایہ) مرنا یا خالصہ۔ جاگیر احمدی۔ ایک قسم کے سپاہی جو گھڑ بیٹھے تنخواہ
پاتے تھے ضرورت کے وقت جس ہم پر پلور ہر اول بھیجے جاتے تھے بغیر کٹے واپس نہ آتے تھے ورو
گر بڑھی۔ آسیر۔ ایک قلعہ کا نام۔ خرخشہ۔ جھگڑا۔ مجازاً عتاب شاہی و دولہ مٹرو۔
نامہ دوستی حروف بیگانگی معنی نشاط افزائی این تماشائی شکر و کاری روزگار شد و طبیعت
خام سہی مغز کہ نظر پر دیرین حقوق و سمانی و مردانگی و پایہ شناسی ایشان آرزو ہا و سرداشت لختی غمزدہ
گشت خطہاے مروم کہ نوشتہ اند کہ طلب رفتہ ایم حاضرست و آنچه در باب تغیر جاگیر مروم پیشوا نرود
رقم پذیرفتہ موجود و توقف بجا نمودن درزادہ خاصہ و در برہان پور سرباری و ہر گاہ با وجود مشکل شہما کہ
درخت بار و خود میدانت چینیہا شود و از کہ برنج و کرانفرین کند اگر عالمیان با من و ربدی شوند
عبائے بر دل نمے نشیند چہ من خوبی زمانہ و زمانیان نیکوشت نامم و توقع کم آزاری و در سرنیت
تا زوید ناملاکم بجز و شتم و از حسابی و دم اما ہزار یک این اگر از شما بینم با وجود دریافت نیرنگی
تقتد و رہم بشوم و با خود بس نمی ایم آن دعویہا می کشین و استبعاد من شاید بخاطر داشتہ باشد از شما چندان
آنست کہ بمقتضای عادت قدیم در معاملہ کہ مراد غل نباشد بی مشرت این جانب صورت مذمبت
از دور و سہا پر شہادہ و گنگشا بجا آید امر و ز کہ من در معاملہ باشم و از من پیر سیدہ آن چنانکہ نگاشتہ اند
بطور آید و برابر آن چہ باید کرد و حق بجانب کیست و آنکہ در برای ذمہ خود وجوہ معقول نوشتہ اند
سخن من بہالست لیکن چہ سو کہ کردار بگفتار پیوندی ندارد و عجب تر آنکہ نوشتہ اند کہ یہج کس از
شکر نیامدہ چندین کہ پوستانہ بر ہا پور بودند آمدند اول خود میرزا یوسف خان بالملکیان کہ از پنجنہار

کس متجاوز بودند و متعهد جانب دولت ابا و بعد از فرو شدن شمشیر الملک عزیمت جای خود داشتند بموضع
 طلب ایشان رفتند چنانچه نوشته ایشان حاضرست و تفصیل مردم را علاوه نوشته فرستادند و همه درین
 خدمت شریک بودند و الا از من تنها چایید و چون در شاه گزیده توقف بسیار شد و غنیمت شوخی و بی از روی
 پیش گرفت همه را طلبیده و خود آهسته آهسته روانه جانب احمد نگر شد در اثناء راه و مردم در میان
 آمد با وجود این چون خزانة همراه بوده خواست که بهمین مردم پیش رود و دست بر روی نماید چون امر علی
 رسید و نوشته ایشان پی در پی آمد اذ ان عزیمت باز آمد و خاطر مقدس شاهزاده را مقام داشتیم و نتیجه
 که داد آنکه آوازه تغیر در میان افتاد و این مردم را بر همزدگی شکرست روی داد و آنکه نوشته اند که در
 خالصات شاهزاده نویسانده بودم بایستی آگاه شد که نال صد هست یا نیت مشورتی باید نمود و تغیر کردنی
 بسیار اند اما در وقت ما ز راه فهمیدگی و عجب تر آنکه نوشته اند در اصل فرستادن احدی بجهت
 آوردن بیدار و سنگتراش و در روگر بوده که در قلعه گیری و حسل عظیم دارد و اگر بجهت گرفتن آسیرین
 فکر بوده خود چه لایق درین هنگام که مهم عظیم در پیش باشد باسیر مقید شوند و اگر بجهت احمد نگرست
 که در پیش بوده بهتر بود و آنکه در باب خالصه سرکار شاهزاده فیروزی مال و دیگر مردم بیجا گیر قلمی
 شده است راست همه دلخواه سر انجام مییابد و برای همین کار خزانة موجود و زودتر آیند و این کار
 روه ان پیش برزند و اگر من باشم خود بوقوف من و الا خواجه ابوالحسن که برد انگلی و دیانت و کار دانی
 و خیر اندیشی سزاوار و یوانی کل است و از دوستی شمار خیر برکت ید میتوان بشا نشکی سامان نمود و آنکه
 تاریدن آیات نظر آیات امر عالی و پروانه مسلم داشتند و فرستاده اند من ممنون شدم و کاشما بهتر
 شد و آنچه در باب بازگشتین فقره چند قلمی نموده اند یاد از فطرت قدیم داده طبیعت فریبی یافت
 با خود از دوستی گذشته ایم و نزدیک نا امید می بسیر میشود و گاهی تکاپوی در سوداگری میرود باری درین
 آشوبگاه گیتی از نیکو بازارگانان باشم غنیمت است و آنکه در باب استکام مواد محبت دانا و پند سخنان
 مرقوم شده بود در نگاه بویائی این در سر باشد و آن شود چه بهتر خصوصا با مثل منی یک مشتکی کمخواهشی قدردانی
 درین نزد آشنای صا و درون خاصه که خرشته از میان بر افتاد و مراد برگاه طلبه باشند چنانچه پیش ازین

عرض داشت فرستاده ام و سرگردانی که از شما داشتم بشما نوشته بودم اکنون اگر آمدن شاهزاده والا اقبال
 و ترک با شد خود زود تشریف آورند تا لشکر و خزانہ سپرده بعضی سخنان گفتنی و ناگفتنی در میان بپردازد و حالا
 مردم دو دل اند و کان خیال میکنند لعنت بر و کانداز درین مدت که اینجا بوده ام فهمیدگی را بگویم و رخصت
 شوم درین صورت تغیر و تبدل و لخواه میشود و مردم پرانگند خواهند شد و با مید سرگرمی خواهند نمود و
 عزیز آنکس چنان شنوده میشود که شاید ایشان بدرگاہ والا نوشته باشند که ما لہاے بسیار ضایع شد و
 مردم بسیار پرانگند شدند چون مطابق واقع بنود و تھانہا ہم بحال خود دروغ پنداشت رفتن مردم
 خود از ہمین تغیر شوم در میان آمده بود و آنکه در طلب خواجه یا کارکن ایشان امر عالی صادر شده بود
 چون فرستادن یکی ازینہا بر ہم شدن لشکر اینجائی بود تجویز نکرد و اکنون تا آمدن شاهزاده و شما یا کسی
 کہ متعهد لشکر شو و تا من خود ملاقات نموده رخصت شوم خواجه دلنشین کند

(۴۹) بخا سخنان

احتیاط خط. اٹھانا کمال رنج

ایزد تو انا آن فہرست ہوشمندی را در حمایت خود پرورد و مفاوضہ کجیتی کہ نامزد خیر خواہ تحقیقی شدہ بود بگراے
 مطالعہ آن احتیاط و افریافت نگرانی عظیم دارو کہ ہر امان چگونہ زیست ینمائید و خاطر عزیز چونت کم وقتی باشد
 کہ بی یاد ایشان بگذر و سبب نیاردن و تنگی از مزاج زمانہ یا شنگلی از نا یافتگی بعض رسد کار یا کلالی از بگذر جسم مباد اللہ تعالیٰ و سائلک نسیم رضا خاں

دارو

(۵۰) مستشار الدولہ و مومن السلطنہ عظیم خان کو کتابش

اللہ تعالیٰ آن عنصر و انش و ہوشمندی را در مراتب خرد مندی بر بلند دارا و در رضا جوئی پاوشاہ صورت و معنی از
 عمر و دولت سرخوش گردانا و اگر چه خاطر ہمیشہ از نیجت کہ رابطہ دولت خواہی و نعمت پروردگی یک در گاہ
 امریت اتحاد بخش منجواہد کہ طریق مرسلات فیما بین مسلوک باشند تا این وسیلہ لازم این نسبت بتقدیم رسد و
 گویائی و شنوائے مقدمات نفس الامر کہ قحط آن مخصوص این زمانہ نیست و علی الخصوص از طوائف

عالم ابتلائے دنیا ازین عطیہ عظمیٰ محروم تواند کرد و لکن از آنجا که سلسله محبت را گستره دارند خوش
 نمی آید که این جاده را روان سازد که مباد از فساد زمانه و زمانیان محمول بر اغراض و نیویده شود و
 نیز چون این کس بیدرقه عنایت بیغایت ایزدی آهنگ آن دارد که در سلک مشربستان روزگار
 که باولی آلوده زبان پر نگارد و از تفسک نباشد این معنی باعث آن شد که درین مدت مدید با وجود
 آن نسبت خود را از سال بسالی که شعاع مشکمان رسم و عادت است باز داشت تا آنکه در نیوالا
 بموجب حکم عالی این راه بسته گشوده شد امید که همچنان عقده مقصود گشوده گردد و انادلا دقیقه شناسا
 و خامت عاقبت آزار مورچه از مقیاس اندیشه برترست سوء عاقبت آن درون بادشاه طاهر و باطن
 که چندین حقوق لغت او بر او باشد چگونه در لکیالی خیال در آید امیدوار دوستی و راستی و دور بینی
 ایشان است که خاطر حق گزار خود را از مقدمات وحشت آمیز خوش آمدگوییان که در لباس دوستی
 لوازم و شمنه بتقدیم رسانند عبار آلوده نه ساخته در امثال او امر بادشاهی که عقلا و نقلًا اطاعت آن
 فرض است سعی حیل نمایند و از افتتاح ابواب سعادت و نیوی و آخر وی شمارند و نصایح ظل الهی
 موعظ بادشاهی که اکیر دولت و کیمیای سعادت است بوسیله دل فرخ حوصله و خاطر محبت
 مآثر و دیده دور بین مطالعه فرموده هر سیم شکر ایزدی بجا آرند تا مشاوران و هم مجاوران تنگدلی که
 دیده ایشان جز بر مبادی تلخی صورتی نیفتد منکوب و محذول شوند امی عزیز تمیز و فهم درست و عقل
 دور بین اگر امروز بکار نیاید بچه کار آید صنوف و عوالم و فنون مهربانهای شاهنشاهی که در خلوت
 و صلوات نسبت ایشان معلوم شده اگر بگویم

کو سخن طلب که با درم دارد

سخن بسیار است و وقت کم انشاء الله تعالی که بعد این او آید و که اکنون خاطر خیر خواه از
 ایشان مستدعی و و چیز است یکی آنکه بی توقف بخاطر جمع و دل خوش متوجه انتظام مہمات گجرات
 شوند و ملتہات و مقاصد را که بعد از شورش خیر اند ایشان و در بین قرار یافته باشد از اجراء باد
 عندها شست نمایند که انشاء الله سبحان بوجہ احسن صورت پیدا بدو هم آنکه یکی از ملازمان و آشنایان

را کہ برستی و پیش بینی و بر باری و نیکو کاری او گمان داشته باشد بطلان تدبیر آن چنان اقرار و سند
 کہ حق را در خلوت بے خوشامد کہ مفسح و لهاست بالیشان میرسانده باشد کہ بازار خوشامد راج
 و متاع راست گفتاری بس کاس دست و صاحب و دولتان را از کثرت مشاغل و از دست
 تلخی حق شنوی اقتدار پیش آوردن راست گو بیان درست کردار نیست و چه مفده ہا کہ ازین
 روی نمیدہدے عزیز منیگویم کہ چشم دوستی از من داشته باشد خواهش آنست کہ دشمنی حیالی ہی
 را از دل بر آورده خاطر نکتہ شیخ خود را گلستان سازند و التسلام

۱۵ پاعظم خان کوکلتاش

اعیار۔ کمال چاشنی۔ ناتواں بین۔ احسان۔ قلندر۔ ناراض۔ ممتحن۔ پورا کرنے والا۔ ہما اکمن
 جہاں تک ہو سکے۔ حجر۔ کنار۔ نخل۔ حجر۔ شیمہ۔ عادت۔ خصلت۔ تو اضعاف۔ جمع۔ تو اضع کی۔
 عاجزی۔ فروتنی۔ ناشی۔ پیدا کرنے والا۔ بد منظمگی۔ بدگمانی۔ اجمال۔ مختصر طور پر لکھنا۔ نامہ ہائے
 باستانی۔ پرانی کتابیں۔ اجیرانہ۔ مزدورانہ و روگر۔ برصی بناء۔ معمار۔ بنا رکھنے والا۔ بلیہ۔ بلی
 جس کے کشتی چلاتے ہیں۔ کشتی چھپر۔ چھپر کامفرس ہے۔ کوکہ۔ دودھ شریک بھائی۔ اعراض۔ روگردانی
 کفو۔ ہم سر۔ جمع اکفاء۔ قیقن۔ یقین کرنے والا۔ تو جہہ۔ وجہ بیان کرنا۔

والا ارقمہ کہ بنام خیر اندیش رقمزودہ کلک التفات شدہ بود ہم اسفندار ماہ الہی سال سی و ہفت
 در ملازمت حضرت ظل الہی بطلانہ ان مشرف شد معذرتے کہ در تخر خواہی باین مسکین نوشتہ شدہ
 بود ایزد و اناست کہ چنانچہ ہنگام بی تو بھی گرانے نہ داشت درین حال خرمندی ندار و چہ وجہ ہمت
 این مزاج و ان زمانہ بود و زیان خود نسبت تا در مثال این امور گم و غم و شادی باشد بلکہ تگاپوی خاطر
 والا آنست کہ اولیای دولت صاحب و بادشاہ خود را کہ درین دولت ابد قرین خدمات شایبہ
 کردہ بسیار حسن عقیدت و اخلاص خود را ظاہر کرد و امیدہ اند پاس بانی نمودہ بی شائبہ اعراض کہ بیشترے
 اند بر اودان و بی انان گذرند و بارگاہ سلطنت جمال آدانی این طایفہ نماید کہ مبادا ناتوان بنیان حسد

پیشہ و معاملہ ناخبران شرارت انگیز باطل را لباس حق پوشانیدہ خدیو جہاں را متعجب گردانند اگر چه خدیو
چنان و پیش بینی و دور بینی و قدر دانی و مروت و مرومی آن پایہ دارد کہ در کاسد بازار شور انگیزان
و رواج نقد اخلاص مخلصان بخیر اندیشی امثال ما محتاج نیست لیکن چون درین کار شکر و تصنیح نیرو و
ولایت نہادہ دست قدرت است امید کہ در آن نشاء کار آید و تا ثبات تلاش آن وارد کہ سادہ لوحان
مستعدا براتب چهار گانہ اخلاص بر تفاوت استعداد رسانیدہ کامیاب صورت و معنی گردانند
و نصیحت تا بموجب نص خرد مندان کہ فرمودہ اند ہر نصیحت کہ بنا صح محتاج است من ہم بیمار
خوبینے و خود آئے بودہ آرزو مند طبیب چارہ گر باشم و تا ثبات شرارت پیشہ ہارا کہ خورد ہنمای نشان
تیرہ شدہ و اخلاص خود را در ہلاک خود می اندیشد بقانون ہندی کہ داند و ہر گاہ سال این حیران مطمئن چنین
باشد و را کی خرسندی و غمگینی از سود و زیان خودش روی دہد و ہر گاہ امروز در دولت ابد قرین مثل
شما در خدمات پسندیدہ و اخلاص بلند و قدم خدمت و فزونی خورد و شایستگی مال ضمیرہ رشد و کار وانی سابق
شدہ باشد و نظر این معاملہ شناس بنا شد و بی شائبہ تکلف از گزیدہ ترین گرد و اقل باشدیش خیر اندیشی شمارانہ
برای خود و نہ برای شما میکند بلکہ برای اعتنائی اعلام دولت ابد قورین صاحب میکند و این شیوہ را
زکوٰۃ عنایت صاحب خود میدان پس ترصد آتکہ ہر گاہ خدمتی رجوع شود کہ در نشاء تعلق ناگزیر است بی
شائبہ معذرتی بی تکلفان نگارش رود تا آنرا از مٹمات خدمت پادشاہی دانستہ بیغرضانہ ہما مکن و را انجام
آن اہتمام نماید و من کہ ہمان طور واروی بیماری خود را طلب گارم و آزادہ مرومی کار وانی میبخواہم تا مراد
حجر عنایت خود گرفتہ بیمار ہمای باطنی مرا چارہ گر آید ہچنان واروی چند ہم دارم کہ ہر کہ او را برین بیغرض
داند و خواہش آن نماید و عمل کند امید کہ شفا یابد و بحایت الہی نہ در شیمہ اول مضطرب و نہ در حالت ثانی
خود ستانی و خویشین آرائی پس ای عزیز من بی تو انعامت رسمی کہ خاک بر آں باو بعضی از مقدمات
لازم البیان مے پروازد پیشتر از آنکہ فہمیدہ خاطر خود را بنویسد از نوشتن رگزشتہ واقع گزیرندار و
چون قرۃ العین سعادت شمس الدین محمد این نامہ شکوہ را بعرض اقدس رسانید از آنجا کہ حضرت در مقام
و فور عنایت و عطوفت بودند یکبارگی در تعجب شدند اگر چه ہمیشہ پیشتر ازین در خلوات اخلاص قدیمی شمارا

مذکور میساختند و هرگاه کوه اندیشی حرفی نالائق نسبت میکرد و آنقدر اظهار مهربانی میفرمودند که آن کوه حوصله
 خجالت زده میشد و پیوسته و رایام و مانع خشکی شما نهایت توجیه در غدا و ملائطه می آمد علی الخصوص درین و لاک
 بدرقه اخلاص و درست خود و میمنت توجیه شما منشا می منظور رحمت الهی گشته مصدر خدمات لائق شده
 اند چه فتح جام و چه فتح جو ناگرمه و چه گرفتار ساقین تنور و غیر آن چه گویم که چگونه حضرت مشتاق شما گشته اند روز و
 شب بیاید و شما نیکو رو و همواره طلبکار آنکه کی باشد که در حضور موفور السور و شمار امشومل مرا حم خسروانه گردانند
 آنچه شما والده مقدسه و فرزندان عزیز نوشته بودید ظاهر بود که شوق انسان بوسی آنقدر و آید که درین نو
 روز عالم افزونه خود را خواهمید رسانید و اگر در نوروز نتوانند بشریت خورالینه رسیده خواهد
 شد که ناگهانی نتحصه بعضی اقدس رسانید که ایشان با وجود بی اهتمام خدمات خود متوجه جزیره شده
 اند که آن محوره تنجیر و آرد باعث تعجب شد چون ازین خیر خواه جمهورا نام پرسیدند بعضی رسانید
 که امثال این سخنان جزو دشمنی نگویید و اگر رفتن واقع باشد در آنجا و فدعه خواهد بود که چون سلازمت
 می آید مضبوط آن رفته باشد که خاطر یکبارگی از آن حد و جمع باشد و عا شاکه فتوری در اشتیاق ایشان
 رفته باشد پس اثرش آمد و گوینده شرمنده شد و درین که حضرت پیش از پیش متوجه شما اند و کوه حوصله بامی
 نالتوان بین از عنایت روز افزون شما منشا می که در باره ایشان جلوه ظهور میدهد و ریج و تاربا اند
 که کشن و اس رسید و آن خط را که بمن نوشته بودند بلی آنکه بمن مشورت نماید بدست اقدس و احسب
 قرة العین شمس الدین محمد مضمون را بعضی رسانید از شنیدن آن فراوان تعجب کردند و بگفتند بن فرمود
 که عنایت مادر چه پایه است او عزیز منو ز این راه میزید و پیشتر ازین مظفر ذوال و راجه لودل و دیگران
 آنجا هر میکردند بابتی این گله در آن وقت کردی اگر چه آنجا هم جای گله کردن آنها ناشی از بی عنایتی
 مادر باره آن اعتقاد و اطاعت نبود و با چه چون جهات در خانه نالزینی کی باید فرموده بهر که این خدمات مفوض
 می شود هر کرون در بامی مخصوص از آن خدمت است اگر عظم خان در خانه باشد و متوجه این خدمت
 شود اول و اولی اوست چنانچه امیر الامر است امیر الامر بود و همه اینها تاریخ او خواهند بود و اندک
 شما بر خاطر اقدس گران آمده بود و خیر خود با آن بزم مقدس سخنان لائق بعضی رسانده اند که آن بخت برین وجه

نمودند و آنچه بقرة العين مذکور نگاشته بودند و آن واقعه که دیده بودند و فتوحات مذکوره را نتیجه آن
 دانستند کار آن کردند که فرستاده بود در مصدق آنچه در خاطر شاهنشاهی بود و وزیر آنچه مخلصه آن
 درگاه بعرض رسانیده بودند گشت لدا لجر چون از اطمینان سرگذشت برسم اجمال فراغ یافت از فهمیدن
 خود عینولسب عجز پزمن گوینده را در نظر پیاورده گوش بسخن باید داشت و درین هنگام غم و غصه که ناگزیر
 این شاه لخلق است لخصه بقدر و زکی خرد و درین خود راه ندارد بطریق باز بود و شمشیرت و خاست
 نوکر با قاطعاً برو و گونه است نخستین طریق معامله و آن روشی است که نگاه داشتن در انداز
 شناسی بدست گرفتن در هم اخلاص و آن دو دست گزینست و غیر از نظر به داشتن اگر چه حکما و در نهان
 باتامی نوکر را در دست گیر و از راه اندول آن سلسله او اجیرانه و سوداگرانه باشد چنانچه طوره و در و گرو بنام
 و امثال آن خدمت را در خود مزموم میکنند و نظریه بر امتناع دارند و شایسته را بکشایند و پیشانی
 میگردانند در هم مخلصانه که نظر بر دوستی داشته چیزه دیگر بخاطرش بر میرد و آن حاجت مثال ندارد
 سهوم ایبرانه چنانچه جمع را به دور زدند و فرمایند چون بیهوشی فرستاد چیر بر داران هندوستان که زود
 اولان جمع را بر و سر باز گرفته می آید اما قسم ثالث چون از نظر من افتاده است سخن را بران نمیدانند
 حرفی چه از قسم اول که بیهوشی است عینوشیه و مخاطب خود را که خاطر آزار یافته و اهمه خود دست
 مرهمی بخشیم در اوقی اقل که در دو بین بهر و مستعمل افتاده است و سوره در بیان خود منظور ساکنان
 این مساکه بر الله است و درین تمیز اند که درین سوره اندر نمیشوند آزرده غالب نمیشوند که کاسه شناسی و در پایه
 و در دست و از زکین که سودمند آمده باشد و در آن که سود بسیار است و منفعتی که می روی ندانند آزرده
 نمیشوند اگر چه اهل عالم بیشترند این گروه اند که در لوک این راه به تیر و انه اف و در معالجه جایی خود
 مشورت نمیند ما بنده لجد که در دوستی و راستی شهادت است و دشمن متفق اند پس اگر شخصه از معامله
 فهمی شمارا از گروه ثانی نداند باو مشورت نمیکند که با اندازه دریافت خود راه میرد و اما او ناچار شمارا ازین
 خوبان قسم اول خواهد دانست پس شکوه شمارا از قلیچ سخنان برین تقدیر بطور این مردم حسابی نباشد شمارا از
 طبقه دیگر و ادا کرده و دیگر بانکه در منصب و حالت و اعتبار نزدیک شما نیست و قطع نظر از اینها شما

گو که نسبت شما نسبت فرزند می و با این تو جهات خاص الخاص پادشاهی پوسته و باره شما چنانچه
 بارها اسم فرزند می بر زبان گوهر نشان شاهنشاهی میگردد و قطع نظر از این خدمات شایسته که از شما و
 نسویان شما بظهور آمده کدام بزرگ زمانه را میرسد که در آن با جسم مساهمت نماید پس چگونه شما را
 رسد که او را بر برابر بزرگوار خود آورده شکوه کننده و نام میرزا و راجه برده در برابر خود آید آری
 اینها رنگ آمیزی قوت غضبی سرت عاشاره مثل شما بزرگی که غضب را اینهمه راه با شد و اینچنین
 مغلوب غصه شوید و اگر اعراض از بگذرید کور گنجایش داشت در زان سالک هم بودیمین حال
 و خلاصه همان سخنت که در جواب این بزرگان شاهنشاهی گذشت عزیز من چه مردم بجای چه مردم
 در مجالس می نشیند اگر از روی غصه گله کنند در آنجا بکنند که چگونه آدمی بر جای چه نوع آدمی نشسته است
 و مهر خود نقشی بپیش نیست که بجای نقشی جای گرفته است ازین تا ز آل چه قدر تفاوت معامله و انان
 از کفو خود شکایت نکرده اند رعایت با سانی هر که از غیر کفو سختی گوید او را کفو خود ساخته
 در آزار خود کوشد اصل خود آن است که قائل دورین از اعتبارات معنوی دیگری که بقای
 دارد آزرده نشود چه بجای اعتبارات ظاهری فساد میرای بزرگ زمانه شما که تا از سخنامه های
 با تانے بسیار خوانده آید چه دل بر امثال این مقدمات نهاده آید فنا و زوال عیشینیاں عبرت
 بخش نیست اگر غضب و غصه مستولی نباشد شمارا که فرصت آزاداے شکر آبی و پادشاهی بهم
 میرسد تا با امثال این مقدمات پردازند شکر آبی که هم صفات از حمد معنوی روزی شما شده و
 هم بزرگی ظاهری و شوق دوست و دشمن که شمارا حاصل است درین باب آنچه سخن دراز کنم که
 هم شمارا باندک تأمل خاطر نشان است و قسم دوم که آنجا جزو دست بنظر نمی آید خود از صاحب
 آزرده بودن کفر است چه بجای شکوه او از فردانی مشغله اخلاص جز با اخلاص نمیباید و از و بلکه نرسد
 خود را از سیر و انجی اخلاص خود میداند چه میداند که اخلاص مناعت بی بها اگر نقد کونین را در برابر آرد
 و خلص دل بان نمود گوهر بی بهار را بخزوف ریزه چن فروخته باشد مرا نزدیک بر یقین است که شما این
 کرده والا با شید آری بشریت است و فرزند مشغله و فردانی مصاحب بد یعنی خوشامد گوئی که

بدی را به نیکی توجیه نماید و تنگی زمین را از آسمان گذرانند اگر باین همه آدمی مصدر این امور شود دور
نیست اما باید که زودتر برهنه تونی خورد والا معامله فهم شده ناصح خود خود گردید که گفته حکماست
هر که چاره اندوه خود را از دیگری طلبد در اندوه ماند کدام چیز است که در باطن او نیست و نیز
بچون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسند به بادست افتد که محتاج ناصح و راه نماینده نشود و نیز
اکثر اوقات دانا کم بهم میرسد و اگر برسد دستی دوست یلباشد و بواسطه آن سخن راست نمیتواند
گفت و بر تقدیر پدید آمدن چنین خیر اندیشی که اندیشه بیخ نکرده راستیها بگوید گو گوش که بشنود چه
از قدر هجوم بد ذاتان و شریران آن خیر اندیشی کجا بماند خصوصاً که اهل دنیا را از افزونی مشاغل و
امور دیگر فرصت تشویص و تمیز کمتر بدست می افتد و باین حال خوشاند گو دوست گشته اند و
خوشاند گور از خدا می طلبند و اندر است گوی خیر اندیشی که گفتارش بقدری تلخی دارد بهراران فرسخ
دوری میجویند من که از هجوم ناراستان و شریران در گفتگوی بسته راه مرکبات بکائنات مرده
دارم برای آنکه دوخواه حقیقی این درگاه هید اینهمه در از نفسی کردم اکنون باین دو کلمه اختصار
میکنم که هیچ چیز مقید نشده عزم آستان بوسی نموده خود را بکلامت رسانید که جز غری و خوشی
و کامروائی دیگر نخواهد بود اگر چه ظاهر چنان است که تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر و فاد آن بزرگ
زمان میل داشته باشد و بیک سخنان گفته آید که بدین و دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشی دائمی بر جا است
اینست که وادار جان آفرین بدل عطا فرموده و دل آنرا بدست حواله کرد و دست آنرا بقلم داد و قلم
آنرا بکاغذ نگاشت اللہ تعالی ما را و شمار از آنچه نباید و نشاید نگاهدارد و العاقبت بالخیر یا عظم خان
مفاد صدیه که نامزد این خیر خواه شده بود نیک اندیش سعادت کیش تواجبه سلیمان رسانیده
مسرت پیری خاطر شد اگر چه درین خرسندی با خود عقاب کردم که تو از سود و زیان خود گذشته
چندین خوشحالی چیست بلکه خوشحالی چه خصوصاً که فلشاه این عطفوت از شنیدن باشد نه از دیدن
لیکن چون امور است فطرے که نفس ناطقه از مصداقت و محبت نفوس شریفه خوشوقت میشود میثا
نفس تعقیان شهر نشین چرا چنین نباشد که نظام این انجمن بدین بران نهاده اند و من که با طائفه

طیلسان بدلتے برودش انداختہ دوستدارانہ طریق مراسلات مسدود داشتہ زیست ملتھائیم
 و خود را و ایشان را بدان تسلی می بخشتم کہ ارسال رسل و رسائل کہ از شعار اصحاب صدق و محبت
 ست و در گروہ منافق تیرہ رای ہیئتہ تمام واردین رسم ظاہر چہ باین طائفہ شرکت جوید پس
 با طائفہ کہ خود تہنا محبت گزین ایشان باشد چہ گنجایش داشتہ باشد کہ بنامہ و پیغام پیش آندہ
 باشم اللہ تعالیٰ ما را دشمار اور محاسبہ روز ناچہ احوال سرگرم داشتہ دشمن خود و دوست جہانبیان
 دارا در یادہ پھ نولید والسلام۔

۵۳۔ برکن السلطنہ زین خان کو کلتاش

کام بخش۔ مراد پوری کزینوالغار حمد غل خیانت کدورت بخش، میل کینہ کدورت۔

ایندو کام بخش مراد وہ مقاصد و مطالب صورت و معنوی ان راست کیش درست اندیش
 را بر آوردہ نیر گرواناد بتاریخ ہشتم آذر ماہ آہی بالغار ہتھاس مخیمہ و اوقات اقبال شد چون ہم
 تاریکی را میخواستند کہ درین زمستان با انجام رسد توقف واقع شد اگر چہ میل اقدس آنست کہ این
 زمستان در آنک باشد لیکن بخاطر این خیر خواہ میرسد کہ برای دفع تاریکی چہ لائق این دولت عظامی
 کہ بذات مقدس توجہ فرمایند اگر این ہم ساخته شود و زدی گرفتار آندہ باشد و اگر انیاد ابا اللہ طرز
 دیگر بروی کار آید خود چہ کردہ باشد و نگ این چہ قدر باشد و ہر گاہ بندگان بی بودن حضرت
 این کار را با تمام توانند سازند و او آوارہ گشتہ بما و راء النہر رفتہ باشد و دیگر چہ لائق کہ برای این کار
 حضرت را متوجہ بلید زینہار در امثال این امور کنگش بکوہ حوصلہا بناید کرد و اگر کہ در ان عمل بناید
 نمود پیوستہ مشورہ بعقل و در اندیش و فطرت عالی خود کرد آنچه من شمارا نمیدہ ام اگر شما خود را
 ببودید مصدر کار ہای عالی میشدید خدا میداند کہ شمارا نسبتی باہل عالم نیست اکنون کہ حکم شدہ است
 کہ قائم خان د آصت خان بروشی کہ شما فرمایند آنرا فرمودہ باد شاہی دانستہ این خدمت را با تمام
 سانشنا مید کہ ہم مخیرترین طرزی بر فراز ظہور آید از بندگان فروتنی پسندیدہ اند یقین کہ بحسن
 سلوک و لطف و تواضع شما آن مردم حلقہ عبودیت بگوش بوش خود کشند عزیز من دوستدار من

محبوب من بزرگان پیشین سرمایه بزرگی را در او همز ساحت اندکی بخشش که این مردم بدان محتاج اند دوم بخشش
 تقصیرات ایشان همیشه این دو حاصلت لازم ذات تحت صفات ایشان را با دو یکی از فرامین نکارش
 یافته که خواجہ شمس الدین خانی را اگر کوکب خواست چنین باشد آن زمان وقت وفات کرد که بنویسم بخاطر
 میرسد که مثل خواجہ راستی و درستی و کار دانی بی غل و غش در درگاه باشد بهتر است که مردم ناراضی
 بسیار و گاه بادشاهی بشمار اگر کوکب در کار باشد مردم بسیار اند همین طور هم عرض داشت نمون مناسب
 میداد من و اعطای زمان نیست و ناصح روزگار را بطرف دوستی برین میدارد که هرگز کاری نماید آنچه تا حال
 نگذاشتهم ضروریات یا سختی صورت بوده اگر بهمین اکتفا کنم مکنون خاطر را نگفته باشم و بادوست
 خود اتفاق در زید باشم اکنون اندک از بسیار بنویسم ای بوشمند سعادت مند اوقات گرامی
 را که چون باد میگذرد و بدل نداد و همه حرف به سر انجام این نشاء فانی بناید کرد و حصه بتین بخشید
 بخشی بجان داد و آنچه نفس ناطقه بجار آید اشتغال نمود و آن در اخلاق ناصری و جلای اندکی
 از بسیارند که درست و خلاصه اش آنکه همان آفرین قوت شهوت و غضب را برمی نگذاشت
 این خانه عنصری آفرید تا یکی جلب منافع نماید و دیگری دفع مضار اکنون آدمی از بد مصاحبی و نا
 فحشیدگی اینها را مطلب ساخته فرو میرود در حد وسط نگاه نمیدارد اشعار خواندن و گفتن از
 بیچاره های نفس است قدری کار باید کرد و تهذیب اخلاق نمود آدمی در عیب خود نابیناست
 سوز بنیانی بهم باید رساند و عیب دیگران را که در آن بینا ترست مرآت عیب خود ساخت
 تا بدین وسیله شناسای عیوب خود گردد و دیگر مردمی که خوشاند نمیگفته باشند جو بانی نموده پیداکرد
 در نوکران خود هر کس که اندک بهم بهره داشته باشد عزیز داشت و مقرر ساخت که در تنهایی حرف
 راست بگوید که نفس معرّب دار شنیدن حق آورده میشود امروز که روز بازار خوشا است
 بس بهوش باید بود و از آشنایان چرب زبان خوشا گو آگاه دیگر نه امروز بلکه سالها و عمر با است
 که خانه جاسوسان و بران درستی و درستی از آنها که نیرین است در کار باسی اہم چند جاسوس
 که از ہم خبر نداشته باشند مقرر ساخت و تقاریر آنها علیحدہ لایحده باید نوشت تا حق بظہور آید

دیگر ہم تردیدین نشاء ارباب تعلق را از رسیدن بداد مظلومان نیست زیرا که این را از همه فرض تردالتہ وقتی باین قرار ندمند اگر نیم شرب روشن شود کہ غوررسی باید کرد فرض عقلی کہ قضاندار وفوت نشود و دیگر پیوستہ از درہای شکستہ کہ درست ترین مضامین آنہائی است در یوزہ نمودہ بگوشہ نشینان و قناعت گزینیان استمداد نمود و بجزدبان جمال رفتہ ملازمت کرد و بجزدبان جلال در ملاقات ملاحظہ باید نمود زیادہ چہ نویسند اللہ بس بالقی موس دو ہجرتیم آذر ماہ آہی سال سی و ہفت بیست و ہشتم شہر مہر سنہ ہزار و یک در ہتھاس طلی شد و السلام

۵۴۔ ہرین خان کو کلتاش

ہجرتہ ساختہ :- جدائی کو گوارا کرنے والا۔ مخاطب :- سے فطرت۔ مستمع :- سے طبیعت کہ عادی ہے
 اتیان :- رسیدگی۔ دخول۔ لانا۔ یلغار :- دھاوا بولنا۔ دور کر جانا۔ مو عدا :- وعدہ کرنا وقت یا جگہ
 مفاد ذہ شریف ہجرت افزائی خاطر مشتاق و مسرت پیرایہ دل دوستدار شد بچند اندک
 شرح خوبی عبارات دلکش نماید یا تفصیل معانی روح بخش کند الحی اگر محابہ نمودہ سررشتہ
 انصاف بدست باشد این عطا وقت نامہ شکر را کہ بقانون دور بینان روزگار با اگر نہ پایہ
 تسلی خاطر آرزو مند گویند سزا است و اگر مفرح دلہامی اند و بگین خوانند رواست آنرا افسون
 جرات افزائی دل مجروح جدائی و تعدید محبت آرای خاطر مشتہد ہجرت ساختہ نام کنند لیکن
 من کہ گہرا از خیزد جدا میکنم وینک از بدیشا سم این درد در البعد در مان برابر داشتہ بہ جان کہ
 خریداری نکتم چہ کتم لیکن از بنامی مخاطب بستی مستمع کہ ہر کی باعث ترک در شبان یکی ازین دو معاملہ
 است خاطر از میان ہر دو برداشتہ میگوید کہ این نامہ نامی کہ محبت دوستی فراوان تباہیچ یا زدم
 صفر موافق ہجرتیم آذر ماہ سنہ سی و ہفت رسید سخن ہمان است کہ در فرمان عنایت کہ صبح روز ہفتم
 شدہ است مذکور است فی الواقع اگر مہمی مانده باشد تا یکی ازین دو ساعت توقف فرمودن
 لائقست و اگر بکس ماندن و بکس فرستادن شما آن ہم تمشیت یہا بد مناسب آنست کہ آنرا
 سربراہ کردہ خود را بہ یلغار بساعتی کہ در فرمان مذکور است بشرف ملازمت مشرف خواہند

شد بہر حال خاطر اقدس حضور شمارا بسیار بخواد دیگر از رسمیات و عرفیات چہ نویسید و چہ چیز
است کہ معلوم بنا شد فرمان موعدا بست روز روانہ شد و آنچه بعد ازین فرمودند نیز رفتہ بہر حال
کار تمام کردہ باید آندوزد آمد **مصرع** دگر بقاصد و نامہ ولم نیسازد۔

۵۵۔ بزین خان کوکلتاش

وزن ہمایوں مبارک جسم کاتولنا۔ بادشاہ کا جسم سال میں ایک بار چاندی سونے وغیرہ سے
تولا جاتا تھا۔

دیر گاہ ۱۵۔ مدت

سوم آبان ماہ الہی سال سی و پنج بست دشم ذی الحجہ سنہ نہصد و نو و ہشت کہ روز چہشن
وزن ہمایوں بود قاصد مسرت معتد خاس مفرح کامرانی تعویذ نشادمانی نہرست ابواب
محبت نسو ہنہا خانہ صداقت یعنی مفاوضہ گرامی و ملاحظہ نامی رسانید **سپت**
بمانا دآن درست کرد دستانرا غذاے دل و راحت جان فرشد
مینخواستم کہ شرطے از اوقات متبرکہ در شرح بدائع جانگاہی مہا ہجرت و تفصیل شریف
شوقی ملازمت مرت کردہ تحفہ لائق کہ بہجت آرای خاصر قدسی تہا و آن پیش بین بلند پر
پرواز باشد ار سال دار دانا چون دیر گاہ است کہ دلاویز سخنان جز بہ زبان نکار بانان بانی
بہرہ خاطر نمیرود و خود را البصدا ہتمام ازان یازدا شتہ و خوردش دل و جوش باطن را معالجہ
کردہ حوالہ بدریافت صحیح نمود عرضداشت رانواب سہ سالارے کہ ظاہر و باطن ایشان
بدوستی شہا پرست خواندہ دوستانہ و بزرگانہ خواب گرفتند ایند و تعالی کامیاب صورت
و معنی گرداناد۔

۵۶۔ بزین خان کوکلتاش

پرکشش صور می ظاہری عیادت آشکارو۔۔ ظاہری دوست ممتشر سیمان۔

جمع مُترسیم کی رسم کرنے والا۔ دینا دار پسر شکی۔ علاج طبابت۔ دوست۔ دوستوں کی خواہش کے موافق کام کرنے والا۔

صحت ذات و مسرت خاطر و درازے عمر شاید چون درستی و راستی و بزرگ نشی لازم احوال آن بیگانہ رزگار یا اگر در لوازم پر کشش صوری اہتمام نمبر و نہ ازان قبیل است کہ قدرت آن تدارد یا قوت گفتن نیست و یا فرصت کس فرستادن نیشود لیکن نخواہد کہ محبت قدیمہ خود را بہ مشتی باطن خراب ظاہر آرا مشتبہ گردانند و مشارکت این گویہ بے شکوہ نماید اگر معاملہ با ایزدِ عیب دان ست آنجا نگاہی صوری و اعمال ظاہری و ذنی نیست و اگر منظور خاطر دور بین ایشان است لہذا محمد کہ جوہر شناسی ایام بیگانگی کہ تعاد صوری در میان نیامدہ بود از ایشان آچنان بظہور آمدہ کہ از آشنایان بل از دوستان پدید نیاید و ہزاران شکر کہ خیر اندیشی این کس چہ جہے کرد و ستی بمزاج نامستقیم زمانہ اثنار و نیست و جلائل و شرافت آن در حوصلہ تنگ جہان کہ اساس آن بر بنا راستی نہادہ اند نمی گنجد بدست نیستیم کہ از فرمان حمرد برای رسوم مُترسیمان بیرون شدن توانم و جسمانی طبابت نکرود تا آن وسیلہ پر کششهای صورہ گردود لیکن از پسر شکی معنوی بہرہ وافر وادہ اند و دران فرادان کوشش دارد و دستکام باشند۔

۵۷۔ نرین خان

من کہ میقیم آستانہ اہلینم اگر چون مُترسیمان زمانہ بدین عنصری پسر رسم ہم از خود چشم تحسین دارم و ہم از شما و اگر بینا بانہ شوق دل را متابعت نمایم اگر چہ در ملک آدمیت از بیج آدمی شرمندی نیکشم اما از نشاء و نیومی کہ آدم را بنا آدمی و دوست را بہ بیگانہ مشتبہ دارد احتمال نجالتی مست المنة لہذا آنجا کہ متاع رسائی شناسمت اقیاج فردین کالای دوستی نیست آما از آنجا کہ نیکان زمانہ کہ اہلان کارخانہ شناخت اندازدون ہمتی در خاطر گذاری دارند اگر این

را توفیق بدان کم فکران بیست و هفت روز چه دانند اللہ تعالیٰ از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار
در خود دریافت بهره عظیم روزی گرداناد چهاردهم ربیع الاول سنہ تصد و نود و نونہ۔

۵۸ - بزرگ خان

بزرگ فلشانہ :- بڑی طبیعت والوں کی طرح۔ لسان الغیب :- خواجہ حافظ شیرازی کا لقب
گرامی نامہ کہ نامزد این خیر اندیش شدہ بود از درود آن مسرت اندوخت آنچه بیا
و وقت استعلام رفتہ نصیحت کردن را شرط اول مہذب ساختن خود مسرت و تحقیق این شرط
ورد و چیز منحصر یکی دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس آتارہ از دانستن نیک و بد
در اشتباہ کردار نیک می افتد و میدانند کہ چنانچہ دانای و ذوالفق امور مسرت توفیق علمای نشا
بیز یافته در سوالہن ایام کہ بہکارش ناہما کمتر پروا ختم بود اسطہ فوت این شرط بودہ و گرنہ
من نفور ہستی را کہ مستعجل رفتنم کجا در اندیشہ میگذرد کہ از دوستان حقیقی حق را باز دارم
کہ خاطر نشان آرزوہ نسود آنکہ از گفتن حق بر ہم خورد و شاید دوستی نیست و درین مفارقت
کہ کلمہ چند نوشتہ نہ آنعت کہ آنرا پند و آرزو ز نام نہادہ باشم عاشا تم عاشا این را از قسم دانستگی خود
در میان آوردن و متاع خود را سرہ کہ دن میدانند از افزونی اخلاص و دوستی نیت۔ ان کلمات فہیدہ خود
بال نکتہ سخن خود پرور نگاشتنہ بود الحمد للہ کہ بعبارہ آن خود مشرب پسندیدہ آمد و آنکہ بقاسم خان بزرگ
نشانیہ صحت داشتہ دلش بدست آوردہ اند عیار نیک نہادی نوشتن را خاطر نشان دوست
و دشمن گردانیدہ اند شکر دیگرہ آنکہ گمان خوبی بیایہ یقین رسیدہ آفرین کہ فہم خود ست ہم عالم
ظالم و مطبوع را بہم با خریدار ست گزیدہ مرد آست کہ ناملائم را خریداری کند و اگر این میسر نشود
متنفر نشدن و کبشادہ پیشانیہ در خوردن بہر بہجت بندی کہ در سر انجام این نشا بریں فرمودہ
لسان الغیب عمل کند بلیت :-

آسائش و گیتی تفسیر ایل و حرف است بادستان لطفت باد شمشان مدارا

ہرگز غم ناروائی مقصود پیرامون حال او نگردد و امید کہ این گزین روشن بھین و بھرم گوش
 آن دورین باشد و باب حقیقت اندوز عداقت نشن خواہد شمس الدین خانی نوشتہ بودم
 و باز بنویسم کہ چون ایشان آنجا اندا احتیاج بودن او نمائندہ باشد و در گاہ ازین جنین
 راستی و درستی ناگزیر اگرچہ صحبت امثال این مردم در لباس تعلق بغایت مغتنم است اما اولیای
 دولت را نظر در کار صاحب و ولی نعمت بینا شدہ ہر چند خواہد راضی نباشد ہا را بحق کار
 ست گو خواہد راضی مباش و ہم ماہ بہمن سنہ سی و ہفت نگارش یافت۔

۵۹۔ پناہ حکیم درد معقول و منقول و مخالفین بحار فروع و اصول

المخاطب الشرح ابو الفیض فیضی نسیانی

این نامہ ایست از ابو الفضل درد منہ کہ ناشکیبانی را با شکیبائی فرجام آورده ہم غمزہ
 و نگہ راست بسوی آن برادر بزرگ معوی و معوی کہ مزاجش سرجم نامہ و جراحیت روزگار
 مرہمش شفا بخش معلولان امید گسستہ ہر دیار است در ماتم زندگی و ماتم گساری حضرت
 والدہ مقدسہ کہ دلش در جوار رحمت ایزدی غرق نور و جانش در ظلال الطاف سڑی
 مستغرق حضور است چون مغلوب قوت بشری و مقهور قدرت عنقری امم بہ پیہ پیر
 سرنگوین و تہنگ بستجوی تسلیم مقید نیامدہ مثل عجانہ فاقد البصر و البصیرۃ بجزع و سوگوار
 مشغول است و چون از منتسبان خانوادہ صلح کل یار نہایا تسلیم مینویسند در عین
 شکستگی خاطر و برہنہ دلگی باطن کلمہ الحق بانفس در میان سے تہر و نفس را از جزع اندازی
 باز داشتہ در سلی خاطر مجروح آن یگانہ و آفاق است دگر نہ غمزہ را با نگہار سے چہ کار و نا تکیہ
 باشکیبار سے چہ آشنائی ای برادر نے گویم کہ درین مصیبت جان گنا

و حادثه عم فرسایند و بگمین نباید بود حاشا و کلاما نما کساران ^{تعلیمی} را اگر در امثال این جولوت جامه
جان بیاک نشود مطعون خرد خورده پس پیشویم و اگر طبیعت بشری را که در مراع بدن ساریست
در چنین هنگام تفاوتی نباشد فطرت آنرا طبیعت بیهمی دبایس آدمیت را پوستان سلعیت نام ماند
بلکه مقصود آنست که آن والا بر خود را به تبلیس اندوه بدست عوانان جبرخ و فرغ ندهند که آن در آیین
ملت دروش سخلت آزارده مسافران عالم بقاست چربی سعادت باشد که در چنین نازله جانکا و هم از
والده عطفوه خود جدا شده و هم بیامی کم همی راه نامرضی ایزدی رفته و هم قسرة العین خرد را که صبر نام
دارد بدست تا نغمی خود گشته و سیده آزار آن منغوره شویم ز بهار صد ز بهار که حاضر وقت بوده در
آرایش انجمن رضا و سلیم باشند از طیلسان بدنامی که بر دوش این شیر بخت افتاده است از فقدان ^{شان} دور
خود چه گویم آن نیک نهاد خیر اندیش خوش سر انجام را به تشنگ افتابی که بست محروم دوستان گردانیده
است کو عطفوت مزاج فراخ حوصله که بر سر معامله وار سیده دفعه تحسین گر باشد و چنین اوقات برود
که داند موعی بر براحت نهد و تسلی بخش خاطر مضطرب گرد و ای دانای رموز کیسه ماتم گساری ما کند بگاست
امروز آن روز است که نصیحت گر جز در خاطر بهار نتوان یافت و واعظ را جز در خولستان باطن که اثری
پیدا نیست نشان نمیدهند چه خوش فرصت نیست اگر بددقه عنایت ایزدی بے بقب خانه کردن
بر و ادا من ناصح و واعظ بدست آورده شود تا رعوتت سدر راه معنی شده از بار نصیحت که آن روز
گار مقرر خبر نگار داند ای برادر عزیز من در دمنده صورت و معنی و سخن بیمار ظاهر و باطن و من غزوه بیرون
و درون را کجا سر رفت زدن مانده است اما شب گذشته که خاطر در سنگلاخ شداید صودی
و معنوی آبله پا بود گلدسته عطفوت و مهربانی شیخ ابوالخیر طول الله عمره و رفع الله قدره نامه
آن اعظمی اشرفی را که دفتر اندوه و ناگامی بود و بنظر این غمزده آورده شور نشی غریب و باطن انا
دار آنجا که آن قدره دان عزیز شریف الوجود را چه از هم بگذر برادری صودی و چه از همراخت معنوی
و چه از وجه شرافت ذاتی و چه از سبب فنون فضائل ربانی و چه از واسطه صنوف شغائل کسی و چه
از دیگر خوبها که بگفت در نیاید و در صحت مبداء و بهر آنکه در نگاه عطفوت از عالم پدیری ظاهر

میشود و گاه مهربانی مادر می جلوه میکند و گاه دل سوزیهای برادرانه بطور مری آید و گاه بطور دوستان
 برود میکند این نسبتها و آن نحو دوستی که مکنون خاطر بدیع است چون بیرون ازین عالم تواند بود
 من مهربان و چشم و جان نموده را تازه در جوش و خروش آزرده باین مقدمات گویا ساخت
 ای برادر اگر این سنجی سرای مقام دوام بیاید و جز مادر را با آن جهان نبایستی رفت اگر چه از خدا
 شناسی بکام جان رسیدی بل ذره از محاطه فهمی و خود شناسی بودی جز رضا و تسلیم با خدا آفرین
 راه ستیزه رفتن بود فکیف که این مقام دنیا سے بیوفای دست کش دشمن نواز سر نیست گذشتنی
 و گذشتنی و منزلیست سپردنی و پرداختنی که هیچکس را رخصت اقامت نداده اند در چنین جای
 و در چنین محاطه صبر را با نیست تا بجزع چه رسد تنگ و پوی بسیار زود تر و امن رضا بدست
 باید آورد و اگر از حال عبرت نشود نسخ و کهنه فرسوده روزگار بختم عبرت بین باید دید اگر چه بر سرعت
 آباد و دیانت پدید بر گوار که بر موز و اسرار کارخانه ایجاد آگاهند و ثوق تمام است که در چنین روز
 ام حوادث از مسرت خانه نهای آبی میزبانی فرزندان و سایر منتسبان فرموده باشند اما از آن
 اشرف برادران نیز توقع دارد که غم بحد را در دامن خاطر پیچیده از دل آگاه خود دلها بخشیده دلدارها
 دهند کاغذ تمام شد و نیروی نوشتن با انجام آمد هنوز عزم گفتن را اول قدم است خود را باید شناخت
 و از زمره خواص بوده پای بند جنوع که از غوانان زمانست نباید بشود و بصدهات مبررات که متفق
 علیه عقلاست اشتغال باید نمود و انالیه را چون بلیست و بمقتم شهر ربیع الاول سنه
 نهصد و نود و هشت قریب انگ طلعه شد

۴۰ - شیخ فیضی فیاضی

مفاد ضمه والا تریاق مسمومان غم که دوم ربیع الآخر نگارش یافته بود هشتم آن نزدیک
 سرای پرانند مطابعه آن مشرف شد اللہ تعالیٰ سالهاست بسیار بعلم وافر و عمل فراوان
 بود و سوخ دور بینی دیدن هنگامه عامه نماشای دارالدنیا الحمد که مر ازمان جزع که شیوه

خرد تباہ کرد و با ست امتداد داشت در کمتر فرصتی آبله پائی بسیر منزل صبر که از قحط سال
نیکی مدوح بزرگان ست رسید از آنجا که قعر گو کم همتی خود بنظر می آید این سر منزل جائے
شکر ست لیکن از بلند بینی و پیش روی برضای نیشود و بجز نزهت نگاه تسلیم خود را شایسته
شکر گذاری نمیداند و آنچه مرقوم شده که هر چند جزع و فزع را میدانم که ناپسندیده است
و با هر که مقدمات قبح آل در میان می بهم و قبول نمی ایستد و معذرتی بخشش نمی و چراغی در
ظلمت آبادی صبری او فروخته نیشود ای وانا کے آگاہ دل هزار بار روش پختن نان و
بمنج که هر روز بکار میرود بنظر درآمده با چندین مراد اولت علمی و حسے اگر باین شغل خود قیام نمایم
و سحر سامری بکار رود این ایشیت صورت نه بندد و بقامت بیمزه و از معنی و در طنج میاید صبر این
کار همانست که طکه علمی در عمل چندان مؤثر نیست و با بحاسبات خصمانه خود خواهی نخواهی بیاید
غیر آن وقع معاشرت اعمال حسیه نمیکند او را اقتدای اعمال قدسیه مرفیه بهم میرسد الله تعالی
چنانچه دریافت بلند عطا فرموده است که دار و الا که امت فر باید امید از عطیات و اہمب اعطایا
انت که بزودی چنانچه دامن صبر بدست آورده آئین رضا گرفته عمر گرامی را ہم آغوش تفویض داشته
کامیاب صورت معنی گردانا و العاقبة بالخیر

ادب شیخ ابوالفضل فیضی!

اللہ تعالیٰ بگرامی و سید ایشان تسلی خاطر ضعفا کہ با سیری طبیعت عقل خدا آگاہ
ندارند نموده باشد کہ طبیعت بر ہم خورد و ای مدعی کذاب معرفت را ازین رگد اطمینان
بهم رسد و نفسی چند کہ از عمر گمان برده میشود خرد را از مشاطگی طبیعت باز داشته در نبرد نامردان
نقسانے خود و در اہمبیا مغز گردانیدہ اید و آنچه از معتقات عظمی شمردن ذات اقدس حضرت
قبلہ گاہی دامت برکاتہ نوشته بودند موجب مسرت خاطر شد فی الواقع اگر آن قدر دان
ابن رانگویدای برادر بزرگوار! قطع نظر ازین نسبت طبعی یا خلکی یا بدنی یا ظاہری امروز

در معمورہ روزگارِ علمی باعلیٰ آراستہ چین بزرگی بس کیا بست ایزد تو اتا ان مجموعہ کمالات قدسیہ
را بکھرت ہدایت و تکمیل نانا قصان و حائر مسافر ان بادیہ طلب فرادان سال دین نشاء
داراد و مارا توفیق خدات پسندیدہ و تحصیل ملکات سنجیدہ بد ہاد آئین۔

۴۲۔ شیخ فیضی فیاضی

ہشتم ربیع الآخر ستہ ہزار از بلدہ فائزہ لاہور عریضہ اشتیاق کہ ذریعہ اتصال است
رقم پذیر میشود امید کہ بعافیت رسد چہ نویسم و کجا تو تم نوشت آنچه از دوری صورت
آن اشرف برادران و عزیز ایشان بر دل این مشتاق میرود و اما اولاً چون دیدہ حقیقت
پہن نظارگی میشود از کشیونات عالم آراے ابداع و تنوعات مراتب علمے کہ بحدارج
ممنصہ ظہورے شتابد اگر بہر نگراید چہ کند حاشا حاشا اگر را ضمے نشود چہ ناہمندگی
باشد و ثانیاً چون خدمت صاحب و بادشاہ این کس ست خاطر اخلاص گزین نیز اگر
خرسند نباشد از عالم اخلاص چہ نصیب برداشتہ باشد و ثالثاً چون غرض اصلی
ازین سفر عافیت انجام اصلاح احوال جمع کثیر از مخلوقات الہی کہ بہ وسیلہ دورینی
و حق شناسے و خدا پرستے و نیک اندیشے و نیردے عقل حقیقت شناس اخلاص
پرورش حقیقت حقانیت و بزرگی خدیو زمان خاطر نشان سادہ بوجان دور دست و نگار خاطر
حق طلب گشتہ آنگروہ را انبادیہ ضلالت و صحرائی بیگانگی بشاہ راہ ہدایت و نزہت سرمای بیگانگی
آوردن مورد انواع تفقدات خسروانی گرد ایندن ست اگر ازین دوری ضروری آزرده دل ماند ازینک
اندیشی و خیریت عالمیان بہرہ نداشتہ باشد امید کہ عنقریب بصوت و مسرت و حصول مقاصد برسند
کہ نگرانی بسیار ست و چون مسافت دور ست در فرستادن نامہ ہای مسرت بخش
کوشش نمایند۔

۶۳۔ مکانِ آفرینش و دیده وانش و پیش و پیش و الخیر

شایدتگیهای نفس الامری نصیب آن برادر گرامی باد و پروردگار آنچه در آویزه طبیعت و فطرت نوشته بود و شکرانه فرزند مندی گزارده تفاوت حصول مراد بر شمر و بسیار را مثل یافت هر که آهنگ آن در دکه بانالام روزگار و برادران پر خاش جوی راه آشتی سپرد تا گزیر وقت آنست که آن پنج مضمون را بیاد آورده لحظه لحظه آن معانی و نماید که غیر محض جز ذات حق نباشد و ثمر و خیر برابر و شر غالب چون شر خالص طراز هستی نیک و هر چه بر شر از پیدایی بر آید خیر غالب خواهد بود و هر آینه عاقل را با خیر غالب اگر از شورش طبیعت دوستی و یکتائی صورت نگیرد و مصالحت را چه افتاد و چرا نشود لیکن از تیرگی غفلت و خویشین بینی این اندیشه بخاطر نگردد و اگر خرامش نیز تنگاه رخا و تسلیم در دل باشد باین ورزش و اتم تا گزیر آن حال آنست که تعقل نماید و تکریر نظر کند که فاعل یقینی جز این و به حال نیست لاموتی اوج و والا الله طیب با شناسا که معالجه او مشویم است هر تلخ دار و که خوردن دهد بکساده پیشانی در کشد و منت پذیرند و اداری همان آفرین آنچه بدو بفرستد چگونه و چرا از روی راه و بهند آدم زاد و او نظر ست و کم کسی باشد که از آن بهره نداشت باشد یکه حواله به خدا س کرده و در او دیدن دوم و چشم از او پوشیدن و اسباب و نظر و اشترین خجین نظر اندوه برد و غم کاهد و برضا تسلیم پیوند جاوید بخشد و دید دوم غم افزاید و جان گزاید پس بخت در آنکه در آفرینش دیده اول جستجوئی سخت کند و تکاپو سے اصل نماید۔

۶۴۔ پیش و فیاضی

اللہ تعالیٰ آن گرامی برادر را از وسعت آباد علم بدولت آباد کل آورده از حوادث روزگار که خورے و عادت اوست متاثر و متاثر می نگرداند و چون خلعت مردانگی پوشانده حالت فزراگی نیز بخشد مسافران کاروان سراسر دتیارا آفت در کار و بار در پیش است که اگر اندکے سز بجیب

اندیشہ فرو بردار بیعتی و پیش رفتی یکے آزدہ نباید بود و پیش اقل شب عنایت نامہ حضرت
قبلہ گامی ولعت بر کاتہ از پنج شش کردہ رسیدہ ازین حیثیت کہ مژدہ قدیم آن ولی نعمی بود مرت
افزود اما ازین جہت کہ آن اشرف برادران بواسطہ تبہ ہمراہی فرمودند متالم گشت اللہ تعالیٰ
مغایے کرامت کناو۔

۴۵۔ شیخ ابوالخیر

اللہ تعالیٰ آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود داشته بگو تا گون مرادات رسانا د امرز
متوجہ منزل پیش شد شہان نحدائے کریم کار ساز بسیار داندوہ و ملال تخاطر راہ ندہیدو
بدوام خدمت شاہنشاہی سعادت اندوزید و در نیایش ایزدی و تحصیل مدکات فاضلہ و آبادی وقت
لحظہ غفلت نرود و در خبر داری فقرائے باب اللہ و لجوی انیان و در پوزہ دلہا بیشتر توجہ کنید اگر از دل
گرفتگی من چیزے نتوانم نوشت در دل نیادند و بہ نیکان و بدان را و خیر اندیشے بسرزند کہ موجودات
طراز خیر غالبے دارند آدے از خود بینی شناسائے آید زیادہ چہ تولید۔

۴۶۔ شیخ ابوالخیر

بھگی اندیشہ در خدمت گہان خدیو داشتہ در فراہم آوردن شایستہ خود با بیدارے نمایند
در تحصیل خواہشہائے زمانے و برآمد مقاصد صورتے ہرگز با بیچس لجاج نکند کہ کار ساز حقیقی
چنانچہ باید بظہورے آرد لیکن اہل تعلق را لختہ دل با سباب نہادن ناگزیرا تا تدبیر خود را بوجہ حفظ
ظاہرے چیزے نشوند چشم دل بہ نیرنگے تقدیر کشاید و آنقدر کہ در حوصلہ فرصت گنج از علم
و عمل بہرہ برگیرند و بجز زبان و خدا جویان رسیدہ نیایش نمایند و ہمت خواہند۔

۴۷۔ شیخ ابولسکات

اے مکہ برادر کار و خلاصہ عمل در دہر و دنیا در صورت و معنی از خواہش فضل و غنای

نامقبول خود را دور استین است که جمیع برگزیده ہائے الہی کہ بدرجہ قبول رسیدند انہیں بہت
 ست ہوشیاری و تغافل از زلالتِ اربابِ جہانم لازم داند و بدیاری سے حوصلہ و فراغ
 رنگا ہبانی کند و ہر کاریکہ کند بے تامل نکند و مادام کہ اندیشہ و دست نہاید و نیک و بد آنرا
 بدیدہ دور بین نہ بند و بدایان مشورت نہاید و در بیج کار کے شتاب نہوگے نہ کند و از اقبالیات
 دیوے و انحرافے از جاز و دنیا و ہجوم مردم باوہ ایست کارکش غفلت افزائے و
 ہوش ربائے۔ ۶۸ بہ شیخ ابوالخیر

برادر گرامے موفق باشد الحمد للہ کہ آن برادر نوشتہ بود کہ لختے فہمیدہ تسلی خویش نمود
 بابا ہمہ بخش و خوردش و اندوہ و شادوے از نقصان بشریت ست در بار گاہ عبودیت
 گنجایش نداد و ہمہ خیر محض ست جاے سپاس گزارے نوشتہ عالی بسکری و اندوہ
 گرانجانی ست در بعلچہ نوشتہ شد۔

۶۹۔ بہ شیخ ابوالخیر

فرہنگ:۔ بالکاتبہ۔ خط و کتابت میں۔ تن پرور سست۔ کہ قبہ۔ گردن غلام۔
 گرفت۔ رنج۔ تشمت۔ پریشانی۔ اللہم ارزقنا۔ اے خدا! ہمیں روزی دے۔
 در مطالعہ رقمہ آن برادر بجان برابر مسرت ہو و او ہموارہ بعافیت باشند و در دوام خد
 حضور و لوازم شعور آنچنان باشند کہ ہر گاہ بالمشافہہ و بالکاتبہ حرفے درین باب گوید یا تولید
 از قسم تاکید احتیاطے باشند نہ تاکید رسمے در مشقات و ترددات نفس خود را متجاوز ساختہ مطمئن
 شوند تا مقاصد صومی و معنوی در کنار افتد کہ تن پرور بجائی نرسد و متاثر از حوادث شدند در رقبہ بلند
 نیاید خردمند کارشناس را چون دیدہ اقبال کشودہ کند و سرا سرفا علی ہمہ چیز جز جل جلالہ نداند
 و چون داند کہ کنندہ این قدر خیر رحیم ست ہرگز فتنے کہ از روی طبیعت بشری باشد منضم شدہ جاے

تَشْتُّ و مسرت و خرسندی بهم رسد اللّٰهُم ارزقناه چه نولید العاقبتہ۔

۷۰۔ بحدۃ الملک قاسم خان تبریزی دیوان شاہ مرو

فرہنگ شنبیجہ۔ بری۔ وقار۔ آہستگی۔ آرام۔ بردباری۔ ابلاغ۔ پہنچانا۔

خاطر بر جمعیت احوال آن حفاظت مآب متوجہ است امید کہ مسرور دل باشند از سحر صلیگی مہربان
و بے تدبیری این گروہ بگر خون ست اول چنین بزرگی را بر سر زینداری بردن چه لائق و ہر گاہ
فرزندان او آوند و او خود ہم ارادہ ملازمت داشتہ باشد بپایہ چہ مانند شہاد و دانا یزد
طہ الیام دلہا و کشید و پیوستہ درد بار بودہ آگاہ دل با شید و خورد و خواب و فراغت یکسو نہادہ
بدل و جان بخدمت شاہزادہ جوان بخت اقبالند اہتمام نماید کشیدہ میشود کہ از بی التفاتی
و حرکات شنیعہ مہربان خاطر قدسی شاہزادہ بقدر عبارتی وارد و در اوقات مرضیہ بعضی رسانند
الحمد للہ شہار خدای تعالی عقل دورانیش و دل دانا و حوصلہ فراخ دادہ است اعتماد بر عنایت آگاہ
و عطفیت بادشاہی نمودہ آنچنان رونق کار خود طلبند کہ ہمہ زمین را ران و گردن کشان بنا کام در لوازم
اطاعت اہتمام نمایند و ہر کردار آن صوبہ بخواہند معروض دارند کہ غیر قبول نخواستہ یافتہ و
ہمیشہ از اخلاق پسندیدہ کہ فطری شاہزادہ است یاد میدادہ باشند خصوصاً فواید آہستگی و وقار
و گذشتن از تقصیرات و معذور داشتن کوتاہ حوصلہ او دار و پیش و آگاہ ولی شہاد وری و مطابقت
کتبت اخلاق و خواندن شاہنامہ و چنگیز نامہ و بایر نامہ بتفصیل میگویند باشند امید از خدای مہربان آن
داد کہ رشد و کار دانی و معاملہ سرہ کردن و دلہا بدست آوردن و ہر گاہ سپاہی آراستہ روز بروز
افزون شود و مرا عریضہ نویسی رسم نیست کہ جز یک صاحب ندانم امیدوارم کہ پیش او مسافر ملک بقاشوم
لیکن دو لخواہ تفسیرم اعتدای احوال شہزادہ ہای بلند اقبال انقلابی دولت صاحب خود میدانم
چند چیز ضروریست کہ یاد میدادہ باشند نخستین خبر داری شہاد وری کہ دوست و دشمن بسیار اند و ہمہ شہاد
ہمہ روز کشیدن سوم اوشش خاصہ مردم کلان و یک جوانان کار طلب مخصوص داون چہارم اندک و بلوغ

طریق انعام و انکسار مسلوک داشتن بنیم تو ذک در خانه را به شایستگی سرانجام نمودن چہ وقتیکہ شاہزادہ و لا
 کہ سوار شوند چہ مہنگا سیکہ کشند و چہ زمانہ کہ درون باشند ہر کدام را جامی معین باشد و آداب صوری آنچنان
 مضبوط گردند و نوبت ہا و معاصب اہتمام مقرر شوند کہ مزید می بران متصور نباشد ششم پرانہ کہ در شستن
 و عزت نوشتہ خود یا التزم بودن یا تخم پر سیدن ستم رسیدہ ہا و او منظور بان دادن ششم جاسوسان
 مندین ہمہ سابقین و خبردار بودن و اگر ہم نہ مند چند جاسوسان بر یک کار گذاشتن بطوریکہ ایما از یکدیگر
 خبردار نباشند و از تقابیر مختلف ایشان سپہ مقصود بودن ہم در خون و ہجرت ساختن اہل ناموس
 بسیار قابل نمودن امی عزیز اگر شمار را در سخن بذاتہ ہمین نوشتہ را در عادت بخوانند و اگر خوش آید اعلام
 بشد کہ دیگر آنچه خاطر سید اطلاع نماید اگر چہ یقین دارم کہ آن عالی نہاد محتاج این سخنان نیست
 و اخلاق جمیدہ دانستہ و نظری ایشان ست ہمکن از آنجا کہ بعضی سخنان بشود دل بیسوز و بی اختیار
 حتی چند زبان رفت اللہ تعالی توفیق اعمال شائستہ قرین روزگار فرخندہ آثار ایشان گرداناد و جرت
 شعار شمار یک را گویند کہ در نیکو خستہ و نیکانی کہ آن منحصر در آنست کہ دوست و دشمن منظور
 روز شد عداوت ایشان جاسوسان آفرودانہ صمیم دل کار ہا سرانجام دہد امر و ترکہ تحت شمار اساعدا
 نمودن کلامت انہمین بزرگی مشرت و اردو قرار این دانستہ جوہر نیکذاتی خود را کہ مظنون خاطر باست
 خاطر نشان چہا تیان سازند خواہی اہل بی کہ او را خردہ نگار کار دان میدانم باید کہ نیکذاتی خود را وسیلہ
 برآمد کار خود نشاسد کہ دولت بد نفس چون شعلہ خمس است اللہ تعالی قرآن حوصلگی و برداشت نا
 ملائم غیر خواہی جمہور نام کہ شمار بختور است نصیب کند۔

ادب قائم بیگ خان پرنری

فرہنگ است ترقیب - امید کرنا - ابدال - اللہ دانوں کا ایک گروہ جن کے وجود سے زمین قائم ہے
 وہ ستر آدمی ہے - جامیں آدمی شام میں رہتے ہیں - مانی دوسرے مفادات میں جب ان میں سے کوئی امر
 جاتا ہے - تو دوسرا آدمی اس کے بد سے ہی مقرر کر دیتے ہیں۔

بَدَلَا۔ اللہ والوں کا ایک گروہ یہ سات آدمی ابدال کے علاوہ ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے۔ تو باقی آدمیوں میں سے کوئی مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ابدالی و بدلانی۔ مراد۔ خوبی و بزرگی۔

ایزدیہمال یا دیریا ہموارہ بھی اسبہ نفسانی کہ بہترین کارہاست موفق باشند اگر از نا ملایم کہ زمانہ از ان فردان وارد بفراخ حوصلگی و مسبب شناسی روبرو چارہ پذیر نشود و زندگانی دشوارست آنہ و فور ویدوری ایشان زرتب آنکہ ہوارہ این اندیشہ قدسی آن سیکو ورح نیک اندیش را در زہمت آباد شادمانی و امشہ و انجای بہتات سرگرم وارد ویراز مساعدی روزگار آنکہ حکیم فتح اللہ شیرازی را کہ از اطباء سرآمد روزگارست و دانش و تجربہ او اعلیٰان سیان ندارد و بخود مست گو سرا کلیل تعلیمت شائزادہ والا اقبال ہشیار حرام قدروان رخصت فرمودہ اند امید کہ بنویساست دائمی ایشان مسرور فارغ ابال باشند و بدلانی و بدلانی ان یگانہ وقت سرمایہ افزایش جیا واد باشد والسلام۔

۷۲۔ بعدۃ الملک قاسم بیگ خان تہرنزی

فرہنگ:۔ راج۔ غالب۔ اونچا۔ نعمت متعددہ می۔ ایسی نعمت جو ایک سے دوسرے تک پہنچتی رہے۔ کار فرمایان ملاء اعلیٰ۔ فرشتے۔

ایزد و خسرو بخش جان آفرین کہ بے سابقہ خدمتی بنمایا ہتھامی گوناگون سر بلند وارد و ہوارہ نامہ و معین آن معدن راستی و درستی باورسم فرشتا و ان نامہ و قاصد بالستی کہ جز در ان زمان و در نشان معمول نباشد لیکن بہت حکمتہای خفی و جلی دار عالم آرا می میان عالم و عالمیان شائع ساختہ بلکہ کار بجائے کتبہ کہ در باب خلافت و نگار زبانان تیرہ دل بیشتر رواج وارد ہتا بران این خیر خواہ جمہور نام کہ باستان از ویر گاہ نسبت دستہ و محبت دارد کتربان راہ ہر دو والا از خدای بیچون اولاً از بادشاہ و صاحب خود ثانیاً برآمد مقاصد صومدی و معنوی ایشان میخواہد و فرونی توجہ و التفات بادشاہی نشان عنایت و لطف الہی میداند و از بس کہ خواہش من پیرایہ قبول یافتہ خرسندوست انشاء اللہ تعالیٰ انہا ان روز ہر روز افزون گردد عجب کہ اظہار ایزد کی

نموده اند اگر گوش رسیده که حضرت بنی عنایت اندلقین و انند که ساده مردمی تا دانه گفته است یا دانائی
 از نقصان خود خیال نباه بخاطر آورده کامیش انگیزست حاشا حاشا که این را نه بجهت خوش آمد یا بطرفی
 شما میگویم من که از سود و زیان خود برآمده راست و حق را از بیگانه دریغ ندارم از مثل شما که چندین
 مجت و بیکجستی در میان ست چون مخفی دارم و اگر از فرمان اعراض تا که گاهی شرف صدر و بیاید آورده
 خاطر اند خود انیمعی را خلاص را سخ و عقل درست ایشان دور میداند چه رسدست با تنگانی
 که بزرگان دولت با مخلصان نمود که از فروغ اخلاص و اعتماد پایه اعتبارشان از مدار گذرشته
 است بی ملاحظه هر چه بخاطر میرسد میفرمانید صاحبی که آزردگی نمود ظاهر سازد اهل خرد این را عنایت
 عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند و آنکه اظهار درویشی نموده اند اگر این آزردگیها بخاطر رسیده اصلی
 ندارد که این درویشی نه بکار دین آید نه بکار دنیا و اگر داعیه الهی برین آورد آن خطر رحمانی ست
 در مرتبه بظهور خواهد آمد تا چون ایشان نعمت پرورده این درگاه اند مقضیات حقیقت و اخلاص و لا
 آنست که پاس خاطر فیاض صاحب خود که هم پادشاه صودت ست و هم فرمانروای معنی دارند چه بنده
 را لازم ست که خواهش خود را در اراده صاحب محو سازد و قطع نظر ازین در شمار راست معاملان
 بی رضای خود یوزمان و سخاوتان جهان از احاد الناس الاق نیست چه جای آنکه مثل شما اخلاص
 مندان که در امرای بزرگ انتظام دارند مثال این حرف در دل گذارند تا بزبان چه رسد طریق
 خردمندی و روش حقیقت مردم ظاهر پرست نمک شناس بلکه آیین سوداگران معامله فهم آنست
 که در صورتی که خداوند جهان بے عنایت باشد اینچنین اندیشه بخاطر نرسد بلکه در هنگامه
 خلوت در خدمات ولی نعمت پیشته کوشش نمایند تا مورد آفرین کار فرمایان بلاء اعلی شوند و
 باعث توجه و عنایت صاحب الزمان شده نیکنام ازل و ابدا گردند کیفیت که صاحب در تمام
 عنایت در رعایت باشد در نیصورت خود چه گنجایش که اینچنین حرفی دل آزار مذکور شد و اینها هم
 یکسوز سخنانی بزرگان پیشین اندکی از بسیار بلویم حضرت شیخ علاءالدوله سمنانی که از کبار اولیاند
 در زمان شباب دزیر بوده اند جذب و در رسیده رخصت حاصل کرده عزت اختیار کردند و

چهل سال توفیق ریاضات و عبادات که در سوره بشری کمتر گنجد یافته در آخری قیامت را
 در واقع می بیند که تحقیق اعمال مردم می کند یکبارگی حکم شد که کردارهای نیک و ثواب و عبادت های
 چهل ساله علاوه بر یک پله و ثواب آنکه در ایام وزارت خود دل سپردنی بدست آورده
 بود در پله دیگر ننهد این پله راجع آمد چون شیخ ازین خواب عبرت بخش بیدار شد تا صفت و افسوس
 داشت که اگر قدر این اول میدانستم هرگز بدویشی ظاهر نمی آدم و پیشه نوکری نمی گذاشتم ای
 عزیز من این داستان برای عوام الناس است و الا بقا فلان دورانندیش چه نویسم که پسر ظاهر
 ست که در رویشی کار خود تنها ساختن ست و در نوکری کار جمعی سرانجام نمودن و اتفاق اولیا و
 عقلاست که نعمت متوجه می بهتر از نعمت لازم ست دیدن سخن بسیار است و فرصت کم همان
 بهتر که خود را ازین باز داشته بسنجان دیگر پروازم و گیر تو اب اقبال اتاری زین سخنان گو که خیل
 اظهار رضامند نوشته بودند بسیار خوشحال شدم از بزرگان با هم اتفاق و یکجہتی و آنگاه در
 کارهای بادشاهی بنحایت پسندیده و خوش تماست خصوصاً دو نعمندی که نظرش بر بیوفانی
 و نیادنی بقانی آن افتاده باشد و با همانیان خاصه بادشمنان جز نیکی نمی کند امید که بهر وجه که باشد
 ناملائم همراہان به بزرگی و فرسخ حوصلی خود بر داشته بحسن اتفاق این کار را با انجام رسانند و
 پیوسته عرض و قلع و سوارح احوال نصرت اشتمال معروض دارند و بگری جهان آرامی حضرت
 شامشاهی چنان اقتضای کرده که در حدود و خورشاب و دنگوت قلعه متحکم اساس نهاده با تمام رسانند
 و دروغی این کار به پہلوان محمود مقرر شده و مہر انجام آن بر ذمہ ایشان ست چون فهمیدم که بقدری
 از خواجگی گزانی بهم رسیده مرا که سر سخن گفتن بجایات ندا شتم محبت باین مقدمات گو یا ساخت
 ایند تعالی آگاه است که قطع نظر از آنکه برادر شام و دوست ما باشد امروز در مہربانی و راستی و حفظ انجیب
 و مراسم برادری نظیر عدیل ندارد و آن بجہتی که او را به نسبت شام فهمیده ام از هیچ برادری ندیدم
 ہر چند خواجگی بیشتر آشنا شدم بہتر یافتیم امروز کہ فساد زمانہ است و برادر چنین دیر بدست می افتد
 بسی نیکو این باید کرد دیگر آنکہ خود را حاکم کامل مستقل دانستہ از اندیشہ تغیر و تبدیل ایمن بودہ

در نظام مہمات آن صوبہ اہتمام نمایند و پیوستہ بتفاتیق احوال مسرت آرائے خاطر گرفتند
العاقبتہ بالخیر۔

۳۔ بہ عمدہ خوانین بلند مکالمات صادق حال

فرنگ :- محشور :- وہ شخص جس کا حشر ہوگا مقصود :- قصور والا۔ کوتاہی کرنے والا۔
ضروری الاعلام :- وہ بات جس سے خیر دار ہونا ضروری ہو قطاس :- چھوڑ، جو بہاڑی
گائے کے بالوں سے بناتے ہیں۔

ہموارہ خاطر محبت گزریں خواہاں صحبت بہجت بخش آن معدن صداقت و محبت میباشد
و طمس آنست کہ در رسمیات زمانہ کہ فرستادن نامہ و پیغام باشند این نخلص را معذور خوانند
داشتند کہ از بسکہ طرز دور و بان عالم شد نمیخواہد کہ در ان روش محشور باشند لہذا الحمد کہ در
لوازم محبت و حفظ العیب مقصود نیستیم و آنچه داتم کہ ضروری الاعلام ست خواہم نوشت و
شرح احوال در خانہ را چوں قرق العین یار محمد متعہد ست آفرام کرد دانستہ نینویسد دیگر
اکنوں کہ لشکر با بہ سردکن تعیین شدہ است امید وارم کہ جوہر ذلتی شما کہ خاطر نشان طست
بر بھگناں ظاہر شود و در ایلاف و اتفاق با جمہود انام چہ نویسم کہ آن شیبہ مرضیہ شماست
خاطر عزیز خان خانان را کہ بغایت گرمی ست پاس داشتن ضروریست امروز وقت
آنست کہ نازگیہای گذشتہ را از خاطر دور ساختہ در محبت افزایند و ہموارہ ہنگامہ محبت
گرم دارند و در افزونی محبت شاہزادہ ہای اقبالند کہ شند الحمد لہذا کہ ذات قدسیہ این فونہال
آنچنان ست کہ در تحصیل مکارم اخلاق گنجایش تعلیم و تعلم نمائندہ جمیع مراتب کوفی و اکبری را از میان
القاسم اقدس حضرت صاحب الزانی در یافتہ تہذیب اخلاق نمودہ اند اما عالم بشریت باقیست
در امثال این جمعہا مثل شہادانای رموز دانی نیک اندیشہ اخلاص تا وی ضروریست و خود میدارند
کہ مرا جز رضای صاحب دولی نعمت و بادشاہ خود مطلب نیست محض از برای ارتقاء مدارج دولت

روز افزون صاحب ہمارہ در خیر خواهی و خیر اندیشی آن بخت بلند آن خود را معاف نداشته ام چنانچہ
 بر ہمہ روشن ست دلہذا در فرستانِ غرضِ بشا ہزادہ اقبال مند پیرداختہ اسم کہ مبادا بخاطر
 کسی رسد کہ مرا عاقبت بینی برین میداشته باشد کہ زندگانی خود بی صاحب نخواہم خدا انخواستہ باشد
 و اگر تقدیر بہلت چند روزہ دید دیگر در لباسِ تعلق باشم خصوصاً کہ مہین برادر شیخ فیضی آن طور
 سلوک فرمودہ بحضرت آنچنان نوشتہ باشد کہ فتم کہ خیر اندیشی من کسی بعرض رسانیدہ ہما تقدیر
 کہ خود دید بود ندچہ شد آنم بر طرفِ حق استادی کجا رفت امید آنچنان ست کہ اگر فی الواقع
 تقصیری ہم بود بخاطر نمی آورد ندچہ جای آنکہ نہمت بدگو بیان اینہمہ از جباروند لحد کہ خیر
 خواہی مرا سبب و علتِ انقادات ایشان بنود کہ زوال پذیرد غرض ازین مقدمات آنکہ چون قاصد
 روانہ میکردند بچندی کہ تشریف حضور داشتند حکم فرمودند کہ چیزی برای نشانہ زادہ فرستند بندہ آنچہ
 لائق حال خود میدانست سرانجام نمودہ بود و چون حکم بود کہ بعرض رسانیدہ فرستند و ہنگام عرض
 آنچہ خیال شدہ بود مقبول نیفتاد و از آنجملہ بازو جہتہ و قطاس را جدا فرمودہ حوالہ قاصد نمودند
 حسب الحکم اثر فرستادہ ہشتم ربیع الاول نگارش یافت۔

۴۔ بصاوق حنان

فرہنگ :- نشاء خاص معنوی ۔ علم حقیقت ۔ ہوا ۔ دوستی ۔ فتور ۔ سستی ۔
 اینہ دو نام مردم قدردان محبت گزین را بسیار دارد و فتم بقدر خوش بود چہ دنیا
 و اہل دنیا بخاطر غیر میدون نشاء خاص معنوی سے مطالعہ مشغول سرگرم داشت کہ گزینی متفاوت رسید
 و از غربی ہوا آگاہی بخشید اگر چہ از باطن ظاہر آورد و مادہ جہت باطن فتوری زلفت و شہ گشتگی ظاہر
 روشی دار و ظاہر من ہمزنگ باطن گشت بسیار بجا نیار را بہتر ازین میخواہم کہ مطالعہ اخلاق نامہ
 نمودہ اوقات بر شد ظاہر سے ضائع نگرداند تبست بہوای سلام یار۔

۵۔ بمالک و دار جعفر خان دیوان ملقب بہ مصنف خان

فرہنگ۔ شنیع۔ براد خدمت فروشی۔ ظاہر داری۔ مرحوم دل کنایہ نادان سے۔
مفتہ کن۔ بگہ بگڑنے والا۔ ماتی۔ ملائے والا۔ مجرا۔ حسابی۔

صداقت نامہ محبت افزا اور دریافت و ازوجہ خاطر منشرح شد و آنچه در باب نشانی
آن شخص رقمی فرمودہ اند حق بجانب ایشان است و لہذا ایمانی در منظورند داشتن این عمل شنیع و در
خیریت کوشیدن و در محبت زدن کہ کفایت المقصود دست کر وہ بود و نیز نصائح از جہند کشایان
اہلیت باشد کہ بان کار آئیدہ خطا کنندہ نوشتہ و نمینویسد و اثر آن ظاہر خواهد شد و شرح آنرا کہ متضمن
خدمت فرشتہ است بیکند الحمد للہ و الفتنہ کہ ترددات پسندیدہ و غمہای درست ایشان بتازگی خاطر
نشان حضرت شاہنشاہی شد و از یک توجہ بہر از توجہ رسید امید کہ روز افزون باشد خاطر و
رامتوجہ خود دانند کہ اعتدای احوالی صوری و معنوی و فتح و فیروزی ظاہری باطنی آن شایستہ ہر دم
در زم را در عالم اسباب از بادشاہ خود داشتند عامیکنہ دور ملک حقیقت از ایہ و بہمان آفرین مسائرت
ینمایند و دار غیب دان دانند کہ درین کار تحصیل دوستی و سرانجام دلتانی نمیکند و بوناہم نیک کہ پای
بند مرحوم دلانست خاطر را برین ندارد و در وضع عشق و جہلب متفہمتی نیز پیرامون خاطر خدا پرست
نمیکرد و بلکہ ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفہ برحق و ہادی مطلق را اندکی از بسیار اسباب انتظام
می بخشند خاطر شریف جمع فرمایند کہ درین نزدیکی شاہزادہ جوان نجات اقبال مند با سامان لائق
رخصت کابل و آن حدود بشود و از توجہ شاہنشاہی کہ حصول مقاصد علیار امشکرم است چہ گوید
این کس کہ توفیق شگرف الہی و رگشن ہمیشہ بہار تسلیم جاہم رساندہ از علم یقین نزدیک است کہ
بعین یقین این مقدمہ سعادت کہ دستاویز صلح کل بل محبت کل است کہ جز خیر غالب خلعت فاخرہ
ہستی نمیپوشد مشرف گرد و چہ خیر محض جز واجب الوجود نتواند بود و شر غالب چون شرمسادی ہمزاد
شر محض است کہ اتناہ آن معلوم دانا نادانست و امروز کہ با شر از زمانہ آہنگ صلح نمودہ خیریت

اتنا را میخواهد قیاس باید کرد که مراعات احوال سعادت اشتغال گرومی که نخبی و نیکذاتی و دور بینی بخاطرش
 ممکن باشد چگونه میکرده باشد و دند الحمد که اگر چه فیما بین رباطه رسمی کمتر بود اما رابطه معنوی که در
 بر خیریت داشته است همیشه قوی بود بی تکلف و بی مبالغه شمار بسیار دوست میدادم چیزیکه از آن
 بقدر اندیشه هست آن است که تیزی و باندک چیز از جای شدن که شعار میرزا یان است پیرامون
 احوال آن نکته سنج نگر و چون دل صاف و ذات خیر اندیش دارند ممکن که نبوتی لائق بر طرف شود
 ظاهر و آنست که آن خطا کننده را طلب عالی عقرب ملحق آن لشکر گرداند اگر بمقتضای بشریت تنگی
 و تلخی اظهار کند امید که نکند شمال صاحبان اخلاص اید آنرا منظورند داشته در نهایت افزاید تا عقرب
 این کار با تمام رسد که شمار او در خانه نخواهم عرضداشت ایشان بر وجه احسن گذشت و حسن خدمت
 بوضوح پیوست و بسیار مجرا شد فرمان که شاه بیگ التماس شده بود که بر بنگیش آمده اهتمام نماید
 نیز شرف صدور یافت و غایت ایندی قافلہ سالار شهاب چهارم نیز ماه ۳۰ سی و هفتی باشد

۷۶ به آصف خان

فرهنگ: - سر تکوین و ایجاد - معرفت و عبادت خالق -

در قضایای مصائب ناگزیر حرف صبر گفتن و تحسین آن نمودن یا تا ستودگی بصیرت
 ادا کردن و در آن بخت مات عقلی و نقلی التجا بردن پر مکر است در حرف نردمند و زیسته که با مثل
 شما مردم که از فهم و فطرت بهره دید چگونه گوید نمی خواست که بنام هم اراده تسلی خاطر بجز عثافه
 نماید که با آنکه خود را تبکلف و رسوم منتزجان در آوردن فعل عیث کردن است لیکن چه کند در
 مدینه بودن صد بلا پیش می آرد اینهم کی از آن شمرده کلمه چند نوشتند تعالی بستر تکوین و ایجاد
 رساناد العاقبه بالخیر -

۷۷۔ بہ مرزا یزدیہیک حاکم بلا و بندر

فرہنگ۔ انجمن رازگوئی۔ مجلس مشورت اعیان۔ جمع ہے عین کی سردار۔ پیدائی۔
ظہور۔ دلیر باز۔ مدت۔

ایزد تعالیٰ سعادت جاوید روزی کنان و نگاشتہای اخلاص طراز محبت گرامی رسید
از بیان بگہتی و دوستی مسرت رومی دانشنہ باشد کہ بندگان حضرت اعلیٰ از پنجاب بگہت دو کار بانیت
نہضت فرمودند یکی آنکہ نظام الملک خود بگہت ادب از نعت صلاح کارند است در گوناگون بلا افتادہ
اند دنیا داران و گراچہ بلا پیش آمد کہ از جاوہ قرمان پذیر می شایستہ سر باز میزند و روئے اتجا
بد گاد و الاخی آرند همان بہتر کہ سایہ اقبال بدان دیار اندازیم و عیار گوہر ہر کدام گرفتہ آید دیگر سبب
بادہ پیائی شاہزادہ والا گوہر و برنجی دیگر نارضا مندی در گاہ مقدس بسیمع ہمایون رسیدہ بود چون
حوالی دار السلطنہ آگرہ نزل موکب ہمایون شد انجمن رازگوئی راتازہ ساختند این خبر خواہ بہانیان
موقوف عرض ہمایون رسانید کہ اتجا نیاوردن اعیان آن ملک از روی سرتابی و گردن کشی نسبت
طنطنہ دولت و اقبال بزرگ شاہنشاہ عالم را فر گرفتہ لیکن چون میان جنود فیروزی آن
صوب از فرو نے از نفاق پدید آمد مردم دست کوتاہ گردانیدہ اند اگر یکے از بندگان بے
عرض بدان دیار رود کہ مدار معاملہ بر و باشد ہر آئینہ نیایش و نیاز آن مردم پایہ پیدائی نخواہد
گرفت و آنکہ از رہگذر شاہزادہ بخاطر اقدس راہ یافتہ بے آنکہ حضرت بدان دیار تشریف برند
ہمان بندہ یکتا کہ بدان دیار رود آن کار نیز بیسازد یا بلا زمت میفرستد یا براہ سعادت می آرد
پس از داستان در از این خبر اندیش عالمیانرا کہ ہرگز از بساط قرب جدا نفرمودہ اند و جمیع تھا
مالی و ملکی بد نیجان موقوف بود و رخصت این حدود فرمودند شاہزادہ را خود بسر نوشت آسمانے
ان پیش آمد اکنون جز ہم نخستین مطلبی نیست باید کہ فرصت را غنیمت دانستہ در لوازم بندگی و اطاعت
چنان کوشند کہ نزدیک و دور و آشنا و بیگانہ ظاہر شود و خلقی خدا پائمالی حوادث نگرند و دستخواہی

شمالاً دیر باز میشوند و امروز هنگام ظهور آنست و آنچه به پندت نوشته بودند همه را به نظر در آورد و خاطر
خیلی خوش شد که هنوز زمان سعادت باقیست و چشم عاقبت بین کشاده شایسته آنکه یادگار
را بدیگران موقوف نداشته بطرز لائق با عرضداشت بدرگاه والاروانه سازند که من هم عرضداشت
نموده آن نسبت را جواب حاصل کنم درین صورت هر چه شایسته و الا گوهر قول و قرار داده
بودند بظهور خواهد آمد و در ملک و مال و ناموس افزایش خواهد شد و بعضی نصیحتها از نوشته پندت
معلوم خواهند کرد و در پینی و عاقبت اندیشی روزی باد.

۷۸ - به قطب الملک حاکم گوکنده

فرهنگ - استصواب - درستی چابنا - مجازاً صلاح و مشوره - ششم - خصصت -
دور پینی و قدر دانی روز افزون باد گرامی نامه آن خلاصه و دو مان سعادت
پشوهی نقاوه خاندان بیدار دلی بجزت افزاگشت و نوید یکمستی و دوستی رسانید و آنچه درین سانحه
ناگزیر پیششهاد مهر بانها بجا آورده بودند مؤید آن افتاد این سر ایست گذشتنی خوشنا بختندی
که انقاس عزیز را در رضامندی اینومی و نیکنامی بسپرد و زندگانی را در مرتبه شناسی گذار دشنوده
باشند که بندگان حضرت شاهنشاهی این خیر اندیش همانیان هرگز از دولت حضور تجویز دوری
نفرموده بودند و جمیع مهمات مالی و ملکی با استصواب این خیر اندیش انتظام می یافت در نیوالا بواسطه
دوام که خود بجهت آن از پنجاب بدار خلافت اگر مراجعت فرمودند فدوی را رخصت
این و یار کردند نخست آنکه بر زبان مقدس رفت که داور بهمال مشرعه سلطنت گیری را در حوزة
اقتدار این نیاز مند درگاه خود کرامت فرموده و دولت و اقبال را روز افزونی دار بجائی که در باستانی
زمان کار با از فرماندهان روزگار بد شوارمی بر آید از بندگان اخلاص سر مشقت باسانی بجای آردوی
آید و نیز فرمودند که شیمه و الای ما آنست از بزگان روزگار اطاعتی شایسته میخواهم این و تعالی تخرائن
نا محصور بدست گنجور اقبال ما سپرد و کجا چشم بر ملک و مال او افتد معالیه مظفر حسین میرزا

درستم میرزا و جانی بیگ و راجی علی خان و راجہ راچند و بھیا جی و سائر سرگردان روزگار
 و لیاقت بس روشن و شادمانہ این باب بس دشوار لیکن چون برہان کہ پرورده و از خاک
 برداشتم تا بود و از بدستی باوہ دنیا قدہ آزند است از نظر افتاده و فیروزی جنود نامزد
 آن ملک شہرامی پھر دیگر دنیا دران دکن در فرمان پذیری توقف دارند و نیز فرمودند کہ
 از بودن بے خبری دران ملک گفتار و کردار او در درگاہ ما معتبر باشد خاطر اندیشہ دارد و امروز
 کہ نسبت ببدگی تو بہمان را فرار رفتہ بے طعمی و حق گزار می را کہ وہمہ میداند ترا بدان ملک باید
 رفت و بجای این معنی گرفت و ہم باو ش فرستادن آن بود کہ بادہ پیمانی شاہزادہ والا کہ
 بمساجع ہا چون رسید چون مہوشی و سرگردن لشکر با ہم جمع نہ کردند فرمان شد کہ آن تو
 بممال دولت را روانہ درگاہ ساز و وہی تاخیر قاصد و پیغام ساختگیہای روزگار این ہمہ را بنجام
 رسانند اکنون کہ از بزرگی تقدیر قضیہ ناگزیر رہی و او جز بہ تخمین و وجہ کاری نماندہ وقت را عنایت
 شمرده خاطر از ان فراہم آرد و حسن اخلاص و عقیدت ایشان کہ در درگاہ مقدس و از
 نیکان این لشکر اقبال نشودہ است پسندیدہ آن است کہ گفتار بگردار آید و مقاصد بگزین
 روش سرانجام یابد و نتیجتاً ہم کہ وہیں معاملہ سخن دراز شود و قاصدان آمد و رفت نمایند
 ساہلی فرستادہ شرایط محمود را استقام بخشہ چنانچہ اولیای دولت چہ کہ ہمہ نیکان عاقبت
 ہیں آفسدین نمایند و شہنشاہ جہان پناہ روے در مہربانے آورند بعضی سخنان پذیر
 از لقا شہسائے و کلاے ایشان معلوم نماید شد و وام آگے روز سے باد۔

۱۳۔ بہر جی علی خان دربارک شاہ فاروقی

فرہنگ۔ دعوات۔ جمع دعا کی۔ عاقبات۔ صاف متکیان ارانک قدس۔ پاک
 و راستہ تختوں پر بیٹنے والے (فرشتے)۔ فوجات۔ جمع فوج کی خوشبو۔ تجیات۔ جمع تخیر کی
 سلام و درود۔ واقیات۔ جمع وانی کی۔ کافی پوری محبوب۔ ہوا کا پلٹنا۔ نفحات۔ خوشبویں۔

اہدا - ہدیہ بھیجنا - اتحاف - تحفہ پیش کرنا - عطا - بلندی - اجتبا - چنتا - پسند کرنا - پسندیدگی -
اصطفیٰ - برگزیدگی - دام محفوظاً بالمسکرم والمعالی - ہمیشہ رہے وہ بزرگیوں اور برتریوں کا گوا
ہوا - آزمہ - جمع زمام کی باگ - نجائب نجیبہ کی - برگزیدہ - اونٹ - اعظم جنائب - سوانی کے راستہ
گھوڑے جمع عثمان کی زمام - عباد - جمع بے عبد کی - بندہ - غلام - فوارح - جمع بے فاتحہ کی - آغاز - اوتاد
جمع وند کی - میخ - مخلو - ہمشکی - اشتہاک - باہم ملانا - مجازاً تعلق - الشرح - خوش ہونا - انکار
کدر ہونا - ناخوش ہونا - مظلمہ - تاریک - ذات البرکات - برکتوں والے - سپینہ - بندہ
روشن - ترقیب - نگہبانی - امید رکھنا - امید - مامول - آرزو - خواہش - مجاری - جمع مجری
کی - جاری ہونے کی جگہ - روانہ ہونے کا راستہ - استکشاف - دریافت کرنا -

جلال دعواتِ صافیات کو متکیانِ اراکِ قدس بور و دفوحاتِ آن در اہنتر از
التذاد روحانی آئینہ و شرفِ نجاتِ وافیات کہ منتطمانِ سلاسلِ انس بہبوبِ نفحاتِ آن
در ارتباطِ والیامِ ربانے افزائید اہدا و اتحاف نمودہ خیریتِ آن خلاصہ خاندانِ مجد و علا
و دودمانِ اجتبا و اصطفیٰ دام محفوظاً بالمسکرم والمعالی مسالتِ نماید چون انتظامِ بخش
انفس و آفاق کہ آزمہ رنجائبِ قلوب و اعظمہ جنائبِ ضمائر بدستِ مشیتِ اوست خواهد
کہ بدائعِ تقدیر از مگامِ بطون بعالمِ ظہور آرد کہ فواریع ترفیہ جمہور عباد و سائلِ اینلافِ کافہ
اتمام باشند در مبادے حال و فوارح امر چیزی چند از نہا نجانہ قوتِ بمشاہدہ فعل ظاہر بسازد
کہ ہر آئینہ در تمثیلِ این معنی ہو کہ ہوید تواند بود و آنجا کہ حسنِ انخلاصِ ایشان باین دودمان
ربیع نشان کہ جبل المبین سر ادقی اقبالش باوقاد است حکام یافتہ در کمالِ وثوق و سونج بود حکمت
از بانٹِ ظہورِ این انتسابِ خاص و اشتہاکِ مخصوص کہ ہر آئینہ ہو سببِ انشراحِ قلوب
صافیہ و انکارِ بواطنِ مظلمہ است کہ دید در سوابقِ ایام کہ بمقتضای خیر خواہی عامہ در خیریت
ذاتِ فاست البرکات و دوامِ عزت و آمردی آن خاندانِ سپینہ کوشش مینمود و اکنون
کہ ناموسہای کی شد و ستیہا با تبا کشتید خود ملاحتفظ فرمایید کہ نوجہ خاطر و ترقیب باطن در حفظِ ناموس

طرفیں درجہ درجہ تو اہد بود و تاثر این نسبت بچہ آئین ظاہر نخواہد شد مامول آنکہ ہوا رہ خاطر محبت
رانگران اخبار دوام عاقبت و جمعیت دانستہ منقاد قنات گرامی مسرت بخش روحانی شوند
دیگر کیفیت مجاری احوال سعادت اشتغال از نوشتہ ترسوینڈت اشکشاف قرآنید العاقبہ
بانیخہ۔

۸۰۔ پیراچی علی خان

فرہنگ:۔ ایتہماج۔ خوشی۔ وواعی۔ جمع داعیہ کی چاہنے والا۔ مجازاً کسی چیز کے وجود کے اسباب
جہلی۔ فطرتی۔ مآرب۔ جمع مآرب کی حاجت۔ حرز۔ پناہ۔ تعوید۔ مسامح۔ جمع مسمح کی کان
مخاوف۔ جمع مخوف کی۔ مقام خوف۔

مفاد منہ بہ منی و ملا طفرہ بکتا دے کہ دنیوی لگا رکشس یافتہ بود دیگر امے و درو آن
ایتہماج یافت علی الخصوص از خبر مسرت بخش کہ تختیں از روی استظہار تمام بخلاصہ خاندان قوت
نقادہ و دومان فطرت سر آمد خیر اندیشان جہان پیشوای پاسبانان دل و زبان اعتضاد الخلاقہ
خانخانان ملاقات کردہ اندو پس از ان بقرہ باصیہ اقبال قرہ باصرہ سلطنت و اجلال بیوستہ
تلمزم خدمات شایستہ شدہ اند چہ گویم کہ چہ قدر از بار تعہدات برآمدہ ام و چگونہ مسرت روی
داوہ است چہ از رہگذر آنکہ چنانچہ خدیو جہان مرشد زمان مینخواست کہ آن تذکار بزرگان از آسیب
حوادث روزگار در کف حمایت شاہنشاهی محفوظ باشند چنان لمعہ ظہور بخشید و چہ از مہر آنکہ اثر
برادران کہ در سوار رحمت ایزدی غرقہ مغفرت باشند بکرات در خلوت و اکثرت از درستی و
راستی و اخلاص مندی آن گوہر نمود بزرگی در محفل مقدس مذکور ساتھ بودند و در بینی ایشان خاطر
نشان ہمگیان گشت و چہ از دوستی کہ غائبانہ این حیران آفرینش را بایشان واقعست و بدو اعی
جہلی خیریت ایشان میخواہد و چہ از مہر آنکہ کلید دکن کی آنکہ جاندار می آردہ شود بحسن نیت ایشان
میسر شد الحمد للہ و المنة کہ عنایت شاہنشاهی روز افزون است و جمیع مطالب و مآرب مالی و ملی و

جانی و ناموسی و خواہ حاصل باید کہ نیرنگی ز مانیان را منظورند آشتیہ ہمان بجان شاہنشاهی را حزر حال
خود دانستہ در انجارج مہمات اہتمام فرمائید غریب تر آنکہ زیادہ از دو ماہ میگذرد کہ احوال آن
لشکر جہان گنا بمسامع غلیبہ نرسیدہ است باید کہ چنان اہتمام گمارند کہ فحاشی و طرق بر طرف
گردد و شرح احوال آن دیار پیوستہ از عرض شما بموقف مقدس رسد و مردم ولایت خود اہتمام
فرمائید کہ آمد و شد مردم از آن حدود نشود تا با سودگی خلایق رسید العاقبہ بالخیر۔

۸۱۔ بہ سترگ ز مال محمد قلی خان

فرہنگ۔ نسویل۔ چینی پیری بایتی۔ خواستی۔ جمع غاشیہ کی پردہ۔

آنجا کہ منم و پیشہ نسبت اکر حرف اشتیاق و قصہ محبت نویسم نرا وار
ست اما از آنجا کہ طرز اہل روزگارست و تلون احوال ایشان کہ بتوہمی آزرده شدہ بد دستان خیر
خواہ بد گمان میشوند اگر سخن برسم و عادت ہم ادا شود آنرا نادانی نمیدانند اما چہ توان کرد کہ در
معاملہ جامی ناگزیر حرفی چند گفتی و نوشتنی رو میدہد حاشا کہ امری دیگر متصویرہ خاطر حق گرای
شد و نخواہد کہ بتسویلات راہ گفتگوئے ارباب نفاق مسلوک باشد۔

شعر گزینی و رنگینی دوست کشی همچو ترا دوست میدارم اگر دوست ندارم چکنم

چون یقین ماست کہ شہاز مخلصان حقیقی صاحب مایند اگر بواسطہ خواستی بشریت تحقیقت
انیکس نرسیدہ باشد ہر آئمہ چون غلت محبت ثابت ست فتورے در میان آن نمیرسد
چہ من از گروہ سوداگران نیستم کہ در گروہ سودوزیان خود باشم اللہ تعالیٰ در پرداراد العاقبہ
بالخیر والسعادۃ۔

۸۲۔ بہ نوآمین بزرگ میرزا یوسف خان

فرہنگ۔ نوآمین۔ نئی بات کرنے والا۔ آراستگی کرنے والا مراد مردار۔ روز بہاں۔

جمع دور بہ کی۔ ایسے لوگ جن کیلئے زمانہ رفتہ قزوں ہو۔ خوش نصیب لوگ۔ دانش آموز۔
 عقل سے مبرا ہوا۔ عقلمند۔ اللہم تجلده والدرہ۔ اے خدا تو اس کو ہیبت رکھو اور اس کی مدد کر۔
 پربست۔ قاعدہ۔ قانون۔ تباہین۔ جاگیردار۔ ملازم خاص۔ پاشی۔ سردار۔ بے سرو و پلو
 پریشانی۔

بعد از سلام سلامت انجام محبت فرجام مشہور و ضمیر محبت پذیر نواب
 محبت اطوار سے میگرداند کہ مجاری احوال موافق آماست امید کہ آن علی صفات در
 زمان عاقبت بودہ باشد دیگر بامردم قدر دان دو شہد سفاکش صاحبان استعداد کہ در ہنگام
 بزم و زرم بکار آید و در انتظام نشاء صوری و معنوی دست آویز قدسی باشد چہ حاجت
 لیکن بنا بر اظہار نسبت محبت کلمہ چند در باب مجموعہ خوبہائے مولانا طالب اصفہانی
 کہ بچھتو سے تمام روز بہان دولت بلطائف و وسائل از مسافرتاے دور و دام محبت
 خود آوردن میسید المنتہ لئکہ اینچنین شخص بی سعی شہا دران سر زمین کہ از بد و فطرت آفرینش
 محل قحط و جال ست از جملہ دوستان فدوی شد است امید کہ ہموارہ اینمعنی منظور نظر
 عاطفت ایشان باشد و اینچنان سلوک رود کہ او مردہ الحال بودہ ارادہ بر آمدن آن دیار
 کہ مطلوب ماست نہ نماید طورہ معاملہ در میان آندہ کہ قطع نظر از انکہ کمزید اشفاق اینچنین
 دانش آموز سے را گرفتار خود میسازند خاطر دوستان حقیقی کہ بیچ چیز منت پذیر نیست
 رہین منت میگرداند الحمد للہ والمنتہ کہ بندگان حضرت خلافت پناہی ارشاد دستگا ہی
 اللہم خلدہ و ایدہ نہایت توجہ دارند و چون بر بست والد در گاہ آن ست کہ بدارج ترقی میفر
 میفرمایند و زیادتی منصب مفوض تباہین باشی میشود تا بیک حکم و دول بدست آید زیادتی منصب
 و اضافہ جاگیر حوالہ باستصواب آن محبت اطوار شدہ است امید کہ بحض قدر و المنتہ ایشان
 تکلیف مراعات حال دوستان عنقریب این دو مطلب جلوہ ظہور دہد احوال دولت اشمال
 حضرت شاہنشاہی بر حسب وعدہ با کمال بی سرو و پلو تحریر نمودہ تفصیل تو اہد فرستاد و دبا

قاده متقدمان و خلاصه متاخران مولانا سواجہ جان کہ الحق اگر ایشانرا در کشمیر نمیدید هیچ ندیده بود چه نویسد خاطر دوستان را در مسرت و خوشی سرانجامی احوال ایشان بنعایت منوج دانند۔

۸۳۔ بہ شجاعت شہد میرزا علی بیگ کبر شاهی

فرہنگ۔ انتہاء نسبت رکضا۔ محبت انتہا۔ محبت مہرا۔

نامر محبت انتہاء مطالعہ اقدار بقدر استغنیٰ خاطر معلوم شد از انجام کہ بر عقل ایشان اعتماد و ارمیدانند کس این شورش بقاسمے تدار و منافع اخلاص بیازار آوردن و رواج آن طلبیدن شیوہ مخلصان حقیقی نیست و جبین خاطر این طائفہ علیہ از کساد بازار اخلاص بیازار آلودہ و گره زردہ نیے باشد بلکہ درین ہنگام تنگفکری بیشتر دارند کہ جوہر بہا کہ اخلاص بقال ریزہ دنیا فروختہ میشود و از انجام بر شجاعت و فہم و اخلاص نظری اقدار معلوم میشود کہ ایشان انجمن گروہ والا شکوہ باشند تا ستم آن در دست سیدتہ از مشغلہ شکرانہ اخلاص واقف بشورش طبیعت کہ جز بر خاطر نظر ندارد از معاملہ فی اورا نصیبی نیست نخواہند پرداخت از آن باز کہ آمد و شد قوافل اخلاص درین چارہ سوی دنیا کہ اعتبار اواز قسم اتفاقات نہ از استحقاق است آسیبی کہ این طائفہ را رسیده از آن جهت است کہ انبی مصاحبی یا از مصاحبہ بد فروریغ خورد یکموشدہ در دایم طبیعت کہ نزل و ناز دارد و نہ چشم بینا افتادہ در اندیشہ فروختہ منافع اخلاص اندیشہ فرزند آنست کہ ہمیشہ این منافع بقیس کاسد مانند اللہ تعالیٰ آن نیکدست را بنگاہی از طبیعت و با و با فطرت عالی و ہمیت بلند آشتان بل دوستی کند و قطع نظر از اخلاص معاملہ فی بقدر خدا شناسی از تقدیرات ایزدی گلہ منہ نماند و چہ آندہ کی از آن در معنی اخلاص بر این در جہان آفرین است جانشاک عقل عاقل باین راہ رو و بہر حال اگر منتقدنمای بشمر میت گذارہ در کوچہ تا اہلیت کہ شاید طبیعت است اقدارہ و بفروریغ خورد معاملہ فہم یا اولی اخلاص زمین بدست سرای رضاد تسلیم

آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص مند خود مگر خدا لعاقبتی بالخیر والبطرف

۸۴- به فص خاتم شجاعت شهاب الدین احمد خان

فرنگ: - فص - بیخه - ایتهاج - خوشی - کلتا -

از ورود گرامی مفاوضه و مطالعه آن ایتهاج یافت اللہ تعالیٰ آن خیر اندیش
بالذات را دیر دارا و اگر ارسال رسل و مسائل را از قوه بفعل نمی آرد نه از آن سبب است که نسبت
آشنائی درست بلکه محبت تامم بان منظور نظر تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد حاشا
ثم حاشا چه عین امر یا نفراده مستلزم صداقت کامله است چه چای محبت تا با آشنائی چه رسد
فکیف که شمائل مرضیه دیگر و ذات بزرگ ایشان فراهم آمده است و نه از آن جهت که
نشان داده فطرت به پستی مستی برده از قدر شناسان گردانیده باشد و نه از آن روست که
از نامعالمه همان بی تمیز باشد و نیک از بد نتواند جدا ساخت بلکه چون بحسب سرفروشت و
گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعور است و می بیند که این نشانه راه مراسلت را اهل نفاق که زبان
شان بادل آشنائی ندارد و آنچه ان گرفته اند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفرایغ دل تواند عبور
کرد ناچار خود را از آن گذرانیده در هیچ معامله دوستی که معاونت دائمی و غیر خواهی لاری از آن
عبارت تواند بود مواظبت بنمایر العاقبتی بالخیر -

۸۵- خواجہ شمس الدین حسانی

فرنگ: - سعادتنا نمود - نیک بخت - بزرگ داشت - عزت و احترام - بڑا معامله تیمار

نم تواری - مجتدو - تجدید کیا گیا -

در حمایت ایندی باشند انقاس گرامی را که همان مسزیزاندا احترام داشته اگر

زندگی رود هر آینه سعادت آموذش آیتین خواهد شد و معلوم آن راست کبیش بسیار حرام باشد که آن بزرگ داشت به نسبت هر طائفه بطرز دیگر است لیکن در پاس چهار چیز ممکن اتفاق دارند نخستین رضای ایزدی دوم عقیدت و گزینے به صاحب سوم خیر خواهی عموم خلایق دوست و دشمن چهارم تیمار کالبه عصری هر گاه آدمی را و تعجیل و تدبیر این نافرمانی را گذاشته همیشه بخرد صواب اندیش نماید هر آینه همه آن امور بشایستگی سرانجام خواهد پذیرفت سخن بسیار است و وقت اندک بهر حال چون در بارگاه تعلق داشته اند از همه کارها بآید علاج و معالجات خلایق را اهم و آنستة اشتغال خواهند فرمود و همواره با جهانیان بصلح و خود در جنگ فارغ دل زندگانی نمایند و در فراخی حوصله و برداشت ناملایم سگای می شود و الحمد للہ که تخمندی سترگ از درستی و راستی و حقیقت گزینی نصیب فرزان و درندگان خوهای ستوده نیز دامن دامن اندوزند باید که در انجارج خدایات بارگاه خلافت پیش نهاد همت والا محض کفایت سلطانی نباشد که آنرا شوم گرفته اند غمخواری و تیمارداری جهانیان چنان باشد که دشمنان از گزند حساب آرائی خاطر جمع باشند بگویم که در ملک تعلق دشمنی ناستوده است این انجمن بدوستی و خلافت گرم است لیکن سعادت اندوزی و دور بینی آنست که آن طور سلوک رود و نیز همواره از فرزندی زمانه برکنار بوده فطرت عالی را پیر و مرشد و پدر و پندیر سازد تا کارها فروغ حقیقت گیرد باعث این نگاشتن جوش محبت است نه ظهور امر مجدد و گرنه او کار بی پایان خویشتن کجا با انجام رسانیده تا بهم دیگران پرواز دوالسلام۔

۸۶۔ باعطاء و الممالک راجه مان سنگھ

فرہنگ۔۔ حقائق آموذ۔۔ پی بایتیں۔۔ رخا۔۔ نرمی آرام۔۔ دولت مندی۔۔ میرزائی دنیاوی۔

دنیاوی شان امارت۔

صاحبان دولت و اقبال کہ فرارغ حوصلگی و قدر دانی و جویائی آدم نیک از صفات

کمال ایشیاں است چه حاجت کہ با این طبقہٴ علیہ و دشتناسانی قدر صاحبان استعداد عرفی نوید انازم
 ضربتِ عموم و قصد نیکی خاص ضمیر محبت گشته این خیرخواہ جمہور انازم را میرین داشت کہ کلمہٴ چندد
 باب خفایق آمد و تخطہٴ بین امیر شریعت آئی کہ در بزم مدینہ ہمراہی ست نم زد او در شدت و رضا
 مصاحبی ست مجلس آرا و در قیاس و بسط ہمزیبانی ست بی بدل نگارش رود امید کہ آئی یگانہ آفاق
 را بر خلاف مردم روزگار دانستہ آنچنان تو جہ فرمایید کہ آدم شناسی کہ در حق ایشان منقون
 ست بیقین انجامد طریق سعادت صوری و معنوی آنست کہ آنچنان با این طور مردم سلوک
 رود کہ در جمیع اوقات آنچه راست تلخ نامی شیرین اثر باشد بی مدخلهٴ خوش آمد شیرین نامی
 تلخ اثر مقدمات میگفتہ باشد کہ دولت افزائی و برآمد مقاصد بلند در گرو شنیدن سخن مصاحب
 حق گوی است برای گرمی ہنگامہٴ خوشاہر مردم بسیار اند کہ اباب دولت را از صحبت اتہام
 گزیر نیست انا ہمیشہ ہوش متدان بخت بیدار تبکا پومی تمام و جتومی بلوغ بکد و بزرگ نہاد
 مزاج زمانہ شناس اندازہ در باب افراد انسانی حقیقت دان خیر اندیش را پیدا کردہ اند اگر
 ہر روز میرزائی دنیاوی تجویز ملاقات ایشیاں نکتہ سعادت ستا مندے معنوی بی اختیار در ہفتہ
 بار یا سہ بار در صحبت ایشیاں میرساند در آبان فاد مسنہ می دشش قلی شد۔

۸۷۔ بہرا جہان سنگہ

فرہنگ:۔ باتری خوردہ۔ دھوکا کھلے ہوئے۔ مدعیات۔ مطلوبات۔ خواہشات۔
 مرجوعہ۔ رجوع کی ہوئی۔ گرد آوردی۔ جمع کرنا۔ کار آگاہانہ۔ ہوشیاروں کی بات۔
 شرافت شوق و جلال محبت کہ مرکزِ خاطر است آلودہ بیان نمی سازد و این منابع گران بہ
 را بازار نمی آرد چہ از بسکہ مشتریان این بولہر بہ بہا بازی خوردہ از خواہش این منابع قدسی
 باز آندہ اند کالا اور کساد بازار کشادہ نہ آئی سوداگری ست و نیز چون شناخت این نسبت
 حوالہ بخاطر ناسخ کردہ اند در مشغولان جہان گفتگوی این کردن و چشم تصدیق داشتن نہ آئی

خسر و مندیست پس ازین باز آندہ سخن چند در معاملات کہ در طریق خیر خواہی مناسب
 میداند ابلاغ نمایند اول آنکہ اگر بعضی مدعیات در پرده توقف مانده بحصول تا انجام طریق نیک
 گوہران در دست معاملہ آنتست بسین خاطر اگر دالود نفرمودہ بمچنان در خدمات سر جوہر
 سرگرم بودہ اہتمام نماید چہ حاجت از باب اتملاص تکلیف آن طالبان کہ از دستی راستی و اخ برنا صیہ
 حصول روزگار نهند ہذا الحد کہ گمان این مزاجدان زمانہ آن است کہ آن اقبال آثار ازین گروہ
 والا شکوہ باشند تا نیک آتکہ در سہ انجام نجات و تقدیم خدمات نظیر حالت خود انداختہ در گرد
 آوری نام نیک محصور در شناختن پایہ ہائے آدمیان باندا زوہ آن تلاش سلوک کردن
 ست و در مراسم داد پرستیا و ہمتسا کار آگاہانہ عمل نمودن امید کہ ہمیشہ توفیق اعمال پسندیدہ
 قرین ایشان باشد و زود بحسن توجه و لطف اہتمام آن نکتہ سنج دور بین مہمات ننگالہ و خواہ
 خیر اندیشان دوریاب صورت یابد صد شکر کہ خاطر جہان کشائے شاہنشاهی از انتظام
 صوبہ پنجاب فارس شہر درین نزدیکی یورش بند و کستان پیش نهاد ہمت علیاست
 چہ خوش باشد کہ تا آن زمان مہمات آن صوبہ ہمت اوڑسیہ بانجام رسیدہ باشد و دیگر معلوم آن
 شناسائے حقائق معاملہ باشد کہ محبت اہتمام شریف سرمدی را کہ برستی و درستی و کار شناسی
 و خدمت گزاری اتیار تمام دارد بسیار دوست میدارم و از ملاقات اخلاص سرشت او خاطر
 قبیح مدتیست کہ بخود مت بخشگی آن حدود نامزد شدہ از نشائستگی خدمت حضور حضرت
 او در پرودہ توقف میماند چون عرض داشت ایشان در تاکید فرستادن این و بخشی آندہ
 آن حضرت کہ ہموار متوجہ انتظام احوال نصرت انجام ایشان اندر خدمت آن خدمت فرمودند
 اینست کہ در رعایت احوال او کمال توجہ بجائے خواهد آمد در آبان ماہ الہی سنہ سی و شش گشتہ

۸۸۔ بہ حکمت پڑوہ شمس الدین علی ملقب بحکیم عین الملک

فرہنگ :- مدارک - جمع مدد کی - دریافت کرنا - مجمع النسی - دنیا - طبیعہ - چوکیدار - لشکر

کا وہ حصہ جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کیلئے پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت خیر اندیش را در تکاپوی رضای خود و جستجوی مریضات خویش

سرگرم دارا و بعد صوری را آتش افروز شوق و محبت دانستہ و دستاں حقیقی را در انتظام مہام خود چون

مسترتجان روزگار دل سادہ و نہ بان پر نگار خیال نغز ناید و شرح آنرا جز مشافہہ شرطے دیگر نیست

امید کہ عنقریب بصحبت مسرت بخش صوری چنانچہ بمصاحبت بخت افزای معنوی

پیوستہ مسرورست خوش وقت گردا فسر و گی دل کہ از سنجوہ تا ملائم یا از میانہ روی

بہر سیدہ باشد علاج کردہ آید اے ہوش مند افعال صانع پر کمال ہر چند داغ حدوث داشتہ

باشد در نظر دور بین عرصہ و عہد رفیق تر از مدارک عقول ست نکیف کہ پذیراے عیوب کوتاہ

بینان گرد و کار گزاران قضا و قدر چون بلباس تعلق کہ سرمایہ انتظام این مجمع انسی ست آورد

اند در سر انجام آن کمال سرگرمی و کوشش بقدم رسالت تا نہنگامیکہ خلعت تجر و فرستد ازین

حادثہ فتورے در مسرت خاتہ خاطر راہ نہ بند و چون طلیعہ اقبال یعنی مقدمہ تجر و کہ با عقل معاد

نار و با سبب نیر و از دور سدک تادہ پیشانی و شگفتہ خاطر باید شتافت و باتدبیر ناقص این

کس مناسبت کہ ہر اندیشہ تجر و می کہ بخاطر رسد از رخنات نفس و خدایع آن دانشناختہ خود را

از تکاپوی اسباب باز نہ داشت قرۃ العین عبد اللہ عمر و فرصت را غنیمت دانستہ ہمگی خود را

ظاہر نپار و و شرطے از گرامے اوقات بد استن مقدمات علمے و بر خے پر داختن اخلا

عملی مصروف گرداند و با برادران طریق علاقت رود تا از دولت بہرہ مند و از عمر بر خوردار گرد

و المعاقبۃ بالخیر۔

۸۹۔ سلاۃ الکرام حکیم ہمام نوشتہ

فرہنگ :- زقائق۔ جمع دقیق کی باریکیاں۔ علامتہ الوری۔ خلقت کا بہت بڑا عالم۔ سویدیا

وہ سیہ نکتہ جو دل کے اندر ہے۔ تعبد۔ بندہ ہونا۔ مجتہد۔ دوست ہونا۔ مجادلات۔ جمع مجادلہ کی۔ لڑائی

جگر۔ شوائب۔ جمع ہے شائبہ کی آمیزش۔ حکیم الہی۔ مراد حکیم ابو الفتح۔ فیض مظاہر۔ جہاں فیض ظاہر ہوں۔ الحریص محروم۔ لالچی محروم ہے۔ منصرف۔ پھرنے والا۔ تصدیح۔ درد سردینا۔ تکلیف دینا۔

این روزنامہ ایست روز افزون از ابو فضل مبارک بسوی یار گرامی حکیم ہمام نہ حکیم ہلمے کہ بد قائق حکمی و وقائق علی موصوف بودہ بیگانہ این روزگار است و نہ حکیم ہمامے کہ منظور انظار عواطف شاہنشاہی بودہ بر رسم رسالت بحاکم توران زمین رفته است و نہ حکیم ہمامی کہ سپر علامتہ الوری مولانا سی عبدالرزاق گیلانی بودہ سر آمد دانا یان عراق و عجم است و نہ حکیم ہمامی کہ برادر عزیز جالینوس الزمانی حکیم ہمام ابو الفتح بودہ محبوب انطبوی این دیار است و نہ حکیم ہمامی کہ معاصر رسمی یازدہ سالہ این راقم است و نہ حکیم ہمامی کہ این حیران دبستان خرد و راز مشربستان روزگار شمرودہ در حادشہ مکتوب ارباب رسم فلسفہ وارد بل حکیم ہمامی کہ جمیع مراتب مذکورہ را سیر فرمودہ در تنگنای سویدای خاطر دانا ی خفایای اسرار تبدیل پذیرای اعلا ی انوار تجرود شدہ نظر مجتہد در رتبہ و بطور محبوبیت در مرتبہ جلوہ گریست رہ باگی

بر ساعتم اندرون بجوشد خون را آگاہی نیست مردم بیرون را۔
الا آنکس کہ روی یابی دید است داند کہ چہ درد میکند مجنون را

مینواستم کہ نظریے از مخادعات نفس و مجادلات طبع نوشتہ ماتم خود دارم لیکن در نظر ثانوی آلودگی شوائب رعونت نگذاشت کہ این شیون نماید پس همان بہتر کہ لب شکایت بستہ بشکر مقدمہ زبان کوتاہ را در سازد ای برادر اولاد شکر صحبت فیض منقبت حکیم الہی کہ دلش از تعلقات رسمیه تخفیف یافتہ بدرد معنوی کہ صحبت نفس الامرے همان تواند شد مملوست میگوید کہ آن بزرگہ یقین تصور نماید کہ در روزگار آدمیت در شہد مردی این طور صحبت از معتقات غلطی است تکلیف خود روزگار نمانیا آنکہ خاطر فیض مظاہر حضرت ظل لئی از جمیع اطراف و کناات ممالک مجموعہ جمع بودہ آادہ غریمت توران زمین است

و خاطر با ابروس مشتاق بسیر آن حدود لیکن میداند که مقتضای آن که لیکن محروم صلح نامر که
 پسند خاطر اقدس تواند بود و با آوردند و این محرومیت بر طرف شده غسان کو به تشریح
 جزای فرنگ منصرف میشود باره بر حرم شوز و تر شود که خاطر منتر و خوب نیباشند زیاده
 ازین رسمیات املا نمی کند و خود را و شمار تصدیق نمید بدینهم فیه القعه سینه نهاد
 نود و پنج در لاهور تھی شدر

۹۰ - پیر شیکم هم نام

فرنگ - سرد و فتر - سردار - صحت - نیازی - غول - جملاده - ملکی - عکاسات - فرشتون
 جیب طکر و کهنه واسطه

ع نام آن سرد و فتر نیک اندیشان در هم ریح الاصل عکاسات است این
 آرمیده ظاهر شوریده باطن کرد چه از رگد و آنکه خاطر نظر آن را که از چهار سے ایشان آرزو بود
 مشرود و صحت که اساس شادی قدر دانان همان تواند بود در ساینده اگر چه از توجه و انمی روزه
 نبود که استدعای عاقبت آن نسف کمالات از دنگاه صحت نخواهد اما از نیک در رسم
 و عادت از مشاغل لایق تقصیری میرفت و نشاء عنصری شرمندگی داشت و چه از عمر آنکه
 مطالع آن رقیبه که موجب مکارم و روحانی نفس الامر می بود دل آرزو مند این مستهام را معانی
 لایق فرموده و چه از جهت آنکه در بین بیماری که عاقبت آن صحبت صورتی و معنوی است بعضی امور
 بر پیشگاه خاطر حق اساس پدید ظهور و او که از کالبد گفتند بیرون دست اللہ تعالی آن معون
 خیر اندیشی را بر و مند ملک معنی گرفتار و آنچه مهربانی و عاطفت فرموده در خدا طلبی این
 معذور و نیا نوشته اند مرطالع باطن شریف خویش کرده یا اندازه آن در سلک بیان آرزو
 اند و الا آنجا که اینکس است هر چه از بدی و بد کرداری نسبت دهند اندکی از بسیار گفته باشند
 عیان در صحت از خسرو ملک معنی مناسب حال خویش اینکار و - قطم -

مرا این قول نفس دیو کسار

نگند اندر نثر ابیسای بسیار

کنون زمین بادیہ تا کاروانم ! مگر کس رساند استخوانم

امید کہ تہمت و لیری تکمیل نہاد سالار بارگاہ حقیقت عاقبت نجر مفردن باشد
 ملاحیائے کم بہ نیک مردے در دل جائے دار و در ملکب عنصری عزیز الوجود دست
 چہ حال دار و ایزد توانا اور امغلوب طبیعت نہ دار و اگرچہ از صحبت وائے و محبت صحیحہ کہ با
 ملکی ملکات حکیم حسن دار و امید واری چنانست کہ از عالم معنی بہرہ ور باشد حکیم روحانی را سلام
 شوق افزا ابلان فرمایند مستعد کمالات نفسانی بر خود داری فتح اللہ و برادران عزیزا قدر بمدارج

صوری و معنوی رسند۔ ۹۱۔ حکیم حمام

فرنگ۔ حکمت الہی۔ وہ ہے۔ جس میں ان باتوں سے بحث کی جاتی ہے۔ جو وجود خارجی اور تعلق ہیں

مادہ کی محتاج نہیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ہادی تعالیٰ اور عقول۔ نسخہ جامع۔ پوری کھل کتاب نا کچھ۔ نوحہ کرنا
 ہرزہ کار۔ بے ہودہ کام کہنوالہ۔

خاطر حقیقت پیرای حق گراے آن نسخہ جانح الہی را اگر در ملک مقدس فطرت

نگاہ می اندازد و در دستا نسرای رضائی ایزد سے سرخوشش می بیند دل بچو صلہ رانا کام رخصت
 وادہ اندازد و ماتم و قلمہ صومگم باز سے آرد کہ فرستادن صومگم در روز صحت و نا کچھ آراستن و

زمان عشرت از ہرزہ کاران کوی بیخوردیت و اگر در عہدہ آباد عالم طبیعت نظر میکند آن ہوشیار
 مست نشوراند ہوشن نشاد مصیبت غفران پناہ حکمت انبیاہ ییابد کہ تریا قہمای روزگار در آن

تاثیر نمی باید و ہر گاہ معاملہ چنین باشد از من تی میان کوتہ دست بچیدن چہ لائق کہ شروع در سوگوری
 و ماتم داری مسرۃ الصدر مغفرۃ القدر محمد خان نماید و نگاہ ازین معنی اندیشہ تسلی خاطر آن برادر گرامی

مخطوبہ ضمیر بے تدبیر گردد حاشا چہ میگویم الحمد للہ کہ آن برادر را آرامگاہ دولت خانہ معرفت
 تقدیر سبحانی ست کہ آنجانہ مطرب گذرد نہ نوحہ کر۔ ۹۲۔ بقا منی حسن قزوینی

فرنگ :- خواصف - جمع غاصفکی - تیز و تند ہوا - مجازاً حادثہ رکھل - سر مردانی -

دل و انا و دیدہ و دیدہ بین برتین دیسار روزگار خجستہ آن نقادہ خاندان طہارت
بودہ در چنین روز مصیبت جانکاه کہ طبیعت بر فطرت غلبہ کرد و یادی و یادریے کناد بردن خدا
یازدن ملک بقایار فتن از خالدان دینا اگر ہوشمندان رامسرت افزا نباشد غم آراے خود چرا شود
تر صد از فہم عالی ایشان آست کہ بسر وقت این پیش پا افتادہ صد ہزار فرسخ دور رسیدہ بگلستان
تسلیم مسرور باشند و اگر از تند باد خواصف طبعی توقعی افتادہ باشد امید کہ بیدرقہ و توفیق ایزدے
بما من صبر خرامیدہ غمخوارے طبیعت مرحوم فرمایند دیگر چہ نولیدد کجا استعداد مخاطب تجویذ
ناید کہ زمانے بر سمیات ہیزہ روزگار پر دانستہ غم افزائی نماید دیدہ توفیق کمال باد -

۹۳ حسین جان برادر قاضی حسن - اللہ کہ خاطر مشکل پسند در قحط سال

مردمی از نجات مردان مستقیم احوال بخور گنجینہ شکرست و شکر این والا عطیہ آنکہ بدوستی صمیمی
خلاصہ خانوادہ اساتذہ نجیب الدین قاضی حسن کہ با فضائل کسبہ شرافت ذاتیہ و ہدیہ
قرابتم دارد کامردانی محبتست و چنانچہ این کس بر منمونی اقبال و بدرقہ دولت بسر مکامن
آن حس الذات راہ یافتہ دوستدارست و آن بزرگ زادہ قبیلہ نفس ناطقہ بالقاب بدنامے کہ دوستی
این حیران دبستان خرد واقعست این شوریدہ شورستان طلب را محبت گرامت امید کہ
برتین نچ نسبت آن درست کردار راست گفتار چنانچہ ازین جانب متحققست از ان طرف نیز
متحقق گردد اے ابوالفضل چرا سخن رانا فمیدہ میگوئے محبت تو دلیل مووت اوست ازین
اندیشہ نادارست بگذر و بلا نچ لازم وقتست پردازای عزیز نامہ نامی کہ یہ برادر گرامی نوشتہ تنگدلی
نمودہ بودی آرام دلان و حشمت جاکے کون را در اضطراب آور و اللہ تعالیٰ گرداند وہ بر خواہ طہارت
اندیشان مسا نا و اگر چہ جمعی بخت بلندان راہ تجر و اختیار فرمودہ بکنج خمول فرورفتہ اند اما پیوستہ
گروہی از شمیر دلان تیز رو کہ بدور نییہ و تیز روی خود بر ستر تقدیر دار سیدہ املہ خود را تا شانی داشتہ
ناملاکم را ملائم انگاشتہ اند و جمعی کہ باین آستان سعادت نرسیدہ اند راحت را در محنت دانستہ

در وی است بے ودا اول پایہ اہلیت و بر خوردار سے از صحبت برگزیدہ خاطر و انای من آنست کہ
 ہمارہ بہتر از خودی را جو یا باشد کہ در ملازمت ولی نعمت تو باشد راہ نمودم و گرتو وانی والسلام
 ۹۷۔ **بہمیر شریف آملی** مجاری احوال فقیر عاقبت ست اللہ تعالیٰ آن یگانہ روزگار
 را در عقل معاش مطابق طبع روزگار ظاہر آراستہ بخشا و از آسمان فطرت کار خاستان
 معاشرت آیتخان پر داختر اند کہ داغ بر تاصیہ ظاہر پرستان صورت معمور آباد آمد امروز ما را بدست
 شریف حضرت با شریف معاہلہ کار اقامہ ہوش با بلید داشت داشت و در ملازمت آن خان
 زمان و در سر انجام خانہ و نگاہ داشت سپاہی بانداہ ہزارم حصہ فطرت خود بکار نخواہد داشت
 و چون طیلستان صورت آراستے برووش انداختہ آندہ است از علم بعمل خوامیدہ بگاپوی تمامتر
 خود را از بہترین این گروہ گردانند چنانچہ از طائفہ والاسی ملک معنی اند و اول قدم نیکان دنیا آنست
 کہ دخل و خرج مستبصرانہ نمودہ ازان گروہ باشند کہ دخل افزون از خرج باشد زہار کہ چون من
 ہمدان ہسچ کردار بنا شد ما چہ کنم کہ از فراوانی خدمات شاہنشاهی فرصت نگاہ کردن بچیز دیگر
 نیست تا بر پیچ کردار سے خود ہم معاتب دہم معاتب باشم و پایہ دوم آنکہ بانگوش کنندہ
 خود خوش معاہلہ بود و قوت غفیبی را سخنان شفقت کہ بے مشورت نیکداسے در سوزش
 باشد و باید کہ تقسیم اوقات را لازم دانند یک وقت ازان بکوشن سپاہیان و ملازمان
 داد و قسم دیگر بدخل و خرج خود و گذاشت و قسم دیگر معاہلات مرجوعہ پرداخت سخن بسیارست
 وقت اندک چہ فوید الحمد للہ کہ مخاطب من از یک گفتن ہزار سے ہی حسنی را باہد نیکو خدمتی
 در جوخ مردم و عنایت صاحب بدست نگر داند و در انجام مہمات عرض آودہ بنا شد العاقبتہ بالخیر
 ۹۸۔ **بہمیر شریف آملی** اللہ تعالیٰ آن یگانہ کارخانہ فطرت را توفیق جمع نشائین و ہا و درین
 فراغ خاطر توجہ بسر انجام نشاء ظاہر ماسیر کناد فراغ حوصلگی و دور بینی آنست کہ این جمعیت رو
 دہد چہ بسیاری از بر آندہای بام فطرت نشیب آباد ظاہری را قابل توجہ نمیداند و چون در دیدہ متعین
 ہمہ مراتب ظہور تجلیات الہی ست در نظر دور بین او ظاہر ہم رنگ باطن و نشیب نمبزلہ قمر از میناید

و از دیدن غرائض و گرامی تاها خصوصاً که مثل بر سوانخ کونیه کمتر پیدا شد بد گمانی بهم میرسد
 که اگر ایشان را سرو برگ کمتر شده عرض داشت متمنصن احوالی آن حد دو ماه بماه ارسال وارند
 بیشتر از آنکه در تجزو بودند نیاز مندی طالبان بروشش زمین بوسی باعث نگر مندی عوام بوده
 امروز که در نشاء تعلق اند و از بند با فراوان ازین روشی مجتنب بودن مهر خموشی بر زبان مردم
 نهادن است هفتم ماه جمادی الاول سنه هزار و دو و نگارش یافت ۹۵: کمپ شریف اعلی
 اللہ تعالی بستر نکوین در مزار ایجاد رسانده کامیاب و فارغ بال گرداناد ضابطه گرامی نامنه تمیند انم که
 چیست در هر سال یکبار قرار یافته یا به حصول فرصت زیاده از کار بائی و سنی مقرر گشته
 است یا طرز مرا که ساختگی نیست در کار من تکلف بطل می آوردند یا مدار بر آن نهادند
 که هر گاه این باطل در حقیقتیان ضمیر آن خود آرامی مذذب الحال به بینی در دل گذرد بنامه
 دلکش بخت بخشد یا قائم اقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت رسیده بامن
 از ان عالم سلوک میفرمایند و بادیگران از راه غرض از استکشاف آنست که با شما مکالمه
 که خاطر بالرس از ان مسرور است در میان افتد العاقبه بالچیز کمپ شریف اعلی ۱۰۰ حقیقت
 بگفت در نیاید و مجاز گفتن را شاید لیکن بسره نوشت آسمانی در تعقیبان مجاز و آشنایان
 رسمی در آمده است اگر یکبارگی ترک گفتگو کند همانا سر بشورش داشته باشد پس تاگزیر در مرتبه
 کثاده پیشانی و در حالتی گره برابر و این بار بروش خاطر کشیده میشود و خصوصاً که دل میخواسته
 باشد که مخاطب از آسمان تجزو آمده بر زمین تعلق خوامی چند شایسته نماید ای هو شمنده چنانچه
 تعلق شدن آسان است همان طور در عمل و تسرای تجزو جمیدن و تجزوی شدن آسان است
 کار عظیم آنست که در نقاب تعلق و هجوم خاک از ان طبیعت فتوری در دیشان معنوی او رود
 چنان زیست نماید و آنچه ان نشست و برخواست کند که راتبه خوردن این دو عالم ختلی و افر
 بردارند و باین والا کردار سرخ روی نشانی گردد و مظنون خاطر بیایه یقین رسد
 ۱۰۰ کمپ شریف اعلی سرمدی شریف سرمدی که برستی معانیست و درستی محبت سرگرم بوده

در خاطر جای دارد استمداد نمود که اندر زمی چند نویسد که در هنگام مقارقت صوری تا صبح بی
 ریاد و اعظم مهربان او باشد اگر چه خود را آماده این معامله ساختن و قلم بر کاغذ نهادن جمعی از ساد
 لوحان در شب نادانی را در گمان انداختن است که گزارنده سخن و نگارنده کلام نمودن نشان
 صورت و حقایق شناسش عالم معنی است لیکن چون خطاب من با کسی است که ترازوی
 قدر دانی و مراتب سخن شناسی بدست داشته غرض آورده دین و دنیا نبوده در چار سوسه
 روزگار سود و زیان تمویذ و فروخت بنماید نخواهش او خاطر را ازان اندیشه باز آورده کرد
 خود را چون گوید فهمید گیمای خود در رتم می آرد ای جو یای آگهی دل شورشی که در کار خانه مکان
 بظهور آمد آن بود که کار لقمه را آسان دانسته در تصحیح آن بدینند کردند و دانستند که چنانچه غذای
 روی طبیعی فساد بدن و هلاکت صوری بیماری آرد همچنان غذای نالوار روحانی که در روی مزاج آردی
 میشود باعث خرابی نفس ناطقه و مورث موت معنوی خواهد بود و هر گاه معامله چنین باشد از نفس
 ناطقه مرده در دین و دنیا چه کار آید بناچار کلمه چند در لقمه حلال بنویسد تا اساس معامله دانی و
 خدا شناسی بر پنج صواب باشد امروز که از نارا کستی و نادرستی در از دستی محبوب جمهور عالم
 و خیانت و مکر و جبهه در شیوع تمام و کسب و تعدی رسم و عادت گشته متغلبان دست
 تطاول و راز کرده اند لقمه حلال بس دشوار است زمین خرابه که حتی کسی بآن متعلق نه گشته
 باشد پدید آمدنش بغایت دشوار و بر تقدیر بهم رسیدن اسباب زراعت از
 وجه حلال بدست آوردن بس مشکل و قوتیکه بوسیله آن قوت فراهم آورده شروع در کشاورزی
 نماید پس عزیز و یا قتن کان طلا و نقره و امثال آن از محتملات و در ویر تقدیر و جدان اسباب
 کندن و بر آوردن ناپدید و میوه منخدا آفرین که بلب کسی نباشد و زراعت غیبی که از آلودگی
 دست تصرف بشری منزه بود از معموره عالم بغایت دور ازین جا بحال سائر محرفه و مکاسب
 پے توان برد قطع نظر ازین مغز معامله که اندک از بسیار گفته آمد خستین قدم سپا ہے معاوضه
 جان بحال است و اول اندیشه سود اگر آنکه متناع او گران شود و ضرر عالم را سرمایه نفع خود داند

کو سپاہ ہے کہ از نجات بیداری این کار بجهت انتظام جهان و خود را از معاوانان ناظم کل گردانیدن
 اختیار نماید و کوسوداگری که محض از براس آنکه طبقات انام از نقاشی هر دیار مخطوطه شوند باز
 خرید و فروخت گرم کند پس کار لقمه از گستان بخارستان آمد انون از خارستان بوستان
 سے آرد و هوش با من دار این عالم غمگری از مشیت الهی از افراد انسانی بر و به تقدیر بیزدی
 از دوست و دشمن مملو و در هر کوچ و منزل کوران خود خواه جز صلاح خود و فساد دیگرے در اندیشه
 تباہ شان نہ گذرد بسیار اساس اوسے از عناصر متضادہ اتمام یافته و اقسام اختلافات
 و انواع تباین در نهاد هر کس مضمحل پس خود مند و درین شش تا صد که ایزد جهان آفرین که سلسله
 نبی نوع انسانی را انتظام کشیده عالم آراے صورت در هر زمانے بمناسبات معنوی
 و مرابطات قوی یکی از افراد انسانی را که بظاہر ازین گروہ نماید و باطن پرورش یافته انتظار
 قدسیہ امیدوی بوده بندہ یگانہ الہی باشد بر مسند فرمانروائی جای داوہ اورا بزرگ گرداند و
 اورا فرمان آن گروہ ساز و تا آن برگزیدہ خدا بر سر سلطنت نشاندہ مقتضای خود والا
 کہ جز بر اصلاح عالمیان نظرش نیفتد و نیت حق طوبیت او غرض آلودہ نباشد انتظام
 عالم نماید و طبقات انام را باقسام تباین و تخالف در وحدت قمری در آورده ہنگامہ بر قہر و لطف
 را گرم سازد و گاہ باشد کہ دادار جهان آفرین آن خدیوہ جهان را از نیک معاظمی و حسن انتظام
 صورت بادشاہ معنی نیز گرداند تا بفرار خو صگی و دریافت والا عطفیت کامل ظاہر و
 باطن و صورت و معنی را رواج بخشید پس مقتضای عقل دورانیش کہ مخالفت آن منازعت خدی
 جان آفرین است لازم آمد کہ شوکت و اہمیت و عظمت صوری اینچنین ناوہ ذاستے افزون
 از ہمہ بود ما را با ثروت رایاری فرمان شنوی نباشد و شایستہ ریاست عالمہ تواند
 شد و املاک عالمیان کہ از حسن قوانین متقنہ او مصون ماند آن بزرگ جهان را حق نگاہ
 ناگزیر و تعجبین آن بر ذمت ہمت آن فرارح حوصلہ و در بین عدالت گستر منوط چہر قدری کہ
 شوکت کبرے سر انجام باید ناچار او را باید گرفت تا بوسیلہ آن کارخانہ سلطنت انتظام

آید پس لقمہ سپاہی در گرد عدالت و دادیرستی داد و ای ال تجر و کہ پیاسبانی جہانیان
 کارے ندرند روزی ایشان بس دشوار ہر قدری کہ سدر متی این گروہ باشد والی را
 دادن لائق و ایشان را اگر قتل آن معقول پس ترا کہ در انجمن تعلق آوردہ اند اول چیزی
 کہ بر فطرت لازم است آن است کہ روز بروز در انحصار نمدیوز زبان افزائی حکمت پروان
 بالغ نظر اسباب دوستی در چهار چیز منحصر داشتہ اند اول وصول حقیقی بادیہی منافع
 دنیوی دوم حصول فوائد دینی و غیر آن از تعلیم علوم و اکتساب سائر ہندھا و پیشہ ہا سوم
 خیریت ذات مستحجج بودن اولکات فاصلہ را چہارم مرکب از تہا باید کہ قسم کامل را از علت
 اختیار کردہ رونق افزائی بزم انحصار گردی چون کار لقمہ و انحصار درست آمد در حسرت تجر و مہا
 کہ این و جہان آفرین را دولت است عظمی و دنیا ہر دو مظاہر قدرت ایزدی اند موجودات اول
 پایہ آنت کہ از اسباب انتظام گشتہ شکر وجود بجای آرد پس از انکہ این ہم بتقدیم رسد و
 مستعدی کہ بیوقوع فتوے سر انجام آن ہم تواند نمود بدست افتد اگر از روی تجر و کتی
 مبارکباد انا بشر ط آنکہ والے کل بدخوشے رخصت دید و بر پیشانی کشادہ اجازت فرماید
 و چنانچہ در نشاء تجر و نیت درست و ریاضت نفس دوام آگاہے عبادت سیت و طریق
 تعلق جز درستی نیت کہ نمک ہر دو یکے است خلاف راہ تجر و عبادت است پس از صحیح نیت
 کہ انتظام جہانیان باشد و خود را از معاونان آن عادل کل دانستن و گردانیدن است ہر غفستی کہ
 دین راہ واقع شود عبادت است بسیار بھوش باید بود و مذمت این نشاء نکرد کہ اخلاق ناپسندیدہ
 آن ناستودہ بزرگان است این نشاء باید کہ ہموارہ در مہات کلی و جزوے غرض را منظور
 نداشتہ با دوست و دشمن یکسان سلوک نماید و رفاہیت بر ایا و محمود سے ولایت
 را بہین دولتخواہے شناسد و در پرسیدن معاملات بر پیر و پیلے کہ از فرود غرور
 تجر و تکیہ کردہ در از منہ متلفہ بتقامیر قنوع باید پرسید و فراست و در بینی را معاون این عمل
 ساختہ اظہار حق نمود و ہموارہ بر نیاز مندے و شکستہ معاہدہ ہا بود و در تمدن ہا اخلاق

مقدس رسید بود که شاهزاده بمقتضای جوانی و کامرانی پیاده و پهلوانی دوستی میگذرانند و اهل
 دکن از دیدن این اطوار و نابودن یکی از بندگان خاص شاهنشاهی که عالمیان بر گفتار و کردار او اعتماد
 داشته باشند کمتر جوع بدر گاه می آید این خیرخواه جهانیان را که یک لحظه از بساط قرب
 دور نیساختند در خدمت اینخود و فرمودند و چنان فرمان سپهر مطلق شدند که شاهزاده را بدر
 گاه و لادوانه سازد و خود را در انتظام سعادت آن حدود باشد و اگر وقت اقتضای آن کند میرزا
 شاهسرخ و میرزا کسرم و شهباز خان و دیگر امرای که در صوبه مالوه و اجمیر تعیین اند طلبدار و نیز باین
 نامیرود فرمودند که بجز در رسیدن نوشته فغانی خود را بر روی رسانند و نیز فرمان شد که اگر واند
 که آمدن بایست اقبال ضرورت آنرا نیز عرضه دارد که با ملخار خود را رساند و طلائی معدلت بر مفارق اندیا
 اندازیم اکنون سر نوشت ایندی اینچنین بود برخی معاطه شناسان از ظهور این حادثه بر هم نخواهد
 بودند بسببکی دلاویز و استان آلی بر خوانند و گفت همان انگارند که ایشان را روانه در گاه ساخته ایم
 و آنرا آنجا که اقبال روزا قزو نیست همه پذیرفته اند از آن شوریدگی بر آید و تکیه بر عنایت آلی کرده
 پیشه کوچ نمود همه روز در اصلاح حال مردم و انتظام توپخانه و تسلی شاگرد پیشه میگذرانند و فکر ملک
 گیری دارد مردمی که بجانب ایشان نامزد اند هر که اینجا بود یک خوشلی نموده فرستاد و آنچه در
 باب تحقیق نمودن تفصیلات ایشان نوشته بودند انشاء الله بتدریج صحت خواهد یافت و حق
 بر فرزند ظهور خواهد بر آید و آنکه در باب ملک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد کرد و عنقریب خزانه
 میرسد و همه کار خوب خواهد شد بالفعل خود میران چو دند و یک اند بایشان یکجستی نموده دفع
 متهمان لواحق خواهند کرد و تفصیل منصبان و جمعیت هر کدام را نویسند و اگر احتیاج شود نواب
 مرزا ایوسف خان نیز عدو ایشان میرسند بلکه فقیر با توپخانه و غنیمتانه و گزین لشکر نیز خود را امیر صادر میکنند
 اندیشه بنحاطه راه نداده و در وازم کشر کشائی بهمت بندند چه توان کرد بر مسات رسید بر چند لشکر
 بسیار دست کار فرمایم و گر نه یکی را در سر حد بر آید گداشته خود متوجه میشد خاطر آن یگان و لادوان
 جمع باشد که اگر هر سه دکن فراهم آیند بتایید آلی و اقبال بادشاهی نصرت اولیای دولت مست

قاصدان در بگذرد روز آندند که چهارم شوال پیشخان باد شاهی باین صوب بر آمده من خود در غرضداشت
 نطلبیده ام و غیر ازان که میرزا شاه رخ دو کلمه نوشته ام که اگر متوجه این صوب شوند مناسب میدانند
 شمار از خود میداند هر رنگ قولی که بکس میدهند بهتر خواهد بود چنانچه دیدن چند روز
 غم و غصه خورده اند چند روز دیگر صبر نمایند و در آکنند بعد ازان هر طور یکدیگر میخواهند صورت
 خواهد داد زیاد چه تولید

۱۰۵. مختصر خان پور راجی علی فاروقی خاندیسی نوشته شده

اللہ تعالیٰ آن نقاوه خاندان عز و اعتلار اور حمایت عنایت و اراد از صحبت ایشان بسیار
 خوش شد و آثار بوشمندی و سعادت منشی از ناصیه احوال بر خواند اگر چه فهمیدن آنست
 بیک دو صحبت بس دشوار بل باهما مشکل بیک چون بشناسائی تجربه چند آمیخته
 و لختی دیدن وادی و رززش کرده قدری اعتبار را بایشاید و ادگری و عقو از گناه کاران و پیش
 داد خوانان و آگاهی از همه بر خود لازم شمردند بر بستهای که قرار یافته بود نوشته فرستاد
 مگر خوانند و شناسائی را بکردار رسانند که آبادی صورت در معنی در ضمن آنست دیگر
 از ملازمان و متوطنان آندیار از اهل تعلق و بگردیک دوری که در رسائی و بے غرضی و خیر اندیشی
 اقتیاز داشته باشد بفرادان کوشش و پیروی سخت بهم رسانده مامور گردانند که هر چه
 بفهمیدگی خود بدانند در خلوت بے ملاحظه میگفته باشد و آزرده نگردند و از مکر گفتن اندیش
 نمایند عزیز من بیشتر از مردم خوش آمد بشنوند و جز آن دوست ندارند و آدمی زاده
 بواسطه مشاغل بهم نتواند رسید ناگزیر بخت بیداران آگاه دل آنست که چنین دوستداران
 پیدا کنند و اگر ناپدید باشد تبکلف چندے را بمرسانند بو که باین گزین روشن دولت حقیقی چهره
 افروز و العاقبت باخیر

۱۰۴. مخزن خان

ایزد تعالیٰ توفیق نیکوکاری بخشاد لکنویک در نیولارسال یافته بود رسید آنچه نگاشته
 بودند روشن شد اگر چه خاطر از رگد بر چیزهای ناخوش آمده بود از درستی مزاج ایشان
 و ایمنی از کینه بدگوهران آنجائی بهجت یافت و اندین که درین سال پنجه باید نبرد و نختند
 بهجت خوش آمدگویان خانه خواب کن زمان فرصت از دست می رود بغایت از روگی دارد
 و از نوشته تا یک بدرگاه مقدس فرستاده بودند شرمند است آن سعادت که در پیشانی
 شما من دیده ام اصلا اینها با آنها موافق نمی آید هر حال گذشت آنچه گذشت اکنون فرصت از
 دست نماند و تدارک بآدن خود نمایند و اگر آن صورت نبود و خوش آمدگویان برای سایش
 خویش راضی نشدند در ساعت فرزند سعادت مسند بر سرانند و در می منصور نمایند و جمعی که
 از ناسک بر خاسته آمده اند مانند جهان حدود و مانند سازند تا از زود به شکر فروز سبب شرفی
 شوند اللہ تعالیٰ از ناسک استگی نگاه دارد

۱۰۵. یکی از خوابین عبداللہ خان اوزبک سپہ سالار ملک توران

حقیقت اخلاص و مجرب فطرت آن نقاوه و ودان سعادت خاطر نشین اولیای دولت
 است و همواره ذکر جمیل ایشان در محفل مقدس شامنتشاهی میرود زبانی دولت مند بخت بلند که
 بقلاوزے سعادت ذاسته خود را منظور چنین خدیو سعادت و معنی گردانند هر آنکه از برکات متابعت
 این پیوند حقیقت طراز مطالب و بینے و مقاصد دنیوی و دنیوی صورت خواهد گرفت پیوسته
 حقایق احوال نوشته خود را بیاد میداده باشند و آیین کار و انان عقیدت گزین آنست
 که همان طور که پاسبانی مبنائی یکجندی خود میباشند در تحصیل هم رنگان و هم پیشهای خود میکوشند
 ظاہرست که آن سعادت منش در سر و کار روز به روز بود چون نیک اندیش حکمت

پژوه حکیم تمام مفر ملک تقدس گزیدہ ہایون اشارت گیمان حدیو چنان شد کہ این
قدوی راہ حق مراسلات مفتوح سازد باید کہ ہر آرزو کہ مکنون حقیقت بودہ باشد ما
با اعلام آن خوشوقت گردانند العاقبتہ بالخیر

۱۰۸۔ میر قوام الدین شہدار

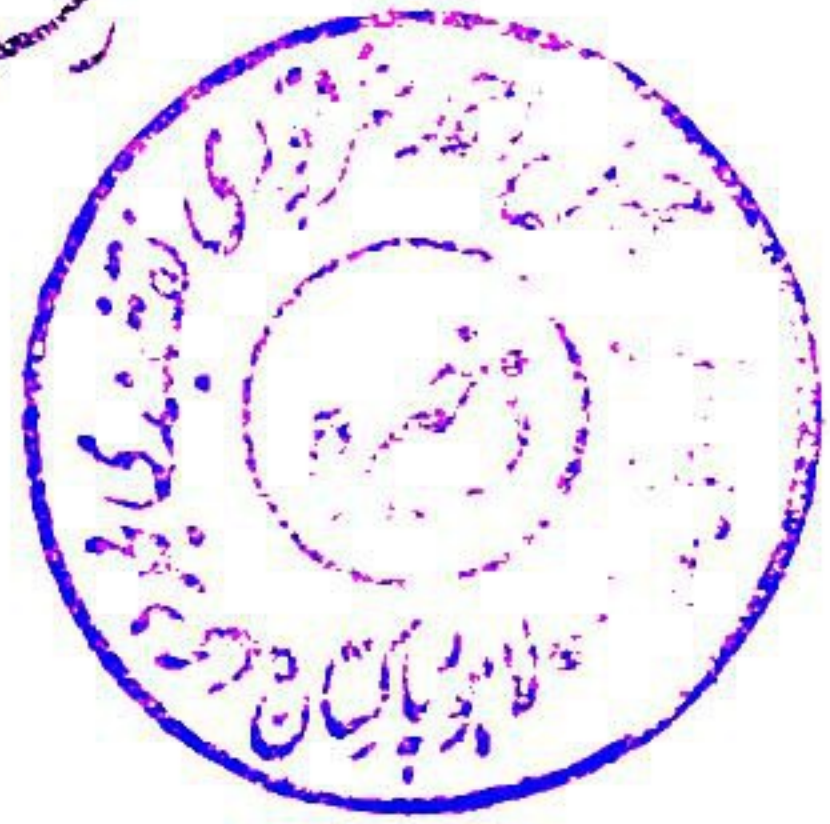
سبادت و سعادت باب عقیدت و حقیقت انتساب میر قوام الدین مرتضیٰ
بشراف توجہات اختصاص یافته بدانکہ پیوستہ از عوامل نفس او آثار رشد و کاروانی و اخلاص
و سربراہی و درصوری و کفایت ظاہر میشود و خاطر آدم شناس نکتہ دریاب را روز بروز دریافت
عربی ذاتی و دلیل استوار بدست می افتد امید از درگاہ الہی آنست کہ آنچنان کہ در دل ماجا دارد
بحان طور بل زیادہ از ان بر عالمیان ظهور یابد اسے عزیز عظمت بلند را در توجہ با مورد توحیدی کہ از
خواب بی اعتبار نرسد و از سایہ بی قرار تر بس خجالت زیادہ بیاید و بغایت شرمندہ می بیند
انچه کند و چہ چارہ سازد کہ اولاً خود آئندہ پیش بزرگی آری گفتہ ام نامرد نیستیم کہ خلافت آن گروه
راہ تخرکہ قبلہ بہمت نیست ہمیشہ گیرم و ثانیاً پروردگار احسان صاحب و مربی خودم
کافر نعمت دینی حقیقت نیستیم کہ این را منظور نہ داشتہ گوشہ سعادت کہ پیش نہاد ضمیر دورین
من است اختیار کنم ہر گاہ قضیہ چنین باشد و میخواستہ باشم کہ نان سپاہگری خودم
کہ فرمان روی زمان آن دور بینی در من کج باشم گمان برودہ است بتقدیم رساندہ حق نعمت
رسیدگی بجای آرم تا از زمرہ نیک سخنان حقیقی باشم ترا کہ از خانواده حقیقی و خدمت مردان
کردہ و بہمت از سوداگری گذشتہ بعزیزت اخلاص رسیدہ محرم در دلی خود شناختہ
نوشتہ تا در عہدات ہر سرگرمی و سعی کہ غمانی داخل عبادت تو باشد نخبیق کار آنست کہ در
افزونی و معموری آن مجال صالح بسیار را تھی و در فامیبت را عایا خصوصاً عایای زبیرہ کمر
اجتہاد برسد و ثانیاً آنچنان کوشش غمانی کہ حاصل تحصیل تو زیادہ از سایر اعمال باشد و

تا شاہ خطہ نمرخ و کرایہ نموده از مجلس عالی یا سافل در ہر چہ فائدہ دانی در فرستادن آن تہاہل
 تمسانی چون دل را از متاع رسمیه روزگار کہ تحفہ و پیشکش و رشوت باشد الحمد للہ
 والمنہ گزارانده ام و خوب گذرانده ام اگر در انجام بہمات اہتمام رود کاری کہ خواہم
 بغایت آسے پیش برم و بمرخ روی در گاہ صاحب گشتہ کامیاب صورت گردم چنانچہ
 بتوفیق ایزدی کامروای معنی گشتہ ام نقش مراد جلوہ ظہور بدہ لبس بر ذمہ حقیقت اولادہم
 است کہ چنان سامان کند کہ مزید سے بران تصور نتوان کرد و آنچه در ہر باب بخاطر

رسد اعلام بخشہ تراہل دانستہ

نوشتہ ام والسلام

پروفیسر مسلم ہاشمی



مکتوبات گرامی

ترجمہ - ابوالفضل (دوم)

مد مقدمہ فرہنگ

از پروفیسر مسلم ہاشمی

3/81-

ایسٹرن بک سٹال اردو بازار لاہور (پاکستان)

مسلم ہاشمی پروفیسر نے کتابستان فرہنگ میں لاہور اردو بازار لاہور سے جمعہ کو ایسٹرن بک سٹال اردو بازار لاہور سے شائع کیا ہے

مکتوبات گرامی

ترجمہ

ابوالفضل (دفتر دوم) از پروفیسر مسلم ہاشمی

3-8-

گلزار پارسی

ترجمہ و شرح

گلزار پارسی

مکتوبات گرامی

ترجمہ

ابوالفضل (دفتر دوم) از پروفیسر مسلم ہاشمی

3-8-

گلزار پارسی

ترجمہ و شرح

گلزار پارسی